New edition Jan. 2024

SIRAT UL JINAN ACADEMY-ONLINE

صراط الجنان اکیڈمی

آن لائن

جامعہ صراط الجنان پاکستان

تَرْجَمَۃُ

شَرْحِ مِائَۃِ عَامِلٍ

سو 100

عوامل

مترجم

نویدہ احمد حیات

مؤلف

علامہ منصور ماتریدی

صراط الجنان اکیڈمی، پاکستان

03166010911, (+92) 3002319639

	فہرست	صفحہ
	عمل کرنے والے سو الفاظ کا چارٹ	6
	مقدمہ	8
	اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ، سترہ حروفِ جارّہ	10
1	اَلْبَاءُ	10
2	اَللَّامُ	13
3	مِنْ	14
4	إِلٰى	15
5	حَتّٰى	16
6	عَلٰى	17
7	عَنْ	18
8	فِيْ	18
9	اَلْكَافُ	19
10	مُذْ، مُنْذُ	19
12	رُبَّ	20
13	اَلْوَاوُ	21
14	اَلتَّاءُ	21
15	حَاشَا	26
16	خَلَا	26
17	عَدَا	26
	اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ، چھ حروف مشبّہ بالفعل	27
18	إِنَّ ،	28
19	أَنَّ	28
20	كَأَنَّ	28
21	لٰكِنَّ	29
22	لَيْتَ	29
23	لَعَلَّ	30
	اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ دو حروف مشابہ بلیس	31
24	مَا	31
25	لَا	31
	اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ	32
	سات حروف نواصبُ الاسم	32
26	اَلْوَاوُ	32
27	إِلَّا	32
28	يَا	32
29	أَيَا	32
30	هَيَا	32
31	أَيْ	33
32	اَلْهَمْزَةُ	33

	فہرست	صفحہ
	اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ	34
	چار حروف نواصبُ الفعل	34
33	أَنْ	34
34	لَنْ	34
35	كَيْ	35
36	اِذَنْ	35
	اَلنَّوْعُ السَّادِسُ	36
	پانچ حروف جوازمُ الفعل	36
37	لَمْ	36
38	لَمَّا	36
39	لَامُ الْأَمْرِ	37
40	لَا النَّهْيِ	38
41	اِنْ	38
	اَلنَّوْعُ السَّابِعُ	39
	نو اسمائے شرط	40
42	مَنْ	40
43	مَا	41
44	أَيٌّ	41
45	مَتٰى	42
46	اَيْنَمَا	42
47	أَنّٰى	43
48	مَهْمَا	43
49	حَيْثُمَا	43
50	إِذْمَا	44
	اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ	45
	چار اسمائے نواصب	45
51	اسماء الاعداد	45
52	كَمْ	61
53	كَأَيِّنْ	63
54	كَذَا	63
	اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ	64
	نو اسمائے افعال	64
55	رُوَيْدَ	64
56	بَلْهَ	65
57	دُوْنَكَ	65
58	عَلَيْكَ	66
59	حَيَّهَلْ	66
60	هَا	66
61	هَيْهَاتَ	67
62	سَرْعَانَ	68

	فہرست	صفحہ		فہرست	صفحہ
63	شَتَّانَ	68	79	كَرَبَ	84
	اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ	69	80	أَوْشَكَ	84
	تیرہ افعالِ ناقصہ	69		اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ عَشَرَ	86
64	كَانَ	70		4افعال مدح وذم	86
65	صَارَ	71	81	نِعْمَ	86
66	أَصْبَحَ	72	82	بِئْسَ	89
67	أَضْحٰى	72	83	سَآءَ	91
68	أَمْسٰى	72	84	حَبَّ	91
69	ظَلَّ	74		اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ	93
70	بَاتَ	74		7افعال قلوب	93
71	مَا دَامَ	75	85	حَسِبْتُ	94
72	مَازَالَ	76	86	ظَنَنْتُ	94
73	مَابَرِحَ	76	87	خِلْتُ	94
74	مَانْفَكَّ	76	88	عَلِمْتُ	95
75	مَافَتِئَ	76	89	رَأَيْتُ	95
76	لَيْسَ	77	90	وَجَدْتُ	96
	اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ عَشَرَ	79	91	زَعَمْتُ	97
	4افعال مقاربہ	79		اَلْقِيَاسِيَّةُ	102
77	عَسٰى	79		7 قیاسی عوامل	102
78	كَادَ	82	92	فعل مطلق	102

	فہرست	صفحہ		فہرست	صفحہ
93	مصدر	104	98	اسمِ تام	122
94	اسم فاعل	109		اَلْمَعْنَوِيَّةُ	123
95	اسم مفعول	115		2معنوی عوامل	123
96	صفتِ مشبہ	118	99	مبتداء اور خبر کا عامل	124
97	مضاف	121	100	مضارع کا عامل	124

عمل کرنے والے سو 100 الفاظ

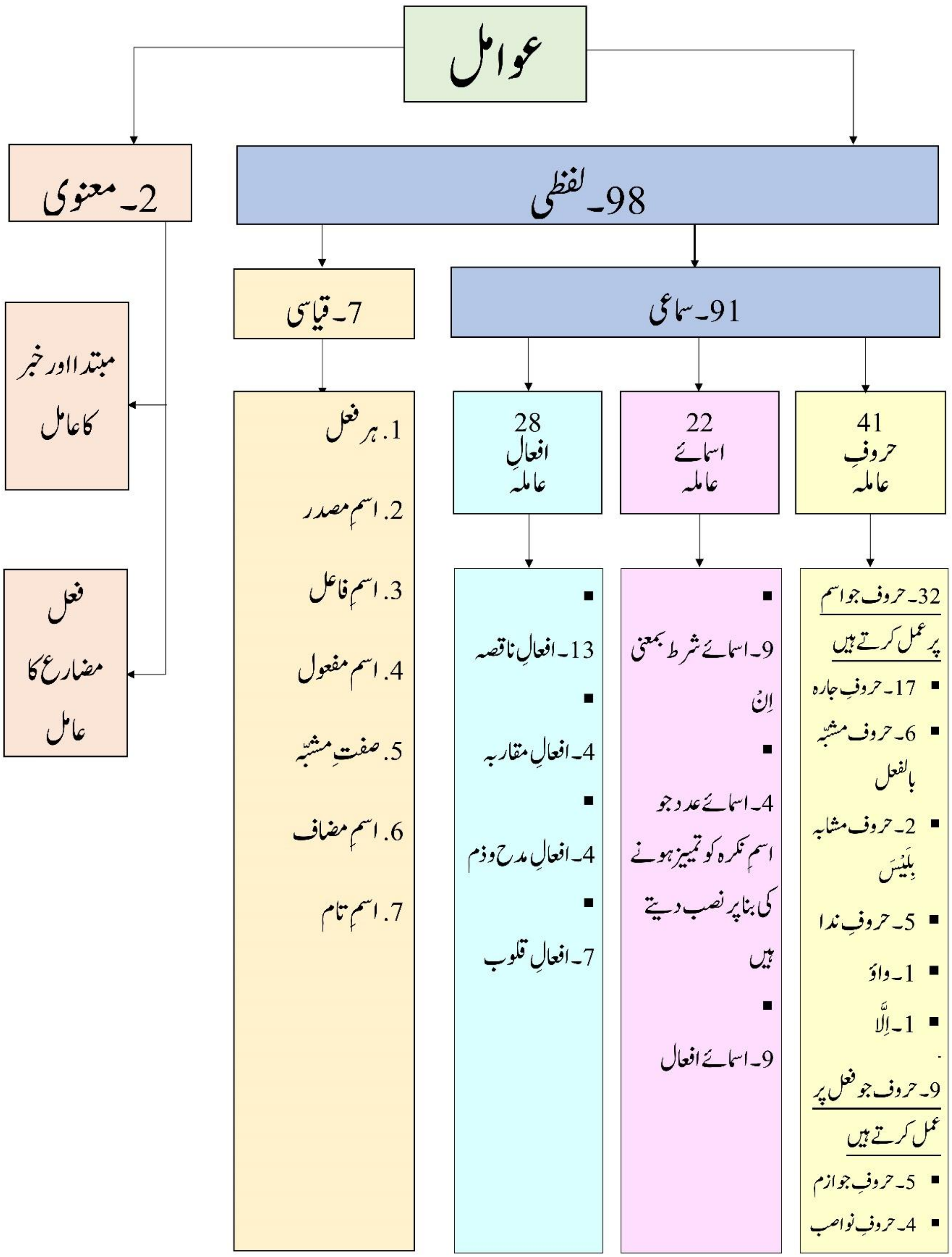

41-حروفِ عاملہ

17 حروفِ جارہ

1	ب	7	مُذْ	13	فِي
2	ت	8	خَلَا	14	عَنْ
3	ك	9	رُبَّ	15	عَلٰى
4	ل	10	حَاشَا	16	حَتّٰى
5	و	11	مِنْ	17	اِلٰى
6	مُنْذُ	12	عَدَا		

6 حروف مشبہ بالفعل

18	اِنَّ
19	اَنَّ
20	كَاَنَّ
21	لٰكِنَّ
22	لَيْتَ
23	لَعَلَّ

2 حروف مشابہ بلَیس

24	مَا
25	لَا
26۔ واؤ	
27۔ اِلَّا	

5 حروفِ نداء

28	يَاء
29	همزه
30	اَيَا
31	اَیْ
32	هَيَا

5 حروف جوازم

33	لَمْ
34	لَمَّا
35	لَامِ
36	لَا
37	اِنْ

4 حروف نواصب

38	اَنْ
39	لَنْ
40	كَیْ
41	اِذَنْ

22 اسمائے عاملہ

9 اسمائے شرط

42	مَنْ	46	أَيٌّ	50	مَهْمَا
43	مَا	47	أَنّٰى		
44	أَيْنَ	48	اِذْمَا		
45	مَتٰى	49	حَيْثُمَا		

4 اسمائے عدد

51	عقود
52	كَمْ
53	كَأَيِّنْ
54	كَذَا

9 اسمائے افعال

55	هَيْهَاتَ	59	بَلْهَ	63	هَا
56	شَتَّانَ	60	حَيَّهَلَ		
57	سَرْعَانَ	61	عَلَيْكَ		
58	رُوَيْدَ	62	دُوْنَكَ		

28 افعالِ عاملہ

13 افعالِ ناقصہ

64	كَانَ	69	أَمْسٰى	74	مَافَتِئَ
65	صَارَ	70	أَضْحٰى	75	مَادَامَ
66	ظَلَّ	71	مَازَالَ	76	لَيْسَ
67	بَاتَ	72	مَاانْفَكَّ		
68	أَصْبَحَ	73	مَابَرِحَ		

4 افعالِ مقاربہ

77	عَسٰى
78	كَادَ
79	كَرَبَ
80	أَوْشَكَ

4 افعالِ مدح وذم

81	نِعْمَ
82	بِئْسَ
83	حَبَّذَا
84	سَاءَ

7 افعالِ قلوب

85	عَلِمْتُ	89	حَسِبْتُ
86	رَأَيْتُ	90	خِلْتُ
87	وَجَدْتُ	91	زَعَمْتُ
88	ظَنَنْتُ		

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی نَعْمَائِہٖ الشَّامِلَةِوَآلَائِہٖ الْكَامِلَةِ

تمام حمد اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے اُس کے شامل احسانات اور کامل انعامات کی بنا پر

وَالصَّلٰوةُ عَلٰی سَیِدِ الْاَنْبِیَاءِمُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الْمُجْتَبٰی

اور درود نازل ہو انبیاء کے سردار محمد مصطفٰی ﷺ پر اور ان کی چنی ہوئی آل پر

اِعْلَمْ اَنَّ الْعَوَامِلَ فِیْ النَّحْوِ عَلٰی مَا اَلَّفَهُ الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَفْضَلُ عُلَمَاءِ الْاَنَامِ عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِیُّ (سَقَی اللّٰهُ ثَرَاهُ وَجَعَلَ الْجَنَّةَمَثْوَاهُ) مِائَةُ عَامِلٍ

جان لو کہ نحو میں عوامل سو100 ہیں اُس ترتیب پر جس کو مخلوق کے علماء میں سب سے افضل امام شیخ عبد القاهر بن عبد الرحمٰن جُرجانی (اللہ ان کے مزار کو تر و تازہ رکھے اور جنت کو ان کا ٹھکانہ بنائے آمین) نے تالیف کیا ہے

لَفْظِیَّةٌ وَمَعْنَوِیَّةٌ

ان عوامل میں سے کچھ لفظیہ ہیں اور کچھ معنویہ

فَاللَّفْظِیَّةُ مِنْهَا عَلٰی ضَرْبَیْنِ سَمَاعِیَّةٌ وَقِیَاسِیَّةٌ

اور ان میں سے لفظیہ عوامل کی دو قسمیں ہیں سماعیہ اور قیاسیہ

فَالسَّمَاعِیَّةُ مِنْهَا اَحَدٌ وَّتِسْعُوْنَ عَامِلًا

اور ان میں سے سماعیہ اکیانوے 91 عوامل ہیں

وَالْقِیَاسِیَّةُ مِنْهَا سَبْعَةُ عَوَامِلَ

اور ان میں سے قیاسیہ سات 7 عوامل ہیں

وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عَدَدَانِ

اور ان میں سے معنویہ دو 2 عوامل ہیں

السَّمَاعِيَّةُ

وَتَتَنَوَّعُ السَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ثَلٰثَةَ عَشَرَ نَوْعًا

اور ان میں سے سماعیہ تیرہ 13 قسموں پر تقسیم ہوتے ہیں

وَتَتَنَوَّعُ السَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ثَلٰثَةَ عَشَرَ نَوْعًا (اور ان میں سے سماعیہ تیرہ 13 قسموں پر تقسیم ہوتے ہیں)												
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ	النوع الثانی	النوع الثالث	النوع الرابع	النوع الخامس	النوع السادس	النوع السابع	النوع الثامن	النوع التاسع	النوع العاشر	الحادی عشر	الثانی عشر	الثالث عشر
سترہ حروفِ جارّہ	چھ حروف مشبّہ بالفعل	دو حروف مشابہ بلیس	سات حُروف نواصبُ الاسم	چار حروف نواصبُ الفعل	پانچ حروف جوازمُ الفعل	نو اسمائے شرط	چار اسمائے نواصب	نو اسمائے افعال	تیرہ افعالِ ناقصہ	چار افعالِ مقاربہ	چار افعالِ مدح وذم	سات افعالِ قلوب

اَلنَّوۡعُ الۡاَوَّلُ حُرُوۡفٌ تَجُرُّ الۡاِسۡمَ فَقَطۡ

پہلی نوع ایسے حروف کے بارے میں ہے جو اسم کو جر دیتے ہیں اور بس

وَتُسَمّٰى حُرُوۡفًا جَارَّةً

اور ان کو حروفِ جارّہ کا نام دیا گیا ہے

وَهِيَ سَبۡعَةَ عَشَرَ حَرۡفًا

اور یہ سترہ حروف ہیں

1) اَلۡبَاءُ

(1) اَلۡبَاءُ لِلۡاِلۡصَاقِ وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّيۡءِ بِالشَّيۡءِ

باء آتی ہے اِلصَاق کے معنی کے لئے اور اِلصَاق ایک چیز کا دوسری چیز سے ملنا ہے

اِمَّا حَقِيۡقَةً نَحۡوُ (بِهٖ دَاءٌ)

خواہ حقیقی طور پر ہو جیسے (اُس کو بیماری لگ گئی ہے)

وَاِمَّا مَجَازًا نَحۡوُ (مَرَرۡتُ بِزَيۡدٍ) اَيۡ اِلۡتَصَقَ مُرُوۡرِيۡ بِمَكَانٍ يَقۡرُبُ مِنۡهُ زَيۡدٌ

یا مجازی طور پر ہو جیسے مَرَرۡتُ بِزَيۡدٍ (میں زید کے پاس سے گزرا) یعنی میرا گزرنا ایسے مقام سے ملا کہ وہاں سے زید قریب تھا

(2) وَلِلْاِسْتِعَانَةِ نَحْوُ (کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ)

اور باء آتی ہے استعانت (مدد) کے لئے جیسے (میں نے قلم کی مدد سے لکھا)

(3) وَقَدْ تَکُوْنُ لِلتَّعْلِیْلِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی إِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ

اور باء کبھی تعلیل (سبب) بتانے کے لئے آتی ہے جیسے اللہ تعالی کا قول (بیشک تم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر تمہارے بچھڑے کو معبود بنانے کی وجہ سے)

(4) وَلِلْمُصَاحَبَةِ نَحْوُ اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ

اور باء کبھی مصاحبت (ساتھ) بتانے کے لئے آتی ہے جیسے (میں نے گھوڑے کو اس کی زین کے ساتھ خریدا)

(5) وَلِلتَّعْدِیَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ) وَنَحْوُ (ذَهَبْتُ بِزَیْدٍ) اَیْ اَذْهَبْتُهٗ

اور باء کبھی تعدیہ (متعدی بنانے کے لئے) آتی ہے جیسے اللہ تعالی کا قول ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ (لے گیا اللہ تعالٰی ان کے نور کو) اور جیسے ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کے ساتھ گیا) یعنی اَذْهَبْتُهٗ (میں اس کو لے گیا)

(6) وَلِلْمُقَابَلَةِ نَحْوُ إِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ

اور کبھی باء مقابلے (بدلے) کے لئے آتی ہے جیسے (میں نے غلام کو گھوڑے کے بدلے خریدا)

(7) وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا

اور کبھی باء قسم کھانے کے لئے آتی ہے جیسے (میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی ضرور ضرور کروں گا ایسا)

(8) وَلِلْاِسْتِعْطَافِ نَحْوُ اِرْحَمْ بِزَيْدٍ

اور کبھی باء استعطاف (مہربانی طلب کرنے) کے لئے آتی ہے جیسے (رحم کرو زید پر)

(9) وَلِلظَّرْفِيَّةِ نَحْوُ زَيْدٌ بِالْبَلَدِ

اور کبھی باء آتی ہے ظرفیت کے لئے جیسے (زید شہر میں ہے)

(10) وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ

اور باء کبھی زائد ہوتی ہے جیسے اللہ تعالی کا قول (مت ڈالو تم اپنی جانوں کو ہلاکت میں)

2) اَللَّامُ

وَاللَّامُ (1) لِلْاِخْتِصَاصِ نَحْوُ اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ

اور لام آتا ہے اختصاص (خصوصیت بتانے) کے لئے جیسے اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ جھول گھوڑے کے لئے ہوتی ہے

(2) وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ رَدِفَ لَكُمْ أَيْ رَدِفَكُمْ

اور کبھی زائد ہوتا ہے جیسے رَدِفَ لَكُمْ یعنی رَدِفَكُمْ وہ تمہارا تابع ہے

(3) وَلِلتَّعْلِيْلِ نَحْوُ جِئْتُكَ لِإِكْرَامِكَ

اور تعلیل (سبب بتانے) کے لئے جیسے میں تیرے پاس آیا تیرا اکرام کرنے کے لئے

(4) وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْاَجَلُ

اور قسم کے لئے جیسے اللہ کی قسم موت مؤخر نہیں کی جائے گی

(5) وَلِلْمُعَاقَبَةِ نَحْوُ لَزِمَ الشَّرَّ لِلشَّقَاوَةِ

اور معاقبت (انجام بتانے) کے لئے جیسے لازم ہے شر، بدبخت انجام کی وجہ سے

3) مِنْ

وَمِنْ وَهِيَ (1) لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ

اور مِنْ ہے اور یہ آتا ہے کسی چیز کی ابتداء کے لئے جیسے (سیر کی میں نے بصرہ سے کوفہ تک)

(2) وَلِلتَّبْعِيْضِ نَحْوُ أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ أَيْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ

اور مِنْ آتا ہے تبعیض (بعض حصہ ظاہر کرنے) کے لئے جیسے (میں نے دراہم سے لیا) یعنی کچھ درہم

(3) وَلِلتَّبْيِيْنِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالٰى فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ أَيْ الرِّجْسَ الَّذِيْ هُوَ الْأَوْثَانُ

اور مِنْ آتا ہے تبیین (ابہام دور کرنے) کے لئے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول (پس تم گندگی یعنی بُتوں سے بچو) یعنی اُس گندگی سے جو کہ بت ہیں

(4) وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالٰى يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ

اور مِنْ آتا ہے زیادۃ کے لئے جیسے اللہ تعالی کا قول (بخش دے گا اللہ تمہارے لئے، تمہارے گناہوں کو)

4) إِلیٰ

وَإِلیٰ (1) لِاِنْتِهَاءِ الْغَايَةِ فِيْ الْمَكَانِ نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ

اور اِلیٰ آتا ہے مکان میں غایت (انتہائے مسافت بتانے) کے لئے جیسے: میں چلا بصرہ سے کوفہ تک

(2) وَلِلْمُصَاحَبَةِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالیٰ وَلَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَهُمْ إِلیٰ اَمْوَالِكُمْ اَیْ مَعَ اَمْوَالِكُمْ

اور اِلیٰ آتا ہے مصاحبت (ساتھ ملانے) کے لئے جیسے اللہ تعالی کا قول (مت کھاؤ تم یتیموں کے مال کو اپنے مال تک)، یعنی مَعَ اَمْوَالِكُمْ اپنے مال کے ساتھ ملا کر

وَقَدْ يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِي مَا قَبْلَهَا نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالیٰ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ اَیْ مَعَ الْمَرَافِقِ

اور کبھی اِلیٰ کا مابعد اس کے ماقبل کے حکم میں داخل ہوتا ہے جیسے اللہ تعالی کا قول: دھوؤ تم اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک یعنی کہنیوں سمیت

وَقَدْ لَا يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِيْ مَا قَبْلَهَا، إِنْ لَّمْ يَكُنْ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَاقَبْلَهَا، نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی ثُمَّ اَتِمُّوْا الصِّيَامَ اِلَی الَّيْلِ

اور کبھی اِلٰی کا مابعدِ الٰی کے ماقبل میں داخل نہیں ہوتا ہے اگر اس کا مابعد اس کے ماقبل کی جنس سے نہ ہو

جیسے اللہ تعالی کا قول (پھر پورا کرو تم روزے کو رات تک)

5) حَتّٰى

وَحَتّٰى (1) لِاِنْتِهَاءِ الْغَايَةِ فِي الزَّمَانِ نَحْوُ نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّی الصَّبَاحِ وَفِي الْمَكَانِ نَحْوُ سِرْتُ الْبَلَدَ حَتّٰى السُّوْقِ

اور حتّٰی آتا ہے زمان میں کام کی انتہاء بتانے کے لئے جیسے سویا میں گزشتہ رات صبح تک

اور حتّٰی آتا ہے مکان انتہاء بتانے کے لئے جیسے چلا میں شہر میں بازار تک

(2)وَلِلْمُصَاحَبَةِ نَحْوُ قَرَأْتُ وِرْدِيْ حَتَّی الدُّعَاءِ اَیْ مَعَ الدُّعَاءِ

اور حتّٰی آتا ہے مصاحبت کے لئے جیسے (میں نے اپنا وظیفہ دعاء تک پڑھا)، یعنی دعا کے ساتھ

وَمَا بَعْدَهَا قَدْ يَكُوْنُ دَاخِلًا فِيْ حُكْمِ مَا قَبْلَهَا نَحْوُ اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَأْسِهَا

اور حتّٰی کا مابعد کبھی ماقبل کے حکم میں شامل ہوتا ہے مثلًا میں نے مچھلی کھائی حتّٰی کہ اس کا سر بھی۔

وَقَدْ لَا یَکُوْنُ دَاخِلًا فِیْهِ نَحْوُ الْمِثَالِ الْمَذْکُوْرِ نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّی الصَّبَاحِ

اور کبھی نہیں ہوتا جیسا کہ مثال مذکور : سویا میں گزشتہ رات صبح تک

وَهِيَ مُخْتَصَّةٌ بِالْاِسْمِ الظَّاهِرِ بِخِلَافِ اِلٰی فَلَا یُقَالُ " حَتَّاهُ " وَیُقَالُ اِلَیْهِ

اور حتّٰی بر خلاف اِلٰی کے اسمِ ظاہر کے ساتھ مختص ہوتا ہے، لہذا "حَتَّاهُ" نہیں بولا جاتا بلکہ اِلَیْهِ بولا جاتا ہے

6) عَلٰی

وَعَلٰی (1) لِلْاِسْتِعْلَاءِ نَحْوُ زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ

اور عَلٰی آتا ہے استعلاء (بلندی بتانے کے لئے) جیسے (زید چھت پر ہے) اور (اُس کے اوپر قرضہ ہے)

(2) وَقَدْ تَکُوْنُ بِمَعْنَی الْبَاءِ نَحْوُ مَرَرْتُ عَلَیْهِ بِمَعْنٰی مَرَرْتُ بِهٖ

اور کبھی باء کے معنٰی میں ہوتا ہے جیسے مَرَرْتُ عَلَیْهِ ، مَرَرْتُ بِهٖ کے معنٰی میں ہے یعنی گزرا میں اس کے پاس سے

(3)وَقَدْ تَـكُوْنُ بِـمَعْنٰی (فِیْ) نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (إِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ) أَیْ فِیْ سَفَرٍ

اور کبھی فِیْ کے معنٰی میں ہوتا ہے جیسے اللہ تعالٰی کا قول اگر تم سفر پر ہو یعنی سفر میں ہو

7) عَنْ

وَعَنْ (1)لِلْبُعْدِ وَالْمُجَاوَزَةِ نَحْوُ رَمَیْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ

اور عَنْ بُعد(دور)اور مجاوزہ(تجاوز)کے لئے آتا ہے جیسے پھینکا میں نے تیر کو کمان سے

8) فِیْ

وَفِیْ (1)لِلظَّرْفِیَّةِ نَحْوُ (اَلْمَالُ فِیْ الْکِیْسِ) وَ(نَظَرْتُ فِیْ الْکِتَابِ)

اور فِیْ ظرفیت بتانے کے لئے آتا ہے جیسے مال تھیلی کے اندر ہے اور نظر کی میں نے کتاب میں

(2)وَلِلْاِسْتِعْلَاءِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَأُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ

اور استعلاء کے لئے جیسے اللہ تعالی کا قول: میں تم کو ضرور سولی دوں گا کھجور کے تنوں کے اوپر

9) اَلْکَافُ

وَالْکَافُ (1) لِلتَّشْبِیْہِ نَحْوُ زَیْدٌ کَالْاَسَدِ

اور کاف تشبیہ کے لئے ہوتا ہے جیسے زید شیر جیسا ہے

(2) وَقَدْ تَکُوْنُ زَائِدَۃً نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ

اور کبھی زائد بھی ہوتا ہے جیسے اللہ تعالی کا قول: اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں ہے

10) 11) مُذْ، مُنْذُ

وَمُذْ وَمُنْذُ (1) لِابْتِدَاءِ الْغَایَۃِ فِی الزَّمَانِ الْمَاضِیْ نَحْوُ مَا رَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ أَوْ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ أَیْ إِبْتِدَاءُ عَدَمِ رُؤْیَتِیْ إِیَّاہُ کَانَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ إِلَی الْآنِ

میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی ابتداء جمعہ کے دن سے اب تک ہے

(2) وَقَدْ تَکُوْنَانِ بِمَعْنٰی جَمِیْعِ الْمُدَّۃِ نَحْوُ مَا رَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ أَوْ مُنْذُ یَوْمَیْنِ أَیْ جَمِیْعُ مُدَّۃِ انْقِطَاعِ رُؤْیَتِیْ إِیَّاہٗ یَوْمَانِ

اور کبھی یہ دونوں مجموعی مدت بتانے کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے (میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا) یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی کل مدت دو دن ہے

12) رُبَّ

وَ رُبَّ (1) لِلتَّقْلِيلِ وَلَا يَكُوْنُ مَجْرُوْرُهَا إِلَّا نَكِرَةً مَّوْصُوْفَةً وَلَا يَكُوْنُ مُتَعَلَّقُهٗ إِلَّا فِعْلًا مَّاضِيًا نَحْوُ رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ

اور رُبَّ آتا ہے تقلیل (کمی زیادتی بتانے) کے لئے اور اس کا مجرور ہمیشہ نکرۂ موصوفہ ہوتا ہے اور اس کا متعلَّق ہمیشہ فعل ماضی ہوتا ہے جیسے رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ بڑے ہی کریم آدمی سے میں نے ملاقات کی

(2) وَقَدْ تَدْخُلُ عَلَى الضَّمِيْرِ الْمُبْهَمِ وَلَا يَكُوْنُ تَمْيِيْزُهٗ إِلَّا نَكِرَةً مَّوْصُوْفَةً نَحْوُ رُبَّهٗ رَجُلًا جَوَّادًا لَقِيْتُهٗ

اور رُبَّ کبھی ضمیرِ مبہم پر داخل ہوتا ہے اس صورت میں اس کی تمیز صرف نکرۂ موصوفہ ہوتی ہے جو ضمیر کے ابہام کو رفع کرتی ہے جیسے رُبَّهٗ رَجُلًا جَوَّادًا لَقِيْتُهٗ میں نے اُس سے ملاقات کی، سخی آدمی سے

13) اَلْوَاؤ

وَالْوَاؤ (1) لِلْقَسَمِ وَهِيَ لَا تَدْخُلُ إِلَّا عَلَى الْاِسْمِ الظَّاهِرِ لَا عَلَى الْمُضْمَرِ نَحْوُ

وَاللّٰهِ لَأَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ

اور واؤ قسم کے لئے آتا ہے اور یہ صرف اسم ظاہر پر داخل ہوتا ہے ضمیر پر نہیں

جیسے وَاللّٰهِ لَأَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ (اللہ کی قسم میں دودھ ضرور پیوں گا)

(2) وَقَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنٰى رُبَّ نَحْوُ (وَعَالِمٍ يَّعْمَلُ بِعِلْمِهٖ) أَيْ رُبَّ عَالِمٍ

يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ

اور کبھی واؤ ، رُبَّ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے وَعَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ کا معنی ہے رُبَّ

عَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ بہت سے ایسے عالم جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں

14) اَلتَّاءُ

وَالتَّاءُ (1) لِلْقَسَمِ وَهِيَ لَا تَدْخُلُ إِلَّا عَلٰى اِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى نَحْوُ تَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ

زَيْدًا

تا قسم کے لئے ہے اور یہ صرف اللہ کے نام پر بھی داخل ہوتی ہے جیسے اللہ کی قسم! میں ضرور زید کو

ماروں گا

إِعْلَمْ ! أَنَّهٗ لَا بُدَّ لِلْقَسَمِ مِنَ الْجَوَابِ، جان لو! کہ قسم کے لئے جواب ضروری ہے

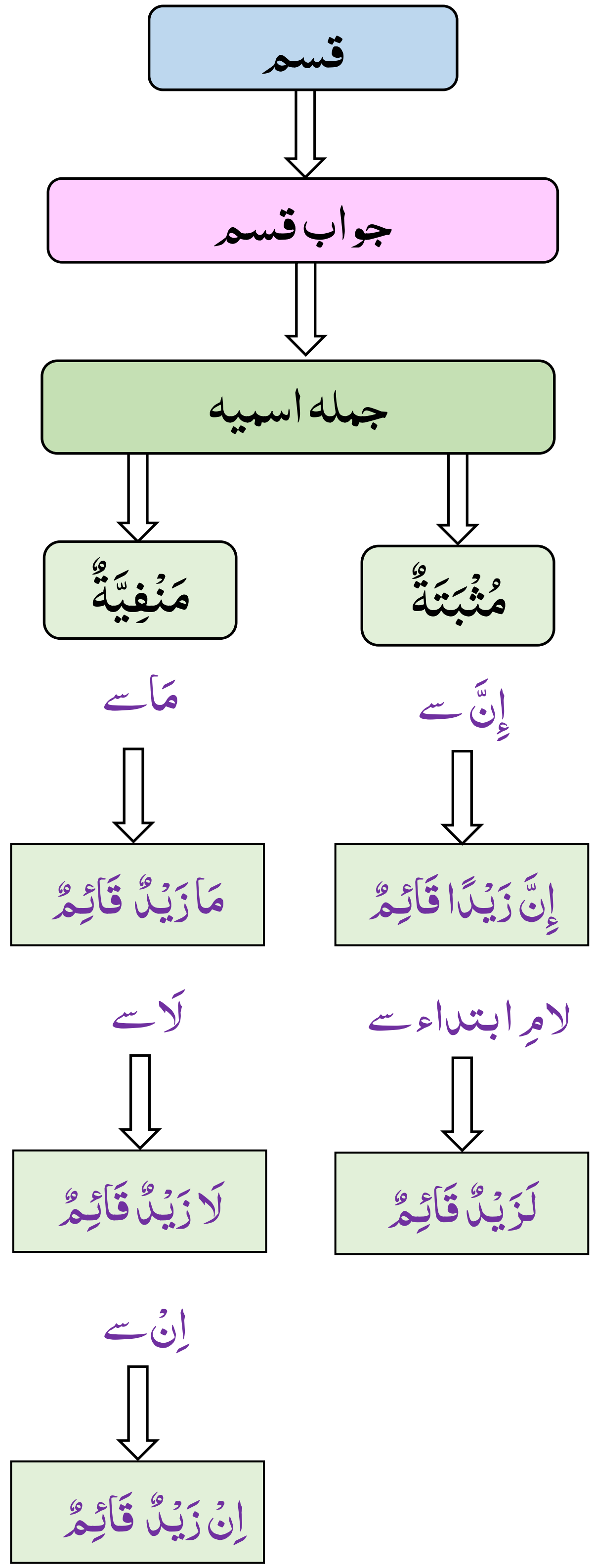

فَإِنْ كَانَ جَوَابُهُ جُمْلَةً اِسْمِيَّةً،

پس جوابِ قسم اگر جملہ اسمیہ ہو

فَإِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً

اور پھر اگر وہ مثبت ہو

وَجَبَ أَنْ تَكُوْنَ مُصَدَّرَةً بِ(إِنَّ) أَوْ (لَامِ الْاِبْتِدَاءِ)

تو واجب ہے کہ جوابِ قسم کا آغاز اِنَّ یا لامِ ابتداء سے ہو

نَحْوُ (وَاللّٰهِ إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ)

وَ (وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ)

وَإِنْ كَانَتْ مَنْفِيَّةً كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِ(مَا) وَ (لَا) وَ (إِنْ)

اور اگر جوابِ قسم جملہ اسمیہ منفی ہو تو اس کا آغاز مَا یا لَا یا إِنْ نافیہ سے ہوگا

- مِثْلُ (وَاللّٰهِ مَا زَيْدٌ قَائِمًا)
- وَ (وَاللّٰهِ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو)
- وَ (وَاللّٰهِ إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ)

جوابِ قسم : جملہ فعلیہ

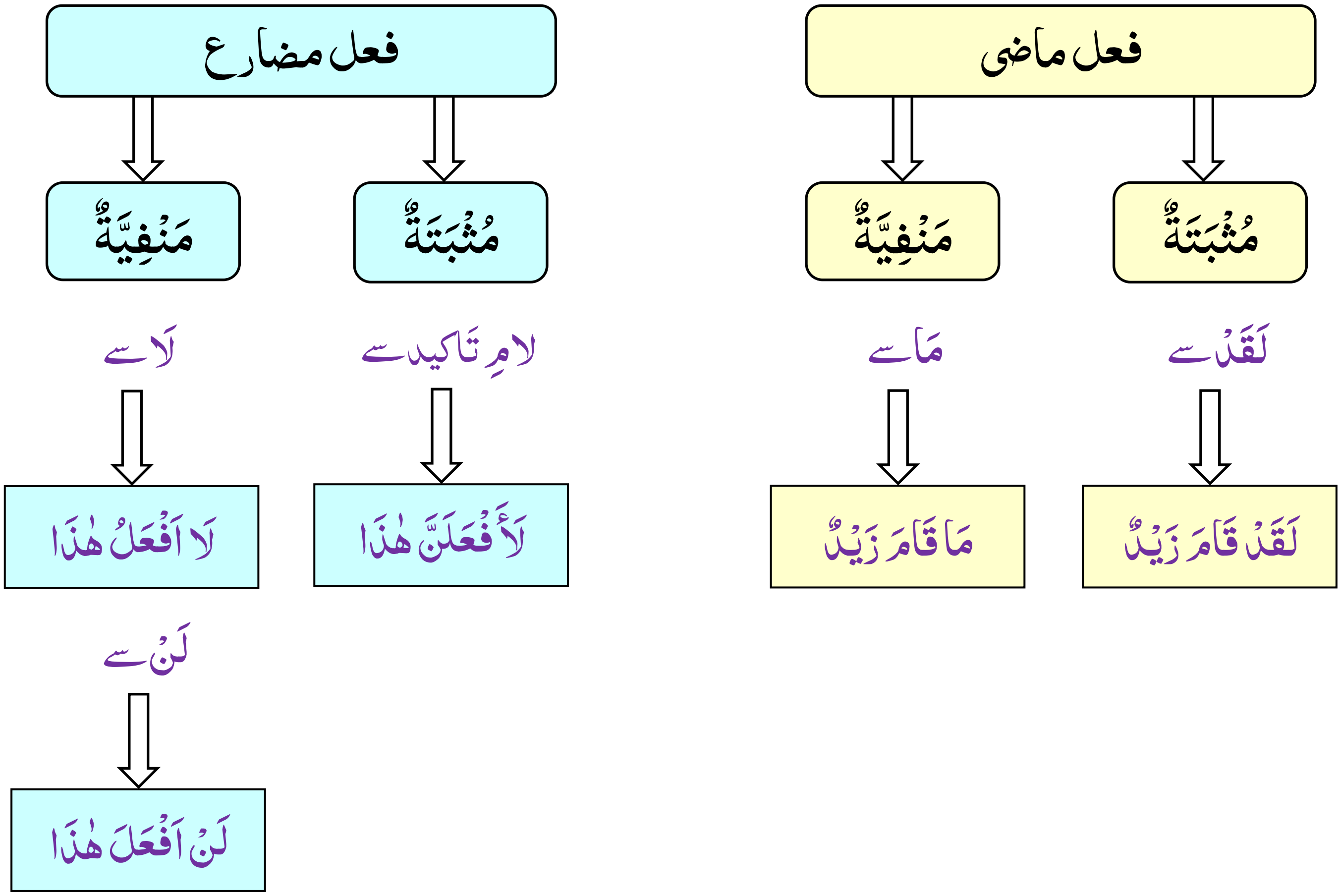

وَإِنْ كَانَ جَوَابُهُ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً،

اور اگر جوابِ قسم جملہ فعلیہ ہو

فَإِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً

اور پھر اگر وہ مثبت ہو

كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِ(اللَّامِ وَ قَدْ) أَوْ بِاللَّامِ وَحْدَهُ

تو اس کا آغاز لَقَدْ یا صرف لام سے ہو گا

مِثْلُ (وَاللّٰهِ لَقَدْ قَامَ زَيْدٌ) وَ(وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا)

وَإِنْ كَانَتْ مَنْفِيَّةً فَإِنْ كَانَتْ فِعْلًا مَاضِيًا كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِـ (مَا)

اور اگر جوابِ قسم منفیہ ہو اور پھر اگر فعل ماضی ہو تو جوابِ قسم کا آغاز ما سے ہو گا

مِثْلُ (وَاللّٰهِ مَا قَامَ زَيْدٌ)

وَإِنْ كَانَتْ فِعْلًا مُّضَارِعًا كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِـ (مَا وَلَا وَلَنْ)

اور اگر جوابِ قسم فعل مضارع ہو تو جوابِ قسم کا آغاز ما یا لا یا لَنْ سے ہو گا

مِثْلُ (وَاللّٰهِ مَا أَفْعَلَنَّ كَذَا) وَ(وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلَنَّ كَذَا) وَ(وَاللّٰهِ لَنْ أَفْعَلَ كَذَا)

وَقَدْ يَكُوْنُ جَوَابُ الْقَسَمِ مَحْذُوْفًا إِنْ كَانَ قَبْلَ الْقَسَمِ جُمْلَةٌ كَالْجُمْلَةِ الَّتِيْ وَقَعَتْ جَوَابَهٗ

اور کبھی جوابِ قسم محذوف ہوتا ہے اگر قسم سے پہلے ایک ایسا جملہ ہو جو اُس جملے کی طرح ہو جو جوابِ قسم واقع ہو سکتا ہو

مِثْلُ (زَيْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰهِ) أَيْ وَاللّٰهِ إِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ

جیسے (زَيْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰهِ) یعنی (اللہ کی قسم بیشک زید عالم ہے)

أَوْ كَانَ الْقَسَمُ وَاقِعًا بَيْنَ الْجُمْلَةِ الْمَذْكُوْرَةِ

یا کبھی جوابِ قَسم محذوف ہوتا ہے اگر قَسم مذکورہ جملے کے درمیان واقع ہو

مِثْلُ زَيْدٌ وَاللّٰهِ عَالِمٌ أَيْ وَاللّٰهِ إِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ

جیسے زَيْدٌ وَاللّٰهِ عَالِمٌ یعنی (اللہ کی قسم بیشک زید عالم ہے)

15) 16) 17) حَاشَا، خَلَا اور عَدَا

وَحَاشَا وَخَلَا وَعَدَا كُلٌّ وَاحِدٍ مِّنْهَا لِلْاِسْتِثْنَاءِ

حاشا خلا اور عدا ان میں سے ہر ایک استثناء کے معنٰی دیتا ہے

مِثْلُ جَآءَنِيْ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ وَخَلَا زَيْدٍ وَعَدَا زَيْدٍ

جیسے میرے پاس زید کے علاوہ پوری قوم آئی

وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْاِسْمَ الْوَاقِعَ بَعْدَهَا يَكُوْنُ مَنْصُوْبًا عَلَى الْمَفْعُوْلِيَّةِ

بعض نحویوں کا قول یہ ہے کہ جو اسم ان کے بعد واقع ہو وہ مفعول بننے کی وجہ سے منصوب ہو گا

فَحِيْنَئِذٍ تَكُوْنُ هٰذِهِ الْأَلْفَاظُ اَفْعَالًا ، وَالْفَاعِلُ فِيْهَا ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ دَائِمًا ،

لہذا اس وقت یہ الفاظ افعال ہوں گے اور ان کا فاعل ہمیشہ وہ ضمیر ہو گی جو ان میں مستتر ہوتی ہے

فَالْمِثَالُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ مَعْنٰى جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا وَخَلَا زَيْدًا وَعَدَا زَيْدًا

لہٰذا مذکورہ مثال کے معنٰی اس طرح ادا ہوں گے میرے پاس زید کے علاوہ پوری قوم آئی

وَإِذَا وَقَعَتْ (خَلَا وَعَدَا) بَعْدَ (مَا) مِثْلُ (مَا خَلَا زَيْدًا وَمَا عَدَا زَيْدًا)

اور جب خلا اور عدا (ما مصدریہ) کے بعد واقع ہوں جیسے مَا خَلَا زَيْدًا وَمَا عَدَا زَيْدًا

أَوْ فِيْ صَدْرِ الْكَلَامِ مِثْلُ (خَلَا الْبَيْتُ زَيْدًا) وَ (عَدَا الْقَوْمُ زَيْدًا) تَعَيَّنَتَا لِلْفِعْلِيَّةِ

یا یہ دونوں کلام کے شروع میں واقع ہوں تو ایسی صورت میں وہ دونوں فعلیت کے لئے متعین ہوں گے (اور استثناء ختم ہو جائے گا)

جیسے خَلَا الْبَيْتُ زَيْدًا (گھر خالی ہوا زید سے)

عَدَا الْقَوْمُ زَيْدًا (قوم آگے نکل گئ زید سے)

تَمَّ نَوْعُ الْاَوَّلُ بِحَمْدِ اللّٰهِ

اللہ کے کرم سے پہلی نوع مکمل ہوئی

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ — چھ حروف مشبّہ بالفعل

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ اَلْحُرُوْفُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ،

دوسری قسم وہ حروف ہیں جو فعل کی مشابہت رکھتے ہیں

وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَاءِ وَالْخَبَرِ،

اور یہ حروف مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں

تَنْصِبُ الْمُبْتَدَاءَ وَتَرْفَعُ الْخَبَرَ،

یہ مبتدا کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع دیتے ہیں

وَهِيَ سَتَّةُ حُرُوْفٍ

اور یہ چھ حروف ہیں

18) إِنَّ 19) أَنَّ

إِنَّ وَ أَنَّ وَهُمَا لِتَحْقِيْقِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ الْاِسْمِيَّةِ

اِنَّ اور اَنَّ اور یہ دونوں (اپنے مابعد) جملہ اسمیہ کے مضمون کی تاکید ظاہر کرتے ہیں

مِثْلُ إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ أَيْ حَقَّقْتُ قِيَامَ زَيْدٍ

جیسے بیشک زید کھڑا ہوا ہے یعنی میں نے زید کے قیام کو محقق ظاہر کیا

وَ بَلَغَنِيْ أَنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ أَيْ بَلَغَنِيْ ثُبُوْتُ اِنْطِلَاقِ زَيْدٍ

اور مجھ تک خبر پہنچی کہ زید چلنے والا ہے، یعنی مجھے زید کے چلنے کا ثبوت پہنچا

20) كَأَنَّ

وَكَأَنَّ وَهِيَ لِلتَّشْبِيْهِ نَحْوُ كَأَنَّ زَيْدًا أَسَدٌ

كَأَنَّ تشبیہ کے معنٰی دیتا ہے كَأَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ گویا زید شیر ہے

21) لٰكِنَّ

وَلٰكِنَّ وَهِيَ لِلْاِسْتِدْرَاكِ أَيْ لِدَفْعِ التَّوَهُّمِ النَّاشِئْ مِنَ الْكَلَامِ السَّابِقِ

اور لٰكِنَّ اور یہ استدراک کے لئے آتا ہے یعنی اس وہم کو ختم کرنے کے لئے جو سابق کلام سے پیدا ہوا ہو

وَلِهٰذَا لَا تَقَعُ إِلَّا بَيْنَ الْجُمْلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَكُوْنَانِ مُتَغَايِرَتَيْنِ بِالْمَفْهُوْمِ

اور اسی وجہ سے لٰكِنَّ صرف ایسے دو جملوں کے درمیان آتا ہے جو مفہوم کے اعتبار سے مختلف ہوں

مِثْلُ (غَابَ زَيْدٌ لٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ) جیسے (زید غیر حاضر ہوا مگر بکر حاضر ہے)

وَ(مَا جَاءَنِيْ زَيْدٌ لٰكِنَّ عَمْرًا جَاءَنِيْ) اور (میرے پاس زید نہیں آیا مگر عمرو میرے پاس آیا)

22) لَيْتَ

وَلَيْتَ وَهِيَ لِلتَّمَنِّي مِثْلُ لَيْتَ زَيْدًا قَائِمٌ أَيْ أَتَمَنّٰى قِيَامَهٗ

اور لَيْتَ اور یہ تمنی (خواہش ظاہر کرنے) کے لئے آتا ہے جیسے لَيْتَ زَيْدًا قَائِمٌ

یعنی میں زید کے قیام کی خواہش رکھتا ہوں

23) لَعَلَّ

وَ لَعَلَّ وَهِيَ لِلتَّرَجِّيْ مِثْلُ لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِيْ

اور لَعَلَّ اور یہ ترجی (امید کا اظہار کرنے) کے لئے آتا ہے جیسے امید ہے کہ بادشاہ میری عزت کرے

وَالْفَرْقُ بَيْنَ التَّمَنِّي وَالتَّرَجِّي أَنَّ الْأَوَّلَ يُسْتَعْمَلُ فِي الْمُمْكِنَاتِ كَمَا مَرَّ وَالْمُمْتَنِعَاتِ

تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ اول (تمنّی) کا استعمال ممکنات میں بھی ہوتا ہے، جیسا کہ پیچھے گزرا اور ناممکنات میں بھی ہوتا ہے

مِثْلُ لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ، مثلًا کاش جوانی لوٹ آتی

وَالتَّرَجِّي مَخْصُوْصٌ بِالْمُمْكِنَاتِ

جبکہ ترجّی صرف ممکنات کے ساتھ مخصوص ہے

فَلَا يُقَالُ لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُوْدُ چنانچہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ امید ہے کہ جوانی لوٹ آئے گی

وَتَدْخُلُ (مَا) الْكَافَةُ عَلٰى جَمِيْعِهَا. فَتَكُفُّهَا عَنِ الْعَمَلِ،

اور داخل ہوتا ہے ان تمام (حروف مشبّہ بالفعل) پر مَائے کَافّہ، اور روک دیتا ہے ان کو عمل سے

كَقَوْلِهٖ تَعَالٰی (اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ) کہ تم سب کا معبود تو ایک ہی معبود ہے

وَ (اِنَّمَا زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ) کہ بہر حال زید چلنے والا ہے

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ — دو حروف مشابہ بلیس

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ (مَا) وَ(لَا) اَلْمُشَبِّهَتَانِ بِ (لَيْسَ) فِي النَّفْيِ وَالدُّخُوْلِ عَلَى الْمُبْتَدَاءِ وَالْخَبَرِ ،

تیسری قسم مَا اور لَا ہیں جو لَیْسَ کے ساتھ مشابہ ہوتے ہیں، نفی کرنے میں اور مبتداء و خبر پر داخل ہونے میں

تَرْفَعَانِ الْاِسْمَ وَتَنْصِبَانِ الْخَبَرَ

یہ دونوں اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں

24) مَا

وَتَدْخُلُ (مَا) عَلَى الْمَعْرِفَةِ وَالنَّكِرَةِ مِثْلُ مَا زَيْدٌ قَائِمًا

اور مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا

25) لَا

وَلَا تَدْخُلُ (لَا) اِلَّا عَلَى النَّكِرَةِ نَحْوُ لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا

اور لَا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے جیسے لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا آدمی خوش طبعیت نہیں ہے

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ سات حروف نواصبُ الاسم

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْاِسْمَ فَقَطْ وَهِیَ سَبْعَةُ اَحْرُفٍ

چوتھی قسم وہ حروف ہیں جو اسم کو فقط نصب دیتے ہیں اور یہ سات حروف ہیں

26) اَلْوَاوُ

اَلْوَاوُ وَهِیَ بِمَعْنٰی (مَعَ) نَحْوُ إِسْتَوَیٰ الْمَاءُ وَالْخَشْبَةَ

واؤ اور یہ مع کے معنٰی میں ہوتا ہے جیسے (برابر ہوگیا پانی لکڑی کے ساتھ)

27) إِلَّا

وَ(إِلَّا)وَهِیَ لِلاِسْتِثْنَاءِ نَحْوُ جَاءَنِی الْقَوْمُ إِلَّا زَیْدًا

اور اِلَّا اور یہ استثناء کے لئے آتا ہے جیسے (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)

28) یَا

وَ یَا وَهِیَ لِنِدَاءِ الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ

اور یَا قریب اور دور کو پکارنے کے لئے ہوتا ہے

29) أَیَا 30) هَیَا

وَ أَيَا وَ هَيَا وَهُمَا لِنِدَاءِ الْبَعِيْدِ

اور أَيَا اور هَيَا یہ دونوں دور (کی چیز) کو پکارنے کے لئے ہیں

31) أَيْ 32) اَلْهَمْزَةُ

وَ أَيْ وَ الْهَمْزَةُ الْمَفْتُوحَةُ وَهُمَا لِنِدَاءِ الْقَرِيْبِ

اور اَیْ اور ہمزۂ مفتوحہ یہ دونوں قریب (کی چیز) کو پکارنے کے لئے ہیں

وَهٰذِهِ الْحُرُوْفُ الْخَمْسَةُ تَنْصِبُ الْاِسْمَ إِذَا كَانَ مُضَافًا إِلٰى اِسْمٍ آخَرَ

اور یہ پانچوں حروف اسم کو نصب دیتے ہیں جب کہ وہ اسم کسی دوسرے اسم کی جانب مضاف ہو

نَحْوُ : مثلًا

1) يَا عَبْدَ اللّٰهِ (اے اللہ کے بندے)

2) أَيَا غُلَامَ زَيْدٍ (اے زید کے غلام)

3) هَيَا شَرِيْفَ الْقَوْمِ (اے قوم کے شریف)

4) أَيْ أَفْضَلَ الْقَوْمِ (اے قوم کے بہترین)

5) أَعَبْدَ اللّٰهِ (اے اللہ کے بندے)

وَتَرْفَعُ الْاِسْمَ إِنْ لَّمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْاِسْمُ مُضَافًا مِثْلُ يَا زَيْدُ وَيَا رَجُلُ

اور یہ حروف اسم کو رفع دیتے ہیں اگر وہ اسم مضاف نہ ہو جیسے يَا زَيْدُ وَيَا رَجُلُ

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ وَهِيَ أَرْبَعَةُ أَحْرُفٍ

أَنْ وَلَنْ وَكَيْ وَإِذَنْ

پانچویں نوع وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں اور یہ چار حروف ہیں۔

33) أَنْ

فَ (أَنْ) لِلْاِسْتِقْبَالِ وَاِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَاضِيْ وَتُسَمّٰى هٰذِهٖ مَصْدَرِيَّةٌ

تو أَنْ استقبال کے لئے آتا ہے اگرچہ ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے اور اس کو مصدریہ نام دیا گیا ہے

نَحْوُ (اَسْلَمْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ) وَ(اَسْلَمْتُ اَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ)

جیسے: میں اسلام لایا کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں

34) لَنْ

وَلَنْ لِتَأْكِيْدِ نَفْيِ الْمُسْتَقْبِلِ مِثْلُ لَنْ تَرَانِيْ

لَنْ نفی مستقبل کی تاکید کے لئے ہے جیسے: تم ہرگز نہیں دیکھ سکوگے مجھ کو

وَأَصْلُهَا (لَا أَنْ) عِنْدَ الْخَلِيْلِ

اور اس لَنْ کی اصل (لَا أَنْ) ہے، حضرت خلیل نحوی کے نزدیک

فَحُذِفَتِ الْهَمْزَةُ تَخْفِيْفًا فَصَارَتْ لَانْ

تو اَنْ کا ہمزہ تخفیف (آسانی) کے لئے حذف کر دیا گیا تو لَا نْ رہ گیا

ثُمَّ حُذِفَتِ الْأَلِفُ لِالْتِقَاءِ السَّاكِنَيْنِ فَبَقِيَتْ لَنْ

پھر الف کو التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا گیا تو لَنْ باقی بچا

35) كَيْ

وَكَيْ لِلسَّبَبِيَّةِ أَيْ يَكُوْنُ مَا قَبْلَهَا سَبَبًا لِمَا بَعْدَهَا

اور کَیْ سببیت کے لئے آتا ہے یعنی کَیْ سے پہلے والی بات اس کے بعد والی بات کا سبب ہوتی ہے

مِثْلُ (أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ).

میں اسلام لایا تا کہ جنت میں داخل ہو جاؤں

فَإِنَّ الْاِسْلَامَ سَبَبٌ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ

اور بیشک اسلام دخولِ جنت کا سبب ہے

36) إِذَنْ

وَإِذَنْ لِلْجَوَابِ وَالْجَزَاءِ وَهُوَ لَا يَتَحَقَّقُ إِلَّا فِي الزَّمَانِ الْمُسْتَقْبِلِ، فَهِيَ لَا تَدْخُلُ إِلَّا عَلَى الْفِعْلِ الْمُسْتَقْبِلِ

مِثْلُ إِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فِي جَوَابِ مَنْ قَالَ أَسْلَمْتُ

اور اِذَنْ جواب دینے اور جزا بتانے کے لئے آتا ہے اس کا تحقق صرف زمانہ مستقبل ہی میں ہوتا ہے

لہذا یہ صرف فعل مستقبل پر ہی داخل ہوتا ہے

مثلًا: جس نے کہا أَسْلَمْتُ میں اسلام لایا، اس شخص کے جواب میں کہنا کہ:

تب تو تُو جنت میں داخل ہو گا

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ پانچ حروف جوازمُ الفعل

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ حُرُوْفٌ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ

چھٹی نوع ایسے حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں

وَهِيَ خِمْسَةُ اَحْرُفٍ

اور یہ پانچ حروف ہیں

لَمْ وَلَمَّا وَلَامُ الْاَمْرِ وَلَا النَّهْيِ وَاِنْ لِلشَّرْطِ وَالْجَزَاءِ

لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی اور اِنْ جو شرط اور جزا کے لئے آتا ہے

37) لَمْ

فَ (لَمْ) تَجْعَلُ الْمُضَارِعَ مَاضِيًا مَنْفِيًّا مِثْلُ لَمْ يَضْرِبْ بِمَعْنٰى مَا ضَرَبَ

تو لَمْ مضارع کو ماضی منفی بنا دیتا ہے جیسے لَمْ يَضْرِبْ (نہیں مارا اُس نے) کے معنٰی میں ہے

38) لَمَّا

وَلَمَّا مِثْلُ لَمْ،

اور لَمَّا بھی لَمْ کی طرح ہے

لٰكِنَّهَا مُخْتَصَّةٌ بِالْاِسْتِغْرَاقِ مِثْلُ لَمَّا يَضْرِبْ زَيْدٌ، أَيْ مَا ضَرَبَ زَيْدٌ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَزْمِنَةِ الْمَاضِيَةِ

لیکن لَمَّا استغراق کے ساتھ مختص ہے جیسے: لَمَّا يَضْرِبْ زَيْدٌ (نہیں مارا زید نے)، یعنی گزشتہ پورے زمانہ میں زید نے (ابھی تک) نہیں مارا

39) لَامُ الْأَمْرِ

وَلَامُ الْأَمْرِ وَهِيَ لِطَلَبِ الْفِعْلِ

اور لامِ امر۔ اور یہ طلبِ فعل کے لئے آتا ہے

- إِمَّا عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ چاہے فاعلِ غائب سے ہو

  مِثْلُ لِيَضْرِبْ جیسے: چاہئے کہ مارے وہ ایک مرد

- اَوْعَنِ الْفَاعِلِ الْمُتَكَلِّمِ یا فاعلِ متکلم سے ہو

  مِثْلُ لِأَضْرِبْ وَلِنَضْرِبْ جیسے: چاہئے کہ ماروں میں یا ماریں ہم

- أَوْ عَنِ الْمَفْعُوْلِ الْغَائِبِ یا مفعولِ غائب سے

  مِثْلُ لِيُضْرَبْ جیسے: چاہئے کہ مارا جائے وہ

- أَوْ عَنِ الْمَفْعُوْلِ الْمُخَاطَبِ یا مفعولِ مخاطب سے

  مِثْلُ لِتُضْرَبْ جیسے: چاہئے کہ تجھے مارا جائے

- أَوْ عَنِ الْمَفْعُوْلِ الْمُتَكَلَّمِ یا مفعولِ متکلم سے

مِثْلُ لِأُضْرَبْ وَلِنُضْرَبْ جیسے: چاہئے کہ مارا جاؤں میں یا مارے جائیں ہم

40) لَا النَّهْيِ

وَلَا النَّهْيِ وَهِيَ ضِدُّ لَامِ الْأَمْرِ أَيْ لِطَلَبِ تَرْكِ الْفِعْلِ

إِمَّا عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ أَوِ الْمُخَاطَبِ مِثْلُ لَا يَضْرِبْ وَلَا تَضْرِبْ أَوِ الْمُتَكَلِّمِ مِثْلُ لَا أَضْرِبْ وَلَا نَضْرِبْ

اور نھی کا لَا ، لامِ امر کی ضد ہے یعنی ترکِ فعل کی طلب کے لئے آتا ہے

پھر یہ ترک کی طلب یا فاعلِ غائب سے ہو گی جیسے لَا يَضْرِبْ نہ مارے وہ

یا فاعلِ مخاطب سے جیسے لَا تَضْرِبْ مت مار تو

یا فاعلِ متکلِّم سے جیسے لَا أَضْرِبْ ، لَا نَضْرِبْ نہ ماروں میں، نہ ماریں ہم

41) إِنْ

وَإِنْ وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَتَيْنِ وَالْجُمْلَةُ الْأُوْلٰى تَكُوْنُ فِعْلِيَّةٌ

اور إِنْ اور یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اور پہلا جملہ، فعلیہ ہوتا ہے

وَالثَّانِيَةُ قَدْ تَكُوْنُ فِعْلِيَّةً وَقَدْ تَكُوْنُ اسْمِيَّةً

اور دوسرا جملہ کبھی فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی اسمیہ ہوتا ہے

وَتُسَمّٰى الْاُوْلٰى شَرْطًا وَالثَّانِيَةُ جَزَاءً

اور پہلے جملے کو شرط جبکہ دوسرے کو جزاء نام دیا جاتا ہے

فَإِنْ كَانَ الشَّرْطُ وَالْجَزَاءُ اَوِ الشَّرْطُ وَحْدَهٗ فِعْلًا مُضَارِعًا

پھر اگر شرط و جزاء دونوں یا اکیلے شرط فعل مضارع ہو

فَتَجْزِمُهٗ إِنْ عَلٰى سَبِيْلِ الْوُجُوْبِ

تو اِنْ انہیں وجوبی طور پر جزم دیتا ہے

مِثْلُ اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ وَاِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ وَاِنْ تَضْرِبْ فَزَيْدٌ ضَارِبٌ

اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا، اور اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا، اور اگر تو مارے گا تو زید بھی مارے گا

وَإِنْ كَانَ الْجَزَاءُ وَحْدَهٗ فِعْلًا مُضَارِعًا فَتَجْزِمُهٗ عَلٰى سَبِيْلِ الْجَوَازِ

نَحْوُ إِنْ ضَرَبْتَ أَضْرِبْ

اور اگر جزا اکیلی فعل مضارع ہو تو اِنْ اس کو جوازی طور پر جزم دیتا ہے جیسے اگر تو نے مارا تو میں بھی ماروں گا

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ — نو اسمائے شرط

اَلنَّوۡعُ السَّابِعُ اَسۡمَاءٌ تَجۡزِمُ الۡفِعۡلَ الۡمُضَارِعَ ،حَالَ كَوۡنِهَا مُشۡتَمِلَةٌ عَلٰى مَعۡنٰى (اِنۡ)، وَتَدۡخُلُ عَلَى الۡفِعۡلَيۡنِ، وَيَكُوۡنُ الۡفِعۡلُ الۡاَوَّلُ سَبَبًا لِلۡفِعۡلِ الثَّانِيۡ، وَيُسَمَّ الۡاَوَّلُ شَرۡطًا ،وَالثَّانِيۡ جَزَاءٌ،

ساتویں قسم وہ اسماء ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں مگر اس وقت جب کہ یہ اسماءِاِنۡ شرطیہ معنٰی پر مشتمل ہوں

اور یہ اسماء دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں جن میں پہلا فعل سبب ہوتا ہے دوسرے فعل کا

فعل اول کو شرط اور ثانی کو جزا کہا جاتا ہے

فَإِنۡ كَانَ الۡفِعۡلَانِ مُضَارِعَيۡنِ، أَوۡ كَانَ الۡأَوَلُ مُضَارِعًا دُوۡنَ الثَّانِيۡ ،فَالۡجَزۡمُ وَاجِبٌ فِيۡ الۡمُضَارِعِ،

پھر اگر وہ دونوں فعل مضارع ہوں یا دوسرے کے بجائے پہلا فعل مضارع ہو تو فعل مضارع پر جزم واجب ہو گا

وَهِيَ تِسۡعَةُ أَسۡمَاءٍ: اور یہ نو اسماء ہیں

مَنۡ وَمَاوَأَيُّ وَمَتٰى وَاَيۡنَمَاوَأَنّٰى وَمَهۡمَاوَحَيۡثُمَاوَإِذۡمَا

42) مَنۡ

فَ (مَنْ) وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ إِلَّا فِيْ ذَوِي الْعُقُوْلِ نَحْوُ (مَنْ يُّكْرِمْنِيْ أُكْرِمْهُ)

أَيْ (إِنْ يُّكْرِمْنِيْ زَيْدٌ أُكْرِمْهُ) وَ (إِنْ يُّكْرِمْنِيْ عَمْرٌو أُكْرِمْهُ)

پس مَنْ اور یہ صرف ذَوی العقول ہی میں استعمال ہوتا ہے

جیسے مَنْ يُّكْرِمْنِيْ أُكْرِمْهُ جو میرا اکرام کرے گا میں اس کا اکرام کروں گا

یعنی اگر زید میرا اکرام کرے گا تو میں اس کا اکرام کروں گا

اور اگر عمرو کرے گا تو میں اس کا اکرام کروں گا

43) مَا

وَ (مَا) وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ اِلَّا فِيْ غَيْرِ ذَوِي الْعُقُوْلِ غَالِبًا نَحْوُ (مَا تَشْتَرِ أَشْتَرِ)

أَيْ إِنْ تَشْتَرِ الْفَرَسَ أَشْتَرِ الْفَرَسَ

إِنْ تَشْتَرِ الثَّوْبَ أَشْتَرِ الثَّوْبَ

اور مَا اور یہ غیر ذَوی العقول میں استعمال ہوتا ہے جیسے

مَا تَشْتَرِ أَشْتَرِ جو تم خریدو گے وہ میں خریدوں گا

یعنی اگر تم گھوڑا خریدو گے تو میں بھی گھوڑا خریدوں گا

اور اگر تم کپڑا خریدو گے تو میں بھی کپڑا خریدوں گا

44) أَيٌّ

وَ(أَيٌّ) وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ اِلَّا فِيْ ذَوِيْ الْعُقُوْلِ وَتَلْزَمُهُ الْإِضَافَةَ. مِثْلُ أَيُّهُمْ يَضْرِبْنِيْ أَضْرِبْهُ

أَيْ (إِنْ يَّضْرِبْنِيْ زَيْدٌ أَضْرِبْهُ) وَ (إِنْ يَّضْرِبْنِيْ عَمْرٌو أَضْرِبْهُ)

اور أَيٌّ اور یہ صرف ذَوِی العقول ہی میں استعمال ہوتا ہے اور اس کے لئے اضافت لازم ہے جیسے

أَيُّهُمْ يَضْرِبْنِيْ أَضْرِبْهُ ان میں سے جو مجھ کو مارے گا میں اسے ماروں گا

یعنی اگر زید مجھے مارے گا تو میں زید کو ماروں گا اور اگر عمَرو مارے گا تو عمَرو کو ماروں گا

45) مَتٰی

وَ(مَتٰی) وَهُوَ لِلزَّمَانِ مِثْلُ مَتٰی تَذْهَبْ أَذْهَبْ

أَيْ إِنْ تَذْهَبِ الْيَوْمَ أَذْهَبِ الْيَوْمَ وَ إِنْ تَذْهَبْ غَدًا أَذْهَبْ غَدًا

اور مَتٰی اور یہ زمانہ کے لئے آتا ہے جیسے مَتٰی تَذْهَبْ أَذْهَبْ جب تو جائے گا تب ہی میں جاؤں گا

یعنی تو اگر آج جائے گا تو میں بھی آج جاؤں گا اور تو اگر کل جائے گا تو میں بھی کل جاؤں گا

46) اَیْنَمَا

وَ (اَیْنَمَا) وَهُوَ لِلْمَكَانِ مِثْلُ أَيْنَمَا تَمْشِ أَمْشِ

أَيْ إِنْ تَمْشِ إِلَى الْمَسْجِدِ أَمْشِ إِلَى الْمَسْجِدِ

وَإِنْ تَمْشِ إِلَى السُّوْقِ أَمْشِ إِلَى السُّوْقِ

اور اَیْنَمَا اور یہ مکان کے لئے آتا ہے جیسے أَیْنَمَا تَمْشِ أَمْشِ یعنی جس جگہ تم چلوگے میں بھی چلوں گا

یعنی اگر تم مسجد چلوگے تو میں مسجد چلوں گا اور اگر تم بازار چلوگے تو میں بازار چلوں گا

47) أَنّٰى

وَ(أَنّٰى) وَهُوَ أَيْضًا لِلْمَكَانِ مِثْلُ (أَنّٰى تَكُنْ أَكُنْ)

أَيْ إِنْ تَكُنْ فِي الْبَلْدَةِ أَكُنْ فِي الْبَلْدَةِ وَ إِنْ تَكُنْ فِي الْبَادِيَةِ أَكُنْ فِي الْبَادِيَةِ

اور أَنّٰى اور یہ بھی مکان کے لئے آتا ہے جیسے (أَنّٰى تَكُنْ أَكُنْ) جہاں تو رہے گا وہیں میں رہوں گا یعنی اگر تو شہر میں رہے گا تو میں شہر میں رہوں گا اگر تو جنگل میں رہے گا تو میں جنگل میں رہوں گا

48) مَهْمَا

وَ(مَهْمَا) وَهُوَ لِلزَّمَانِ مِثْلُ (مَهْمَا تَذْهَبْ أَذْهَبْ)

أَيْ إِنْ تَذْهَبِ الْيَوْمَ أَذْهَبِ الْيَوْمَ وَإِنْ تَذْهَبْ غَدًا أَذْهَبْ غَدًا

اور مَهْمَا اور یہ زمان کے لئے آتا ہے مثال مَهْمَا تَذْهَبْ أَذْهَبْ جس وقت تم جاؤگے میں جاؤں گا اگر تم آج جاؤگے تو میں آج جاؤں گا اور اگر تم کل جاؤگے تو میں کل جاؤں گا

49) حَيْثُمَا

وَ(حَيْثُمَا) وَهُوَ لِلْمَكَانِ مِثْلُ حَيْثُمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ

أَيْ إِنْ تَقْعُدْ فِي الْقَرْيَةِ أَقْعُدْ فِي الْقَرْيَةِ وَإِنْ تَقْعُدْ فِي الْبَلْدَةِ أَقْعُدْ فِي الْبَلْدَةِ

اور حَیْثُمَا اور یہ مکان کے لئے آتا ہے جیسے حَیْثُمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ جہاں تم بیٹھو گے وہاں میں بیٹھوں گا

یعنی اگر تم گاؤں میں بیٹھو گے تو میں گاؤں میں بیٹھوں گا اور شہر میں بیٹھو گے تو شہر میں بیٹھوں گا

50) إِذْمَا

وَ إِذْمَا وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ فِيْ غَيْرِ ذَوِيْ الْعُقُوْلِ مِثْلُ إِذْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ

أَيْ إِنْ تَفْعَلِ الْخِيَاطَةَ اَفْعَلِ الْخِيَاطَةَ وَ إِنْ تَفْعَلِ الزِّرَاعَةَ اَفْعَلِ الزِّرَاعَةَ

اور إِذْمَا اور یہ غیر ذوی العقول میں استعمال نہیں کیا جاتا، جیسے: إِذْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ جو تم کرو گے میں کروں گا

یعنی اگر تم درزی کا کام کرو گے تو میں درزی کا کام کروں گا اور اگر تم کاشتکاری کرو گے تو میں کاشتکاری کروں گا

وَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ الثَّانِيْ مُضَارِعًا دُوْنَ الْاَوَّلِ فَالْوَجْهَانِ فِي الْمُضَارِعِ، اَلْجَزْمُ وَالرَّفْعُ مِثْلُ (إِذْمَا كَتَبْتَ اَكْتُبْ) وَ (إِذْمَا كَتَبْتَ اَكْتُبُ)

اور اگر پہلے کے بجائے دوسرا فعل مضارع ہو تو فعل مضارع میں دو صورتیں جائز ہیں ایک جزم اور دوسری رفع، جیسے جو تو لکھے گا میں لکھوں گا

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ اَسْمَاءٌ تَنْصِبُ الْأَسْمَاءَ النَّكِرَاتِ عَلَى التَّمْيِيْزِ

نوعِ ثامن وہ اسماء ہیں جو نکرہ اسموں کو تمیز ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں

وَهِيَ اَرْبَعَةُ اَسْمَاءٍ

وہ چار اسم ہیں

51) اسماء الاعداد

1	وَاحِدٌ	11	اَحَدَعَشَرَ	21	وَاحِدٌوَعِشْرُوْنَ	31	وَاحِدٌوَثَلَاثُوْنَ	41	وَاحِدٌوَأَرْبَعُوْنَ
2	اِثْنَانِ	12	اِثْنَاعَشَرَ	22	اِثْنَانِوَعِشْرُوْنَ	32	اِثْنَانِوَثَلَاثُوْنَ	42	اِثْنَانِوَأَرْبَعُوْنَ
3	ثَلَاثَةٌ	13	ثَلَاثَةَعَشَرَ	23	ثَلَاثَةٌوَعِشْرُوْنَ	33	ثَلَاثَةٌوَثَلَاثُوْنَ	43	ثَلَاثَةٌوَأَرْبَعُوْنَ
4	اَرْبَعَةٌ	14	اَرْبَعَةَعَشَرَ	24	اَرْبَعَةٌوَعِشْرُوْنَ	34	اَرْبَعَةٌوَثَلَاثُوْنَ	44	اَرْبَعَةٌوَأَرْبَعُوْنَ
5	خَمْسَةٌ	15	خَمْسَةَعَشَرَ	25	خَمْسَةٌوَعِشْرُوْنَ	35	خَمْسَةٌوَثَلَاثُوْنَ	45	خَمْسَةٌوَأَرْبَعُوْنَ
6	سِتَّةٌ	16	سِتَّةَعَشَرَ	26	سِتَّةٌوَعِشْرُوْنَ	36	سِتَّةٌوَثَلَاثُوْنَ	46	سِتَّةٌوَأَرْبَعُوْنَ
7	سَبْعَةٌ	17	سَبْعَةَعَشَرَ	27	سَبْعَةٌوَعِشْرُوْنَ	37	سَبْعَةٌوَثَلَاثُوْنَ	47	سَبْعَةٌوَأَرْبَعُوْنَ
8	ثَمَانِيَةٌ	18	ثَمَانِيَةَعَشَرَ	28	ثَمَانِيَةٌوَعِشْرُوْنَ	38	ثَمَانِيَةٌوَثَلَاثُوْنَ	48	ثَمَانِيَةٌوَأَرْبَعُوْنَ
9	تِسْعَةٌ	19	تِسْعَةَعَشَرَ	29	تِسْعَةٌوَعِشْرُوْنَ	39	تِسْعَةٌوَثَلَاثُوْنَ	49	تِسْعَةٌوَأَرْبَعُوْنَ
10	عَشَرَةٌ	20	عِشْرُوْنَ	30	ثَلَاثُوْنَ	40	أَرْبَعُوْنَ	50	خَمْسُوْنَ

وَاحِدٌ وَ تِسْعُوْنَ	91	وَاحِدٌ وَ ثَمَانُوْنَ	81	وَاحِدٌ وَ سَبْعُوْنَ	71	وَاحِدٌ وَ سِتُّوْنَ	61	وَاحِدٌ وَ خَمْسُوْنَ	51
اِثْنَانِ وَ تِسْعُوْنَ	92	اِثْنَانِ وَ ثَمَانُوْنَ	82	اِثْنَانِ وَ سَبْعُوْنَ	72	اِثْنَانِ وَ سِتُّوْنَ	62	اِثْنَانِ وَ خَمْسُوْنَ	52
ثَلَاثَةٌ وَ تِسْعُوْنَ	93	ثَلَاثَةٌ وَ ثَمَانُوْنَ	83	ثَلَاثَةٌ وَ سَبْعُوْنَ	73	ثَلَاثَةٌ وَ سِتُّوْنَ	63	ثَلَاثَةٌ وَ خَمْسُوْنَ	53
اَرْبَعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ	94	اَرْبَعَةٌ وَ ثَمَانُوْنَ	84	اَرْبَعَةٌ وَ سَبْعُوْنَ	74	اَرْبَعَةٌ وَ سِتُّوْنَ	64	اَرْبَعَةٌ وَ خَمْسُوْنَ	54
خَمْسَةٌ وَ تِسْعُوْنَ	95	خَمْسَةٌ وَ ثَمَانُوْنَ	85	خَمْسَةٌ وَ سَبْعُوْنَ	75	خَمْسَةٌ وَ سِتُّوْنَ	65	خَمْسَةٌ وَ خَمْسُوْنَ	55
سِتَّةٌ وَ تِسْعُوْنَ	96	سِتَّةٌ وَ ثَمَانُوْنَ	86	سِتَّةٌ وَ سَبْعُوْنَ	76	سِتَّةٌ وَ سِتُّوْنَ	66	سِتَّةٌ وَ خَمْسُوْنَ	56
سَبْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ	97	سَبْعَةٌ وَ ثَمَانُوْنَ	87	سَبْعَةٌ وَ سَبْعُوْنَ	77	سَبْعَةٌ وَ سِتُّوْنَ	67	سَبْعَةٌ وَ خَمْسُوْنَ	57
ثَمَانِيَةٌ وَ تِسْعُوْنَ	98	ثَمَانِيَةٌ وَ ثَمَانُوْنَ	88	ثَمَانِيَةٌ وَ سَبْعُوْنَ	78	ثَمَانِيَةٌ وَ سِتُّوْنَ	68	ثَمَانِيَةٌ وَ خَمْسُوْنَ	58
تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ	99	تِسْعَةٌ وَ ثَمَانُوْنَ	89	تِسْعَةٌ وَ سَبْعُوْنَ	79	تِسْعَةٌ وَ سِتُّوْنَ	69	تِسْعَةٌ وَ خَمْسُوْنَ	59
مِائَةٌ	100	تِسْعُوْنَ	90	ثَمَانُوْنَ	80	سَبْعُوْنَ	70	سِتُّوْنَ	60

اَلْاَوَّلُ لَفْظُ (عَشَرٌ) أَوْ (عِشْرُوْنَ أَوْ ثَلٰثُوْنَ أَوْ اَرْبَعُوْنَ أَوْ خَمْسُوْنَ أَوْ سِتُّوْنَ
أَوْ سَبْعُوْنَ أَوْ ثَمَانُوْنَ أَوْ تِسْعُوْنَ)

اِذَا رُكِّبَ مَعَ (اَحِدٍ أَوِ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلٰثٍ أَوْ اَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ أَوْ سِتٍّ أَوْ سَبْعٍ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ)

سب سے پہلے یہ الفاظ ہیں:

(دس، بیس، تیس، چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی اور نوے)

جب کہ ان کو

(ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ اور نو)

کے ساتھ ملایا جائے

❖ گیارہ، بارہ

جب تمیز مذکر ہو

	تمییز	ممیَّز		
	مذکر	دوسرا جز مذکر	پہلا جز مذکر	
گیارہ مرد	رَجُلًا	عَشَرَ	اَحَدَ	11
بارہ مرد	رَجُلًا	عَشَرَ	اِثْنَا	12

فَإِنْ كَانَ الْمُمَيّزُ مُذَكَّرًا فَطرِيقُ التَّرْكِيبِ فِيْ لَفْظِ (أَحَدٌ) وَ(اثْنَانِ) مَعَ (عَشرٍ) اِنْ تَقُوْلُ [أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا] وَ[اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا] بِتَذْكِيرِ الْجُزْئَيْنِ

اور اگر تمیز مذکر ہو تو لفظِ اَحَدٌ اور اِثنانِ کو عشرٌ کے ساتھ ملانے کا طریقہ یہ ہے کہ تم دونوں اجزاء کی تذکیر کے ساتھ کہو گے کہ

أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا (گیارہ آدمی) اور اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا (بارہ آدمی)

جب تمیز مؤنث ہو

	تمییز	ممیَّز		
	مؤنث	دوسرا جز مؤنث	پہلا جز مؤنث	
گیارہ عورتیں	اِمْرَأَةً	عَشَرَةَ	اِحْدٰی	11

12	اِثْنَتَا	عَشَرَةَ	اِمْرَأَةً	بارہ عورتیں

وَاِنْ كَانَ مُؤَنَّثًا فَتَقُوْلُ [اِحْدٰى عَشَرَةَ اِمْرَأَةً] وَ[اِثْنَتَا عَشَرَةَ اِمْرَأَةً] بِتَأْنِيْثِ الْجُزْئَيْنِ

اور اگر تمیز مونث ہو تو تم دونوں اجزاء کی تانیث کے ساتھ کہو گے کہ

اِحْدٰی عَشَرَةَ امْرَأَةً (گیارہ عورتیں)، اور اِثْنَتَا عَشَرَةَ امْرَأَةً (بارہ عورتیں)۔

❖ تیرہ، چودہ، پندرہ، سولہ، سترہ، اٹھارہ، انیس

جب تمیز مذکر ہو

	ممیّز		تمییز	
	پہلا جز مؤنث	دوسرا جز مذکر	مذکر	
13	ثَلٰثَةَ	عَشَرَ	رَجُلًا	تیرہ مرد
14	اَرْبَعَةَ	عَشَرَ	رَجُلًا	چودہ مرد
15	خَمْسَةَ	عَشَرَ	رَجُلًا	پندرہ مرد
16	سِتَّةَ	عَشَرَ	رَجُلًا	سولہ مرد
17	سَبْعَةَ	عَشَرَ	رَجُلًا	سترہ مرد
18	ثَمَانِيَةَ	عَشَرَ	رَجُلًا	اٹھارہ مرد
19	تِسْعَةَ	عَشَرَ	رَجُلًا	انیس مرد

وَطَرِيْقُ تَرْكِيْبِ غَيْرِهِمَا إِلٰى تِسْعٍ مَعَ عَشَرٍ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ الْمُذَكَّرِ

(ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا) وَ (اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا) إِلٰى (تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا)

بِتَأْنِيْثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ وَتَذْكِيْرِ الْجُزْءِ الثَّانِيْ

اور آحد (ایک) اور اِثْنَان (دو) کے علاوہ (تین سے نو تک) کی ترکیب **تسع عشر** (انیس) تک

اس طرح ہو گی کہ مذکر میں، جزءِ اول کو مؤنث اور جزءِ ثانی کو مذکر لائیں گے

ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا (تیرہ آدمی)

اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا (چودہ آدمی)

خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلًا (پندرہ آدمی)

تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا (انیس آدمی) تک

جب تمیز مؤنث ہو

	میّز		تمییز	
	پہلا جز مذکر	دوسرا جز مؤنث	مؤنث	
13	ثَلٰثَ	عَشَرَةَ	اِمْرَأَةً	تیرہ عورتیں
14	اَرْبَعَ	عَشَرَةَ	اِمْرَأَةً	چودہ عورتیں
15	خَمْسَ	عَشَرَةَ	اِمْرَأَةً	پندرہ عورتیں

16	سِتَّ	عَشَرَةَ	اِمْرَأَةً	سولہ عورتیں
17	سَبْعَ	عَشَرَةَ	اِمْرَأَةً	سترہ عورتیں
18	ثَمَانِيَ	عَشَرَةَ	اِمْرَأَةً	اٹھارہ عورتیں
19	تِسْعَ	عَشَرَةَ	اِمْرَأَةً	انیس عورتیں

وَفِي الْمُؤَنَّثِ (ثَلٰثَ عَشَرَةَ امْرَأَةً) وَ(اَرْبَعَ عَشَرَةَ امْرَأَةً) إِلٰى (تِسْعَ عَشَرَةَ امْرَأَةً) بِتَذْكِيرِ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ وَتَأْنِيثِ الْجُزْءِ الثَّانِيْ

اور مؤنث میں پہلا جز مذکر اور دوسرا جز مؤنث لائیں گے

ثَلٰثَ عَشَرَةَ امْرَأَةً (تیرہ عورتیں)

اَرْبَعَ عَشَرَةَ امْرَأَةً (چودہ عورتیں)

تِسْعَ عَشَرَةَ امْرَأَةً (انیس عورتیں) تک

❖ اکیس 21 سے ننانوے 99 تک

21	وَاحِدٌ وَعِشْرُوْنَ	31	وَاحِدٌ وَثَلَاثُوْنَ	41	وَاحِدٌ وَأَرْبَعُوْنَ
22	اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ	32	اِثْنَانِ وَثَلَاثُوْنَ	42	اِثْنَانِ وَأَرْبَعُوْنَ
23	ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ	33	ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُوْنَ	43	ثَلَاثَةٌ وَأَرْبَعُوْنَ
24	اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ	34	اَرْبَعَةٌ وَثَلَاثُوْنَ	44	اَرْبَعَةٌ وَأَرْبَعُوْنَ
25	خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ	35	خَمْسَةٌ وَثَلَاثُوْنَ	45	خَمْسَةٌ وَأَرْبَعُوْنَ
26	سِتَّةٌ وَعِشْرُوْنَ	36	سِتَّةٌ وَثَلَاثُوْنَ	46	سِتَّةٌ وَأَرْبَعُوْنَ
27	سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ	37	سَبْعَةٌ وَثَلَاثُوْنَ	47	سَبْعَةٌ وَأَرْبَعُوْنَ

28	ثَمَانِیَةٌ وَعِشْرُوْنَ	38	ثَمَانِیَةٌ وَثَلَاثُوْنَ	48	ثَمَانِیَةٌ وَأَرْبَعُوْنَ
29	تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ	39	تِسْعَةٌ وَثَلَاثُوْنَ	49	تِسْعَةٌ وَأَرْبَعُوْنَ

51	وَاحِدٌ وَخَمْسُوْنَ	61	وَاحِدٌ وَسِتُّوْنَ	71	وَاحِدٌ وَسَبْعُوْنَ	81	وَاحِدٌ وَثَمَانُوْنَ	91	وَاحِدٌ وَتِسْعُوْنَ
52	اِثْنَانِ وَخَمْسُوْنَ	62	اِثْنَانِ وَسِتُّوْنَ	72	اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ	82	اِثْنَانِ وَثَمَانُوْنَ	92	اِثْنَانِ وَتِسْعُوْنَ
53	ثَلَاثَةٌ وَخَمْسُوْنَ	63	ثَلَاثَةٌ وَسِتُّوْنَ	73	ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُوْنَ	83	ثَلَاثَةٌ وَثَمَانُوْنَ	93	ثَلَاثَةٌ وَتِسْعُوْنَ
54	اَرْبَعَةٌ وَخَمْسُوْنَ	64	اَرْبَعَةٌ وَسِتُّوْنَ	74	اَرْبَعَةٌ وَسَبْعُوْنَ	84	اَرْبَعَةٌ وَثَمَانُوْنَ	94	اَرْبَعَةٌ وَتِسْعُوْنَ
55	خَمْسَةٌ وَخَمْسُوْنَ	65	خَمْسَةٌ وَسِتُّوْنَ	75	خَمْسَةٌ وَسَبْعُوْنَ	85	خَمْسَةٌ وَثَمَانُوْنَ	95	خَمْسَةٌ وَتِسْعُوْنَ
56	سِتَّةٌ وَخَمْسُوْنَ	66	سِتَّةٌ وَسِتُّوْنَ	76	سِتَّةٌ وَسَبْعُوْنَ	86	سِتَّةٌ وَثَمَانُوْنَ	96	سِتَّةٌ وَتِسْعُوْنَ
57	سَبْعَةٌ وَخَمْسُوْنَ	67	سَبْعَةٌ وَسِتُّوْنَ	77	سَبْعَةٌ وَسَبْعُوْنَ	87	سَبْعَةٌ وَثَمَانُوْنَ	97	سَبْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ
58	ثَمَانِیَةٌ وَخَمْسُوْنَ	68	ثَمَانِیَةٌ وَسِتُّوْنَ	78	ثَمَانِیَةٌ وَسَبْعُوْنَ	88	ثَمَانِیَةٌ وَثَمَانُوْنَ	98	ثَمَانِیَةٌ وَتِسْعُوْنَ
59	تِسْعَةٌ وَخَمْسُوْنَ	69	تِسْعَةٌ وَسِتُّوْنَ	79	تِسْعَةٌ وَسَبْعُوْنَ	89	تِسْعَةٌ وَثَمَانُوْنَ	99	تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ

وَأَمَّا طَرِيْقُ التَّرْكِيْبِ فِي الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ اِلٰى (تِسْعٍ) مَعَ (عِشْرِيْنَ) وَاَخَوَاتِهٖ اِلٰى تِسْعِيْنَ عَلٰى سَبِيْلِ الْعَطْفِ

اور بہر حال ایک اور دو سے نو تک کو عشرون (20) اور اس کے اخوات (ثلاثون:30، اربعون:40 سے لے کر) تسعون:90 تک، ترکیب کرنے کا طریقہ، عطف کے ذریعے ہوتا ہے

❖ اکیس بائیس، اکتیس بتیس، اکتالیس بیالیس، اکیاون باون، اکسٹھ باسٹھ، اکہتر بہتر، اکیاسی بیاسی، اکیانوے بیانوے

جب تمیز مذکر ہو

	مُمَیَّز	تمییز	

	پہلا جز مذکر		دوسرا جز مذکر	مذکر	
21	اَحَدٌ	وَ	عِشْرُوْنَ	رَجُلًا	اکیس مرد
22	اِثْنَانِ	وَ	عِشْرُوْنَ	رَجُلًا	بائیس مرد
31	اَحَدٌ	وَ	ثَلَاثُوْنَ	رَجُلًا	اکتیس مرد
32	اِثْنَانِ	وَ	ثَلَاثُوْنَ	رَجُلًا	بتیس مرد
41	اَحَدٌ	وَ	أَرْبَعُوْنَ	رَجُلًا	اکتالیس مرد
42	اِثْنَانِ	وَ	أَرْبَعُوْنَ	رَجُلًا	بیالیس مرد
51	اَحَدٌ	وَ	خَمْسُوْنَ	رَجُلًا	اکیاون مرد
52	اِثْنَانِ	وَ	خَمْسُوْنَ	رَجُلًا	باون مرد
61	اَحَدٌ	وَ	سِتُّوْنَ	رَجُلًا	اکسٹھ مرد
62	اِثْنَانِ	وَ	سِتُّوْنَ	رَجُلًا	باسٹھ مرد
71	اَحَدٌ	وَ	سَبْعُوْنَ	رَجُلًا	اکہتر مرد
72	اِثْنَانِ	وَ	سَبْعُوْنَ	رَجُلًا	بہتر مرد
81	اَحَدٌ	وَ	ثَمَانُوْنَ	رَجُلًا	اکیاسی مرد
82	اِثْنَانِ	وَ	ثَمَانُوْنَ	رَجُلًا	بیاسی مرد
91	اَحَدٌ	وَ	تِسْعُوْنَ	رَجُلًا	اکیانوے مرد
92	اِثْنَانِ	وَ	تِسْعُوْنَ	رَجُلًا	بیانوے مرد

فَإِنْ كَانَ الْمُمَيِّزُ مُذَكَّرًا فَتَقُوْلُ فِي تَرْكِيْبِ الْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ، لَا فِي غَيْرِهِمَا، (اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا) وَ (اثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا) بِتَذْكِيْرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ

پھر اگر تمیز مذکر ہو تو صرف واحد اور اثنین کی ترکیب میں جزِ اول کی تذکیر کے ساتھ

اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا (اکیس آدمی)

وَ اثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا (بائیس آدمی) کہوگے

لیکن ان دونوں (واحد اور اثنین) کے علاوہ میں ایسا نہیں ہو گا

جب تمیز مؤنث ہو

	مميَّز			تمییز	
	پہلا جز مؤنث		دوسرا جز مذکر	مؤنث	
21	اِحْدٰى	وَ	عِشْرُوْنَ	اِمْرَأَةً	اکیس عورتیں
22	اِثْنَتَانِ	وَ	عِشْرُوْنَ	اِمْرَأَةً	بائیس عورتیں
31	اِحْدٰى	وَ	ثَلَاثُوْنَ	اِمْرَأَةً	اکتیس عورتیں
32	اِثْنَتَانِ	وَ	ثَلَاثُوْنَ	اِمْرَأَةً	بتیس عورتیں
41	اِحْدٰى	وَ	أَرْبَعُوْنَ	اِمْرَأَةً	اکتالیس عورتیں
42	اِثْنَتَانِ	وَ	أَرْبَعُوْنَ	اِمْرَأَةً	بیالیس عورتیں
51	اِحْدٰى	وَ	خَمْسُوْنَ	اِمْرَأَةً	اکیاون عورتیں

52	اِثْنَتَانِ	وَ	خَمْسُوْنَ	اِمْرَأَةً	باون عورتیں
61	اِحْدٰی	وَ	سِتُّوْنَ	اِمْرَأَةً	اکسٹھ عورتیں
62	اِثْنَتَانِ	وَ	سِتُّوْنَ	اِمْرَأَةً	باسٹھ عورتیں
71	اِحْدٰی	وَ	سَبْعُوْنَ	اِمْرَأَةً	اکہتر عورتیں
72	اِثْنَتَانِ	وَ	سَبْعُوْنَ	اِمْرَأَةً	بہتر عورتیں
81	اِحْدٰی	وَ	ثَمَانُوْنَ	اِمْرَأَةً	اکیاسی عورتیں
82	اِثْنَتَانِ	وَ	ثَمَانُوْنَ	اِمْرَأَةً	بیاسی عورتیں
91	اِحْدٰی	وَ	تِسْعُوْنَ	اِمْرَأَةً	اکیانوے عورتیں
92	اِثْنَتَانِ	وَ	تِسْعُوْنَ	اِمْرَأَةً	بیانوے عورتیں

وَاِنْ کَانَ الْمُمَیِّزُ مُؤَنَّثًا فَتَقُوْلُ (اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً) وَ (اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً) بِتَانِیْثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ

اور اگر تمیز مؤنث ہو تو جزو اول کی تانیث کے ساتھ

اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً (اکیس عورتیں)

وَاِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً (بائیس عورتیں) کہو گے

❖ تیئس، چوبیس، پچیس، چھبیس، ستائیس، اٹھائیس، انیتس

جب تمیز مذکر ہو

	مميّز	تمییز	

	پہلا جز: مؤنث		دوسرا جز: مذکر	مذکر	
23	ثَلَاثَةٌ	وَّ	عِشْرُوْنَ	رَجُلًا	تیئس مرد
24	اَرْبَعَةٌ	وَّ	عِشْرُوْنَ	رَجُلًا	چوبیس مرد
25	خَمْسَةٌ	وَّ	عِشْرُوْنَ	رَجُلًا	پچیس مرد
26	سِتَّةٌ	وَّ	عِشْرُوْنَ	رَجُلًا	چھبیس مرد
27	سَبْعَةٌ	وَّ	عِشْرُوْنَ	رَجُلًا	ستائیس مرد
28	ثَمَانِيَةٌ	وَّ	عِشْرُوْنَ	رَجُلًا	اٹھائیس مرد
29	تِسْعَةٌ	وَّ	عِشْرُوْنَ	رَجُلًا	انیتس مرد

وَفِیْ تَرْكِيْبِ غَيْرِ الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ اِلٰى تِسْعٍ مَعَ عِشْرِيْنَ تَقُوْلُ فِي الْمُمَيِّزِ الْمُذَكَّرِ
ثَلٰثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا وَاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا بِتَأْنِيْثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ

واحد و اثنین کو چھوڑ کر (ثلٰثۃ سے) تسع تک کو عشرون کے ساتھ ترکیب کرنے میں،

تمیز مذکر کی صورت میں جزء اول کی تانیث کے ساتھ

ثَلٰثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا (تیئس آدمی)

اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا (چوبیس آدمی) کہوگے

جب تمیز مؤنث ہو

	ممیّز			تمییز	
	پہلا جز: مذکر		دوسرا جز: مذکر	مؤنث	
23	ثَلٰثٌ	وَّ	عِشْرُوْنَ	اِمْرَأَةً	تیئس عورتیں
24	اَرْبَعٌ	وَّ	عِشْرُوْنَ	اِمْرَأَةً	چوبیس عورتیں
25	خَمْسٌ	وَّ	عِشْرُوْنَ	اِمْرَأَةً	پچیس عورتیں
26	سِتٌّ	وَّ	عِشْرُوْنَ	اِمْرَأَةً	چھبیس عورتیں
27	سَبْعٌ	وَّ	عِشْرُوْنَ	اِمْرَأَةً	ستائیس عورتیں
28	ثَمَانِ	وَّ	عِشْرُوْنَ	اِمْرَأَةً	اٹھائیس عورتیں
29	تِسْعٌ	وَّ	عِشْرُوْنَ	اِمْرَأَةً	انیتس عورتیں

وَفِی الْمُمَیَّزِ الْمُؤَنَّثِ (ثَلٰثٌ وَّ عِشْرُوْنَ امْرَأَةً) وَ (اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ امْرَأَةً)

بِتَذْکِیْرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ

اور تمییز مؤنث کی صورت میں جزء اول کی تذکیر کے ساتھ

ثَلٰثٌ وَّ عِشْرُوْنَ امْرَأَةً (تیئس عورتیں)

وَاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ امْرَأَةً (چوبیس عورتیں) کہوگے

❖ تینتیس 33 سے انتالیس 39 تک، تینتالیس 43 سے انچاس 49 تک، ترپین 53 سے انسٹھ 59 تک، تریسٹھ 63 سے انہتر 69، تہتر 73 سے اناسی 79 تک، تیراسی 83 سے نواسی 89 تک، تیرانوے 93 سے ننانوے 99 تک

وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسُ اِلٰى تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ

اور ننانوے تک اسی پر قیاس ہے

تینتیس 33 سے انتالیس 39 تک

جب تمیز مذکر ہو

	ممیّز			تمییز
	پہلا جز: مؤنث		دوسرا جز: مذکر	مذکر
33	ثَلَاثَةٌ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	رَجُلًا
34	اَرْبَعَةٌ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	رَجُلًا
35	خَمْسَةٌ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	رَجُلًا
36	سِتَّةٌ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	رَجُلًا
37	سَبْعَةٌ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	رَجُلًا
38	ثَمَانِيَةٌ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	رَجُلًا
39	تِسْعَةٌ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	رَجُلًا

جب تمیز مؤنث ہو

	ممیّز			تمییز
	پہلا جز: مذکر		دوسرا جز: مذکر	مؤنث
33	ثَلٰثٌ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	اِمْرَأَةً
34	اَرْبَعٌ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	اِمْرَأَةً
35	خَمْسٌ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	اِمْرَأَةً
36	سِتٌّ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	اِمْرَأَةً
37	سَبْعٌ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	اِمْرَأَةً
38	ثَمَانٍ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	اِمْرَأَةً
39	تِسْعٌ	وَّ	ثَلَاثُوْنَ	اِمْرَأَةً

43 سے 49 تک

جب تمییز مذکر ہو

	مميَّز			تمییز
	پہلا جز: مؤنث		دوسرا جز: مذکر	مذکر
43	ثَلَاثَةٌ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	رَجُلًا
44	اَرْبَعَةٌ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	رَجُلًا
45	خَمْسَةٌ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	رَجُلًا
46	سِتَّةٌ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	رَجُلًا
47	سَبْعَةٌ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	رَجُلًا
48	ثَمَانِيَةٌ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	رَجُلًا
49	تِسْعَةٌ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	رَجُلًا

جب تمییز مؤنث ہو

	مميَّز			تمییز
	پہلا جز: مذکر		دوسرا جز: مذکر	مؤنث
43	ثَلٰثٌ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	اِمْرَأَةً
44	اَرْبَعٌ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	اِمْرَأَةً
45	خَمْسٌ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	اِمْرَأَةً
46	سِتٌّ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	اِمْرَأَةً
47	سَبْعٌ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	اِمْرَأَةً
48	ثَمَانٍ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	اِمْرَأَةً
49	تِسْعٌ	وَّ	أَرْبَعُوْنَ	اِمْرَأَةً

53 سے 59 تک

جب تمییز مذکر ہو

	مميَّز			تمییز
	پہلا جز: مؤنث		دوسرا جز: مذکر	مذکر
53	ثَلَاثَةٌ	وَّ	خَمْسُوْنَ	رَجُلًا
54	اَرْبَعَةٌ	وَّ	خَمْسُوْنَ	رَجُلًا
55	خَمْسَةٌ	وَّ	خَمْسُوْنَ	رَجُلًا

جب تمییز مؤنث ہو

	مميَّز			تمییز
	پہلا جز: مذکر		دوسرا جز: مذکر	مؤنث
53	ثَلٰثٌ	وَّ	خَمْسُوْنَ	اِمْرَأَةً
54	اَرْبَعٌ	وَّ	خَمْسُوْنَ	اِمْرَأَةً
55	خَمْسٌ	وَّ	خَمْسُوْنَ	اِمْرَأَةً

56	سِتَّةٌ	وَّ	خَمْسُوْنَ	رَجُلًا
57	سَبْعَةٌ	وَّ	خَمْسُوْنَ	رَجُلًا
58	ثَمَانِيَةٌ	وَّ	خَمْسُوْنَ	رَجُلًا
59	تِسْعَةٌ	وَّ	خَمْسُوْنَ	رَجُلًا

56	سِتٌّ	وَّ	خَمْسُوْنَ	اِمْرَأَةً
57	سَبْعٌ	وَّ	خَمْسُوْنَ	اِمْرَأَةً
58	ثَمَانٍ	وَّ	خَمْسُوْنَ	اِمْرَأَةً
59	تِسْعٌ	وَّ	خَمْسُوْنَ	اِمْرَأَةً

63 سے 69 تک

جب تمیز مذکر ہو

	ممیّز			تمییز
	پہلا جز: مؤنث		دوسرا جز: مذکر	مذکر
63	ثَلَاثَةٌ	وَّ	سِتُّوْنَ	رَجُلًا
64	اَرْبَعَةٌ	وَّ	سِتُّوْنَ	رَجُلًا
65	خَمْسَةٌ	وَّ	سِتُّوْنَ	رَجُلًا
66	سِتَّةٌ	وَّ	سِتُّوْنَ	رَجُلًا
67	سَبْعَةٌ	وَّ	سِتُّوْنَ	رَجُلًا
68	ثَمَانِيَةٌ	وَّ	سِتُّوْنَ	رَجُلًا
69	تِسْعَةٌ	وَّ	سِتُّوْنَ	رَجُلًا

جب تمیز مؤنث ہو

	ممیّز			تمییز
	پہلا جز: مذکر		دوسرا جز: مذکر	مؤنث
63	ثَلٰثٌ	وَّ	سِتُّوْنَ	اِمْرَأَةً
64	اَرْبَعٌ	وَّ	سِتُّوْنَ	اِمْرَأَةً
65	خَمْسٌ	وَّ	سِتُّوْنَ	اِمْرَأَةً
66	سِتٌّ	وَّ	سِتُّوْنَ	اِمْرَأَةً
67	سَبْعٌ	وَّ	سِتُّوْنَ	اِمْرَأَةً
68	ثَمَانٍ	وَّ	سِتُّوْنَ	اِمْرَأَةً
69	تِسْعٌ	وَّ	سِتُّوْنَ	اِمْرَأَةً

73 سے 79 تک

جب تمیز مذکر ہو

	ممیّز	تمییز

جب تمیز مؤنث ہو

	ممیّز	تمییز

	پہلا جز: مؤنث		دوسرا جز: مذکر	مذکر
73	ثَلَاثَةٌ	وَّ	سَبْعُوْنَ	رَجُلًا
74	اَرْبَعَةٌ	وَّ	سَبْعُوْنَ	رَجُلًا
75	خَمْسَةٌ	وَّ	سَبْعُوْنَ	رَجُلًا
76	سِتَّةٌ	وَّ	سَبْعُوْنَ	رَجُلًا
77	سَبْعَةٌ	وَّ	سَبْعُوْنَ	رَجُلًا
78	ثَمَانِيَةٌ	وَّ	سَبْعُوْنَ	رَجُلًا
79	تِسْعَةٌ	وَّ	سَبْعُوْنَ	رَجُلًا

	پہلا جز: مذکر		دوسرا جز: مذکر	مؤنث
73	ثَلٰثٌ	وَّ	سَبْعُوْنَ	اِمْرَأَةً
74	اَرْبَعٌ	وَّ	سَبْعُوْنَ	اِمْرَأَةً
75	خَمْسٌ	وَّ	سَبْعُوْنَ	اِمْرَأَةً
76	سِتٌّ	وَّ	سَبْعُوْنَ	اِمْرَأَةً
77	سَبْعٌ	وَّ	سَبْعُوْنَ	اِمْرَأَةً
78	ثَمَانٍ	وَّ	سَبْعُوْنَ	اِمْرَأَةً
79	تِسْعٌ	وَّ	سَبْعُوْنَ	اِمْرَأَةً

83 سے 89 تک

جب تمییز مذکر ہو

	ممیّز			تمییز
	پہلا جز: مؤنث		دوسرا جز: مذکر	مذکر
83	ثَلَاثَةٌ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	رَجُلًا
84	اَرْبَعَةٌ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	رَجُلًا
85	خَمْسَةٌ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	رَجُلًا
86	سِتَّةٌ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	رَجُلًا
87	سَبْعَةٌ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	رَجُلًا

جب تمییز مؤنث ہو

	ممیّز			تمییز
	پہلا جز: مذکر		دوسرا جز: مذکر	مؤنث
83	ثَلٰثٌ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	اِمْرَأَةً
84	اَرْبَعٌ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	اِمْرَأَةً
85	خَمْسٌ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	اِمْرَأَةً
86	سِتٌّ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	اِمْرَأَةً
87	سَبْعٌ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	اِمْرَأَةً

88	ثَمَانِيَةٌ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	رَجُلًا
89	تِسْعَةٌ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	رَجُلًا

88	ثَمَانٍ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	اِمْرَأَةً
89	تِسْعٌ	وَّ	ثَمَانُوْنَ	اِمْرَأَةً

93سے 99تک

جب تمیز مذکر ہو

	ممیَّز			تمییز
	پہلا جز: مؤنث		دوسرا جز: مذکر	مذکر
93	ثَلَاثَةٌ	وَّ	تِسْعُوْنَ	رَجُلًا
94	اَرْبَعَةٌ	وَّ	تِسْعُوْنَ	رَجُلًا
95	خَمْسَةٌ	وَّ	تِسْعُوْنَ	رَجُلًا
96	سِتَّةٌ	وَّ	تِسْعُوْنَ	رَجُلًا
97	سَبْعَةٌ	وَّ	تِسْعُوْنَ	رَجُلًا
98	ثَمَانِيَةٌ	وَّ	تِسْعُوْنَ	رَجُلًا
99	تِسْعَةٌ	وَّ	تِسْعُوْنَ	رَجُلًا

جب تمیز مؤنث ہو

	ممیَّز			تمییز
	پہلا جز: مذکر		دوسرا جز: مذکر	مؤنث
93	ثَلٰثٌ	وَّ	تِسْعُوْنَ	اِمْرَأَةً
94	اَرْبَعٌ	وَّ	تِسْعُوْنَ	اِمْرَأَةً
95	خَمْسٌ	وَّ	تِسْعُوْنَ	اِمْرَأَةً
96	سِتٌّ	وَّ	تِسْعُوْنَ	اِمْرَأَةً
97	سَبْعٌ	وَّ	تِسْعُوْنَ	اِمْرَأَةً
98	ثَمَانٍ	وَّ	تِسْعُوْنَ	اِمْرَأَةً
99	تِسْعٌ	وَّ	تِسْعُوْنَ	اِمْرَأَةً

52) کَمْ

وَالثَّانِیْ کَمْ :مَعْنَاہُ عَدَدٌ مُّبْهَمٌ ۔وَھُوَ عَلٰی نَوْعَیْنِ اَحَدُھُمَا اِسْتِفْهَامِیَّةٌ اِنْ کَانَ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَی الْاِسْتِفْهَامِ وَھُوَ یَنْصِبُ التَّمْیِیْزَ : مِثْلُ کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتُہٗ؟

دوسرا اسم کَمْ ہے اس کے معنی عدد مبہم (غیر واضح) کے ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

(1)ایک استفہامیہ اگر کَمْ معنیٔ استفہام کو متضمن ہو۔اور یہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے۔جیسے:

کتنے آدمی ہیں مردوں کی قسم کے جنھیں تم نے مارا ہے؟

وَالثَّانِیْ خَبَرِیَّةٌ: اِنْ لَّمْ یَکُنْ مُتَضَمِّنًا لَمَعْنَی الْاِسْتِفْهَامِ ۔

وَھُوَ یَنْصِبُ الْمُمَیِّزَ اِنْ کَانَ بَیْنَهُمَا فَاصِلَةٌ :مِثْلُ ، کَمْ عِنْدِیْ رَجُلًا

وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ بَیْنَهُمَا فَاصِلَةٌ فَمُمَیَّزُہٗ مَجْرُوْرٌ بِالْاِضَافَةِ اِلَیْهِ ۔

مِثْلُ کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ ، وَکَمْ غِلْمَانٍ اشْتَرَیْتُ

(2)اور دوسرا کَمْ خبریہ ہے۔اگر استفہامی معنٰی کو متضمن نہ ہو یہ اپنے ممیَّز کو اس صورت میں نصب دے گا جب کہ کَمْ اور اس کی تمیز کے درمیان کوئی چیز فاصل ہو۔جیسے:

کَمْ عِنْدِیْ رَجُلًا میرے پاس بہت سے ہیں مردوں کی قسم کے۔

اور اگر کَمْ اور اس کے ممیَّز کے مابین کوئی فاصلہ نہ ہو تو اس کا مُمیَّز مجرور بالاضافت ہو گا۔جیسے

کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ میں نے کتنے ہی آدمیوں کو مارا ہے۔

اور كَمْ غِلْمَانٍ اشْتَرَيْتُ میں نے بہت سے غلام خریدے ہیں۔

53) كَأَيِّنْ

وَالثَّالِثُ كَأَيِّنْ :وَهُوَ مُرَكَّبٌ مِّنْ كَافِ التَّشْبِيْهِ ،وَأَيٍّ ۔

لٰكِنَّ الْمُرَادَ مِنْهُ عَدَدٌ مُبْهَمٌ ، لَا الْمَعْنَى التَّرْكِيبِيُّ ۔مِثْلُ: كَأَيِّنْ رَجُلًا لَقِيْتُ ۔

اور تیسرا اسم:كَأَيِّنْ ہے۔اور یہ کافِ تشبیہ اورأَيٍّ سے مرکب ہے۔

لیکن یہ مرکب۔۔۔(كَمْ خبریہ کی طرح)۔۔۔عدد مبہم (غیر واضح) پر دلالت کرتا ہے۔

اس کے ترکیبی معنی مراد نہیں ہوتے جیسے كَأَيِّنْ رَجُلًا لَقِيْتُ ۔میں بہت سے مردوں سے ملا ہوں

وَقَدْ يَكُوْنُ مُتَضَمِّنًا لِّمَعْنَى الْاِسْتِفْهَامِ نَحْوُ ، كَأَيِّنْ رَجُلًا عِنْدَكَ ؟

اور کبھی کبھی اس میں استفہامی معنٰی شامل ہو جاتے ہیں۔جیسے :كَأَيِّنْ رَجُلًا عِنْدَكَ ؟

کتنے ہیں مردوں کی قسم کے تمہارے پاس؟

54) كَذَا

وَالرَّابِعُ كَذَا : وَهُوَمُرَكَّبٌ مِنْ (كَافِ) التَّشْبِيْهِ ، وَ (ذَا) اسْمِ الْاِشَارَةِ۔

وَلٰكِنَّ الْمُرَادَ مِنْهُ عَدَدٌ مُّبْهَمٌ ۔وَلَا يَكُوْنُ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَى الْاِسْتِفْهَامِ

مِثْلُ عِنْدِیْ کَذَا رَجُلًا

اور چوتھا اسم کَذَا ہے۔ جو کہ مرکب ہے کافِ تشبیہ، اور ذَا اسم اشارہ سے۔ لیکن اس کَذَا سے عدد مبہم مراد ہوتا ہے۔ اور یہ معنئِ استفہامی کو متضمن نہیں ہوتا ہے۔ جیسے:

عِنْدِیْ کَذَا رَجُلًا میرے پاس اتنے عدد ہیں مردوں کے۔

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ نو اسمائے افعال

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ اَسْمَآءٌ تُسَمّٰی اَسْمَآءَ الْأَفْعَالِ۔۔وَإِنَّمَا سُمِّيَتْ بِاَسْمَاءِ الْأَفْعَالِ: لِاَنَّ مَعَانِيَهَا اَفْعَالٌ۔وَهِيَ تِسْعَةٌ۔

نویں نوع وہ اسماء ہیں جو اسماءِ افعال کے نام سے موسوم ہیں۔

ان کا نام اسماء افعال اس لئے رکھا گیا ہے کہ ان کے معانی افعال ہیں۔ اور یہ نو ہیں۔

سِتَّةٌ مِّنْهَا مَوْضُوْعَةٌ لِلْأَمْرِ الْحَاضِرِ ،وَتَنْصِبُ الِاسْمَ عَلَى الْمَفْعُوْلِيَّةِ

جن میں سے چھ تو امر حاضر کے لئے موضوع ہیں۔ اور وہ امر کے تمام صیغوں کی طرح مابعد اسم کو مفعول ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

55) رُوَيْدَ

1۔ اَحَدُھَا رُوَیْدَ: فَإِنَّہٗ مَوْضُوْعٌ لِأَمْهِلْ ۔

وَھُوَ یَقَعُ فِیْ أَوَّلِ الْکَلَامِ مِثْلُ :رُوَیْدَ زَیْدًا، أَیْ أَمْهِلْ زَیْدًا

ان میں سے ایک رُوَیْدَ ہے جو معنی أَمْهِلْ کے لئے موضوع ہوا ہے۔

اور یہ رُوَیْدَ اول کلام میں واقع ہوتا ہے۔ جیسے :رُوَیْدَ زَیْدًا ، یعنی أَمْهِلْ زَیْدًا

56) بَلْهَ

2۔ وَثَانِیْهَا بَلْهَ : فَإِنَّہٗ مَوْضُوْعٌ لِدَعْ ۔۔مِثْلُ بَلْهَ زَیْدًا أَیْ دَعْ زَیْدًا

دوسرا بَلْهَ ہے۔اس کے معنی دَعْ کے ہیں۔۔۔(جو امر ہے بمعنی اُترک) جیسے

بَلْهَ زَیْدًا یعنی دَعْ زَیْدًا چھوڑ زید کو۔

57) دُوْنَكَ

3۔ وَثَالِثُهَا دُوْنَكَ : فَإِنَّہٗ مَوْضُوْعٌ لِخُذْ ۔مِثْلُ دُوْنَكَ زَیْدًا ، أَیْ خُذْ زَیْدًا

تیسرا دُوْنَكَ ہے جو خُذْ : امر کے معنی کے لئے وضع ہوا ہے جیسے:

دُوْنَكَ زَیْدًا ، یعنی زید کو پکڑ ۔

خُذْ : اَخَذَ ،یَأْ خُذُ ، اَخْذًا کا امر ہے۔

58) عَلَيْكَ

4۔ وَرَابِعُهَا عَلَيْكَ : فَإِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِأَلْزِمْ ۔مِثْلُ عَلَيْكَ زَيْدًا ، أَيْ أَلْزِمْ زَيْدًا

چوتھا عَلَيْكَ ہے جو أَلْزِمْ کے لئے وضع ہوا ہے۔یعنی أَلْزِمْ :امر کا اسم قرار پایا ہے۔

عَلَيْكَ زَيْدًا ، کے معنٰی أَلْزِمْ زَيْدًا لگے رہو زید کے ساتھ،اس کا پیچھا مت چھوڑو۔

59) حَيَّهَلْ

5۔وَخَامِسُهَا حَيَّهَلْ: فَإِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِإِيْتِ۔مِثْلُ حَيَّهَلَ الصَّلٰوۃَ ، أَيْ إِيْتِ الصَّلٰوۃَ

پانچواں حَيَّهَلْ ہے جو إِيْتِ امر کا اسم ہے۔اور اس کے لئے وضع ہوا ہے چنانچہ حَيَّهَلَ الصَّلٰوۃَ ، کے معنٰی إِيْتِ الصَّلٰوۃَ کے ہیں یعنی آؤ! نماز کو۔

60) هَا

6۔وَسَادِسُهَا هَا : فَإِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِخُذْ : مِثْلُ هَازَيْدًا ، أَيْ خُذْ زَيْدًا ،وَقَدْ جَاءَ فِيْهِ ثَلٰثُ لُغَاتٍ

(1)هَاْ:بِسُكُوْنِ الْهَمْزَةِ

(2) وَهَاءٍ:بِزِيَادَةِ الْهَمْزَةِ الْمَكْسُوْرَةِ

(3)وَهَاءَ: بِزِيَادَةِ الْهَمْزَةِ الْمَفْتُوْحَةِ

چھٹا کلمہ هَاءٍ ہے جو خُذْ کے لئے موضوع ہوا ہے جیسے هَا زَیْدًا کے معنی خُذْ زَیْدًا کے ہیں یعنی زید کو پکڑ۔ اور ھا میں تین لغت آئی ہیں۔

(1) هَأْ: ہمزۂ ساکنہ کے ساتھ۔

(2) هَاءٍ: الف کے بعد ہمزۂ مکسورہ کے اضافہ کے ساتھ۔

(3) هَاءَ: الف کے بعد ہمزۂ مفتوحہ کے اضافہ کے ساتھ۔

وَلَا بُدَّ لِهٰذِهِ الْأَسْمَآءِ مِنْ فَاعِلٍ۔ وَفَاعِلُهَا ضَمِيْرُ الْمُخَاطِبِ الْمُسْتَتَرُ فِيْهَا

ان اسماءِ ستّہ کے لئے فاعل ضروری ہے۔ ان کا فاعل ضمیر مخاطب ہے جو ان میں مستتر ہے۔

وَثَلٰثَةٌ مِّنْهَا مَوْضُوْعَةٌ لِلْفِعْلِ الْمَاضِيْ۔ وَتَرْفَعُ الْاِسْمَ بِالْفَاعِلِيَّةِ۔

اور ان اسماء تِسعه کے تین اسم فعل ماضی کے لئے موضوع ہیں۔ یعنی بمعنٰی ماضی مستعمل ہوتے ہیں۔ اور یہ اپنے مابعد اسم کو فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیتے ہیں۔

61) هَيْهَاتَ

(1) اَحَدُهَا هَيْهَاتَ۔ فَإِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِبَعُدَ، مِثْلُ هَيْهَاتَ زَيْدٌ، أَيْ بَعُدَ زَيْدٌ

ان میں سے ایک هَيْهَاتَ ہے جو بَعُدَ کے معنٰی کے لئے موضوع ہے جیسے هَيْهَاتَ زَيْدٌ بمعنٰی بَعُدَ زَيْدٌ زید بہت ہی دور ہوا۔

62) سَرْعَانَ

(2)وَثَانِيُهَا سَرْعَانَ :فَإِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِسَرُعَ۔مِثْلُ :

سَرْعَانَ زَيْدٌ ، أَیْ سَرُعَ زَيْدٌ

ان میں سے دوسرا سَرْعَانَ ہے جو سَرُعَ کے معنٰی کے لئے موضوع ہوا ہے۔ جیسے سَرْعَانَ زَيْدٌ بمعنٰی سَرُعَ زَيْدٌ زید نے بہت ہی جلدی کی۔

63) شَتَّانَ

(3)وَثَالِثُهَا شَتَّانَ : فَإِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِاِفْتَرَقَ ،مِثْلُ شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو

أَیْ إِفْتَرَقَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو

ان میں سے تیسرا شَتَّانَ ہے جو إِفْتَرَقَ کے معنٰی کے لئے موضوع ہوا ہے جیسے شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو بمعنٰی إِفْتَرَقَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو زید وعمرو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ أَلْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ : وَإِنَّمَا سُمِّيَتْ نَاقِصَةً لِأَنَّهَا لَا تَكُوْنُ بِمُجَرَّدِ الْفَاعِلِ كَلَامًا تَامًّا فَلَا تَخْلُوْ عَنْ نُقْصَانٍ ۔ وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَةِ الْاِسْمِيَّةِ أَيِ الْمُبْتَدَإِ وَالْخَبَرِ ۔

فَتَرْفَعُ الْجُزْءَ الْاَوَّلَ مِنْهَا ۔ وَيُسَمَّ اسْمَهَا ۔

وَتَنْصِبُ الْجُزْءَ الثَّانِيْ مِنْهَا ۔ وَيُسَمّٰى خَبَرَهَا

وَهِيَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ فِعْلًا ۔

دسویں قسم افعالِ ناقصہ ہیں۔

ان افعال کا نام، افعالِ ناقصہ اس لئے رکھا گیا کہ یہ محض فاعل سے مل کر کلام تام نہیں ہوتے۔

لہٰذا یہ افعال خالی از نقصان نہیں۔

یہ افعال جملۂ اسمیہ یعنی مبتدا اور خبر ہی پر داخل ہوتے ہیں۔

جزوِ اول کو رفع دیتے ہیں جو ان کا اسم کہلاتا ہے

اور جزوِ ثانی کو نصب، جو ان کی خبر کہلاتی ہے۔

اور یہ کُل تیرہ افعال ہیں۔

64) كَانَ

أَلْأَوَّلُ كَانَ: وَهِيَ قَدْ تَكُوْنُ زَائِدَةً ۔مِثْلُ ، إِنَّ مِنْ أَفْضَلِهِمْ كَانَ زَيْدًا

وَحِيْنَئِذٍ لَا تَعْمَلُ ۔

وَقَدْ تَكُوْنُ غَيْرُ زَائِدَةٍ ۔وَهِيَ تَجِيئُ عَلٰى مَعْنَيَيْنِ:

(1) أَحَدُهُمَا: أَنْ يَّثْبُتَ خَبَرُهَا لِاِسْمِهَا فِي الزَّمَانِ الْمَاضِيْ سَوَاءٌ كَانَ مُمْكِنَ الْاِنْقِطَاعِ ۔ مِثْلُ ، كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۔

وَثَانِيْهِمَا : أَنْ تَكُوْنَ بِمَعْنَى صَارَ مِثْلُ كَانَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا أَيْ صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا۔

وَالتَّامَّةُ :تَتِمُّ بِفَاعِلِهَا فَلَا تَحْتَاجُ إِلٰى الْخَبَرِ فَلَا تَكُوْنُ نَاقِصَةً ۔

وَحِيْنَئِذٍ تَكُوْنُ بِمَعْنٰى ثَبَتَ مِثْلُ كَانَ زَيْدٌ ، أَيْ ثَبَتَ زَيْدٌ

پہلا فعل كَانَ ہے۔یہ کبھی زائد ہوتا ہے جیسے إِنَّ مِنْ أَفْضَلِهِمْ كَانَ زَيْدًا (بیشک ان سب میں زید افضل ہے) زائدہ ہونے کے وقت یہ عمل نہیں کرتا۔

اور کبھی غیر زائدہ ہوتا ہے۔

غیر زائدہ دو معنوں کے لئے آتا ہے ۔

(1)ناقصہ

(2)تامّہ

پھر ناقصہ دو معنوں کے لئے آتا ہے۔

ایک یہ کہ خبر کا ثبوت اسم کے لئے زمانۂ ماضی میں ہوا ہو۔ خواہ اس خبر کا اسم سے انقطاع ممکن ہو۔ جیسے
كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا)

یا انقطاع ممکن نہ ہو۔ جیسے كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۔(اللہ تعالٰی خوب جاننے والے بڑے حکمت والے ہیں)

دوسرا كَانَ بمعنٰی صَارَ ہوتا ہے جیسے كَانَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا کے معنٰی صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا کے ہیں ۔یعنی فقیر غنی ہو گیا۔

اور كَانَ تامّہ اپنے فاعل پر تمام ہو جاتا ہے۔ پس وہ خبر کا محتاج نہ ہو گا لہٰذا ناقصہ بھی نہ ہو گا اور اس وقت میں جب کہ وہ تامّہ ہو ثَبَتَ کے معنٰی میں ہو گا

مثال كَانَ زَيْدٌ بمعنٰی ثَبَتَ زَيْدٌ زید ثابت ہے، یا موجود ہے، یا حاضر ہے۔

65) صَارَ

(2)وَالثَّانِيْ صَارَ: وَهِيَ لِلْاِنْتِقَالِ، أَيْ لِلْاِنْتِقَالِ الْاِسْمِ مِنْ حَقِيْقَةٍ إِلٰى حَقِيْقَةٍ أُخْرٰى۔

نَحْوُ صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا ۔ أَوْ مِنْ صِفَةٍ إِلٰى صِفَةٍ أُخْرٰى ۔ مِثْلُ صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا

وَقَدْ تَكُوْنُ تَامَّةً بِمَعْنٰى الْاِنْتِقَالِ مِنْ مَّكَانٍ إِلٰى مَّكَانٍ آخَرَ وَحِيْنَئِذٍ تَتَعَدّٰى بِإِلٰى ۔نَحْوُ صَارَ زَيْدٌ مِنْ بَلَدٍ إِلٰى بَلَدٍ

دوسرا فعلِ ناقص صَارَ ہے اور اس میں انتقال کے معنٰی ہوتے ہیں۔خواہ اسم کا یہ انتقال ایک حقیقت سے دوسری حقیقت کی طرف ہو جیسے صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا گارا ٹھیکرا بن گیا۔

(طین اور خزف دو الگ الگ حقیقتیں سمجھی جاتی ہیں)

یا محض ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف ہو جیسے صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا زید مالدار ہو گیا۔

(یعنی فقر و افلاس کی حالت سے نکل کر غنٰی اور تونگری کی حالت میں آگیا۔)

حقیقت زیدِ غنی اور زیدِ فقیر کی ایک ہے۔صرف حالات کا تبدّل ہوا ہے۔

(پہلے صفتِ فقر کا موصوف تھا،اب صفتِ غِنٰی کا موصوف بن گیا)

اور صَارَ کبھی تامّہ ہوتا ہے۔انتقالِ مکانی کے مستعمل ہوتا ہے اور اس وقت متعدّی بِإِلٰى ہوتا ہے ۔جیسے صَارَ زَيْدٌ مِنْ بَلَدٍ إِلٰى بَلَدٍ زید ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف منتقل ہوا۔

66) أَصْبَحَ ، 67) أَضْحٰى ، 68) أَمْسٰى

(3،4،5)وَالثَّالِثُ أَصْبَحَ ،وَالرَّابِعُ أَضْحٰى ،وَالْخَامِسُ أَمْسٰى ،فَهٰذِهِ الثَّلٰثَةُ لِاقْتِرَانِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ بِأَوْقَاتِهَا الَّتِيْ هِيَ الصَّبَاحُ وَالضُّحٰى وَالْمَسَاءُ ۔

نَحْوُ أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا ، مَعْنَاهُ حَصَلَ غِنَاهُ فِي وَقْتِ الصَّبَاحِ۔

وَنَحْوُ أَضْحٰى زَيْدٌ حَاكِمًا ، مَعْنَاهُ حَصَلَ الْحُكُوْمَةُ فِي وَقْتِ الضُّحٰى ۔

وَنَحْوُ أَمْسٰى زَيْدٌ قَارِيًا ، مَعْنَاهُ حَصَلَ قَرَاءَتُهٗ فِي وَقْتِ الْمَسَاءِ ۔

اور تیسرا فعل ناقص أَصْبَحَ ہے۔ چوتھا أَضْحٰى ،اور پانچواں أَمْسٰى

یہ تینوں مضمونِ جملہ کی قربت اور مقارنت اپنے اپنے (مدلولہ) اوقات کے ساتھ۔

(مع لحاظِ ماضی وحال اور استقبال) بتاتے ہیں۔ وہ اوقات یہ ہیں

صَبَاح ۔۔۔(جو مدلول ہے أَصْبَحَ کا) یعنی صبح کا وقت

اور ضُحٰى ۔۔۔(جو مدلول ہے أَضْحٰى کا) یعنی چاشت کا وقت۔

اور مَسَاء ۔۔۔(جو مدلول ہے أَمْسٰى کا) یعنی شام کا وقت جیسے

أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا یعنی (ماضی میں) ۔ صبح کے وقت زید کو غنا حاصل ہوا۔

أَضْحٰى زَيْدٌ حَاكِمًا چاشت کے وقت زید کو حکومت حاصل ہوئی۔

أَمْسٰى زَيْدٌ قَارِيًا زید شام کے وقت قاری ہوا۔

وَهٰذِهِ الثَّلٰثَةُ قَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنٰى صَارَ مِثْلُ أَصْبَحَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا

وَأَمْسٰى زَيْدٌ كَاتِبًا ، وَأَضْحٰى الْمُظْلَمُ مُنِيْرًا

یہ تینوں فعل ناقص کبھی صَارَ کے معنٰی میں ہوتے ہیں۔ جیسے أَصْبَحَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا

اس کے معنٰی أَصْبَحَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا کے ہیں۔ أَمْسٰى زَيْدٌ كَاتِبًا زید کاتب ہو گیا۔

أَضْحٰى الْمُظْلَمُ مُنِيْرًا ہو گیا تاریک منور۔ یعنی ظلمت سے نور کی طرف منتقل ہو گیا۔

وَقَدْ تَكُوْنُ تَامَّةً مِثْلُ أَصْبَحَ زَيْدٌ ،بِمَعْنٰى دَخَلَ زَيْدٌ فِى الصَّبَاحِ -.وَ أَمْسٰى عَمْرٌو ، اَىْ دَخَلَ عَمْرٌو فِى الْمَسَاءِ ـ وَأَضْحٰى بَكْرٌ ، اَىْ دَخَلَ بَكْرٌ فِى الضُّحٰى

یہ افعالِ ثَلٰثَةٌ کبھی تامّہ ہوتے ہیں (جب کہ ان کے معانی دخول فِی الْمَاخذ کے ہوں) چنانچہ

أَصْبَحَ زَيْدٌ کے معنٰی زید صبح میں داخل ہوا۔ (یعنی زید پر صبح آئی)

أَمْسٰى عَمْرٌو کے معنٰی عمرو شام میں داخل ہوا۔ (یعنی شام کا وقت ہو گیا۔)

أَضْحٰى بَكْرٌ کے معنٰی بکر چاشت میں داخل ہوا (یعنی بکر کے لئے چاشت کا وقت آ گیا)

69) ظَلَّ ، 70) بَاتَ

(6، 7) وَالسَّادِسُ :ظَلَّ ،وَالسَّابِعُ بَاتَ ،وَهُمَا لِاقْتِرَانِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ بِالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ ـ

نَحْوُ ظَلَّ زَيْدٌ كَاتِبًا ،أَىْ حَصَلَ كِتَابَتُهٗ فِى النَّهَارِ ، وَبَاتَ زَيْدٌ نَائِمًا ـ

أَىْ حَصَلَ نَوْمُهٗ فِى اللَّيْلِ ـ

وَقَدْ تَكُوْنَانِ بِمَعْنٰى صَارَ مِثْلُ ظَلَّ الصَّبِيُّ بَالِغًا ، وَبَاتَ الشَّابُّ شَيْخًا

(افعالِ ناقصه) کا چھٹا فعل ظَلَّ اور ساتواں بَاتَ ہے۔

یہ دونوں بھی اپنے جملہ کے مضمون کو دن اور رات کے ساتھ مقارن ظاہر کرتے ہیں جیسے ظَلَّ زَیْدٌ كَاتِبًا زید کو دن میں کتابت حاصل ہوئی۔ بَاتَ زَيْدٌ نَائِمًا زید کو رات میں نیند آئی۔

اور کبھی یہ دونوں صَارَ کے معنٰی میں آتے ہیں۔(یعنی وہی تبدیلِئ احوال کے لئے۔) جیسے ظَلَّ الصَّبِيُّ بَالِغًا بچہ بالغ ہوگیا ۔ بَاتَ الشَّابُّ شَيْخًا جوان بوڑھا ہوگیا۔

71) مَا دَامَ

(8)وَالثَّامِنُ مَا دَامَ :وَهِيَ لِتَوْقِيْتِ شَيْءٍ بِمُدَّةِ ثُبُوْتِ خَبَرِهَا لِاسْمِهَا ،فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ قَبْلَهَا جُمْلَةٌ فِعْلِيَّةٌ أَوِ اسْمِيَّةٌ

نَحْوُ اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا ، وَزَيْدٌ قَائِمٌ مَادَامَ عَمْرٌو قَائِمًا

آٹھواں مَا دَامَ ہے۔

اور یہ آتا ہے کسی شئ یا کام کی تحدید اور تعیین وقت کے لئے اس مدت کے ساتھ کہ جس میں اس کے ساتھ اس کی خبر ثابت رہے۔

پس ضروری ہے کہ قبل مَادَامَ کوئی جملہ ہو،اسمیہ یا فعلیہ۔

(جملہ فعلیہ کی)مثال: اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا ، تو بیٹھ !جب تک زید بیٹھا ہے۔

(جملہ اسمیہ کی)مثال:زَيْدٌ قَائِمٌ مَادَامَ عَمْرٌو قَائِمًا زید قائم ہے جب تک کہ عمرو قائم رہے۔

72) مَازَالَ

73) مَابَرِحَ

74) مَانْفَكَّ

75) مَافَتِئَ

(9،10،11،12)وَالتَّاسِعُ مَازَالَ؛وَالْعَاشِرُ مَابَرِحَ؛وَالْحَادِىْ عَشَرَ مَانْفَكَّ ،وَالثَّانِىْ عَشَرَ مَافَتِئَ۔

وَقَدْ يُقَالُ مَافَتَأَ ،وَمَا اَفْتَأَ۔

وَكُلٌّ وَاحِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ الْاَرْبَعَةِ لِدَوَامِ ثُبُوْتِ خَبَرِهَا لِاسْمِهَا مُذْقَبِلَهٗ وَيَلْزَمُهَا النَّفْىُ۔

مِثْلُ مَازَالَ زَيْدٌ عَالِمًا ، وَمَا بَرِحَ زَيْدٌ صَائِمًا ، وَمَا فَتِئَ عَمْرٌو فَاضِلًا ، وَمَا انْفَكَّ بَكْرٌ عَاقِلًا۔

نواں مَازَالَ، دسواں مَابَرِحَ ،گیارھواں مَا انْفَكَّ ،اور بارھواں مَا فَتِئَ ہے اور کبھی اس کو مَافَتَأَ اور مَا اَفْتَأَ بھی کہتے ہیں۔

اور افعالِ اربعہ کا ہر ایک یہ بتاتا ہے کہ جس وقت سے اسم میں خبر کی قابلیت پیدا ہوئی ہے یا اس نے خبر کو قبول کیا ہے، اس وقت سے برابر یہ خبر اس کے اسم کے لئے ثابت ہے۔ اور ان سب کے لئے نفی لازم ہے۔ جیسے مَازَالَ زَيْدٌ عَالِمًا زید برابر عالم رہا۔

مَابَرِحَ زَيْدٌ صَائِمًا زید برابر روزہ دار رہا۔ مَا فَتِئَ عَمْرٌو فَاضِلًا عمرو برابر فاضل رہا۔

مَا انْفَكَّ بَكْرٌ عَاقِلًا بکر ہمیشہ عاقل ہے۔

76) لَيْسَ

(13)وَالثَّالِثُ عَشَرَ لَيْسَ: وَهِيَ لِنَفْيِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ فِي زَمَانِ الْحَالِ۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ۔ مِثْلُ لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا

تیرھواں لَیْسَ ہے۔ جو زمانۂ حال میں مضمون جملہ کی نفی بتاتا ہے، اور بعض کے نزدیک ہو زمانہ میں ۔ جیسے لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا زید اس وقت قائم نہیں، ماضی میں ہو، اس سے بحث نہیں۔

اور بعض کے قول کے مطابق حال کی قید نہیں لگائی جائے گی، بس اتنا ہی ترجمہ ہو گا کہ زید قائم نہیں ہے

وَاعْلَمْ ؛اَنَّ تَقْدِيْمَ اَخْبَارِ هٰذِهِ الْأَفْعَالِ عَلٰى اَسْمَائِهَا جَائِزٌ بِاِبْقَاءِ عَمَلِهَا مِثْلُ

كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ ؛وَعَلٰی هٰذَا الْقِيَاسِ فِی الْبَوَاقِیْ ۔

وَأَيْضًا تَقْدِيْمُ اَخْبَارِهَا عَلٰی نَفْسِهَا جَائِزٌ سِوَی لَيْسَ وَالْأَفْعَالِ الَّتِیْ كَانَ فِیْ اَوَائِلِهَا مَا۔وَقَالَ بَعْضُهُمْ :

تَقْدِيْمُ الْاَخْبَارِ عَلٰی هٰذِهِ الْأَفْعَالِ اَيْضًا جَائِزٌ سِوٰی مَا دَامَ ۔

اَمَّا تَقْدِيْمُ اَسْمَائِهَا عَلَيْهَا فَغَيْرُ جَائِزٍ۔

جانئے !کہ افعالِ ناقصہ کی خبروں کی تقدیم ان کے اسماء پر جائز ہے ان کے عمل کو باقی رکھتے ہوئے۔ جیسے كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ اور (كَانَ کے سوا) باقی افعال کو بھی اسی قیاس پر سمجھ لیں۔

نیز اخبار کی تقدیم خود افعالِ ناقصہ پر بھی جائز ہے۔

لَيْسَ ، اور ان افعال کے علاوہ میں جن کے اوّل میں ما آتا ہے۔

اور بعض نحویوں کا قول ہے کہ:

ان افعال پر بھی ان کے اخبار کی تقدیم جائز ہے۔۔۔ مَا دَامَ کو چھوڑ کر۔

لیکن اس کے اسماء کی تقدیم ان کے افعال پر (کسی حال میں بھی) جائز نہیں۔

وَاعْلَمْ ! اَنَّ مُشْتَقَّاتِ هٰذِهِ الْأَفْعَالِ كَحُكْمِ هٰذِهِ الْأَفْعَالِ فِی الْعَمَلِ

جانئے !کہ دربارۂ عمل ان کے مشتقات کا حکم وہی ہے جو خود ان افعال کا۔

اَلنَّوۡعُ الۡحَادِیۡ عَشَرَ 4افعال مقاربہ

اَلنَّوۡعُ الۡحَادِیۡ عَشَرَ ،اَفۡعَالُ الۡمُقَارَبَۃِ :وَإِنَّمَا سُمِّیَتۡ بِھٰذَا الۡاِسۡمِ ،لَاَنَّھَا تَدُلُّ عَلَی الۡمُقَارَبَۃِ ،وَھِیَ اَرۡبَعَۃٌ

(سماعی عوامل کی) گیارہویں نوع افعالِ مقاربہ ہیں۔

اور یہ افعالِ مقاربہ کے نام سے اس لئے موسوم ہوئے ہیں کہ ان میں مقاربت کے معنٰی پا ئے جاتے ہیں۔

اور یہ چار افعال ہیں۔

77) عَسٰی

(1) (الف) اَلۡأَوَّلُ عَسٰی :وَھُوَ فِعۡلٌ لِدُخُوۡلِ تَاءِ التَّأۡنِیۡثِ السَّاکِنَۃِ فِیۡہِ۔

نَحۡوُ عَسَتۡ ،وَغَیۡرُ مُنۡصَرِفٍ ،اِذۡ لَا یُشۡتَقُّ مِنۡہُ مُضَارِعٌ وَاسۡمَا فَاعِلٍ، وَمَفۡعُوۡلٍ ،وَاَمۡرٌ ،وَنَھۡیٌ مَثَلًا۔

اول عَسٰی ہے۔یہ فعلِ (ماضی) ہے۔کیونکہ تائے تانیث ساکنہ اس کے ساتھ لگتی ہے جیسے عَسَتۡ البتہ یہ متصرف فعل نہیں ہے،کیونکہ عَسٰی سے مضارع اسم فاعل،اسم مفعول،امر اور نہی وغیرہ کے صیغے مشتق نہیں ہوتے۔

وَعَمَلُهٗ عَلٰى نَوْعَيْنِ :اَلْاَوَّلُ ؛ اَنْ يَّرْفَعَ الْاِسْمَ وَهُوَ فَاعِلُهٗ ـ

وَيَنْصِبُ الْخَبَرَ وَيَكُوْنُ خَبَرُهٗ فِعْلًا مُّضَارِعًا مَّعَ أَنْ وَحِيْنَئِذٍ يَكُوْنُ بِمَعْنٰى قَارَبَ ـ

نَحْوُ عَسٰى زَيْدٌ اَنْ يَّخْرُجَ ، فَزَيْدٌ مَّرْفُوْعٌ بِأَنَّهٗ اسْمُهٗ وَفَاعِلُهٗ ـ

وَاَنْ يَّخْرُجَ فِي مَوْضِعِ النَّصَبِ بِأَنَّهٗ خَبَرُهٗ بِمَعْنٰى قَارَبَ زَيْدُ نِ الْخُرُوْجَ ـ

وَيَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ خَبَرُهٗ مُطَابِقًا لِاِ سْمِهٖ فِي الْإِفْرَادِ ،وَالتَّثْنِيَةِ ،وَالْجَمْعِ وَالتَّذْكِيْرِ ،وَالتَأْنِيْثِ ـ

نَحْوُ عَسٰى زَيْدٌ اَنْ يَّقُوْمَ ، وَعَسٰى الزَّيْدانِ اَنْ يَّقُوْمَا ،وَعَسَى الزَّيْدُوْنَ اَنْ يَّقُوْمُوْا ـ

وَعَسَتْ هِنْدٌ اَنْ تَقُوْمَ ، وَعَسَتِ الْهِنْدَانِ اَنْ تَقُوْمَا ،وَعَسَتِ الْهِنْدَاتُ اَنْ يَّقُمْنَ ـ

وَهٰذَا :اَیْ كَوْنُ الْخَبَرِ مُطَابِقًا لِلْفَاعِلِ اِذَا كَانَ الْفَاعِلُ اسْمًا ظَاهِرًا ؛اَمَّا اِذَا كَانَ مُضْمَرًا فَلَيْسَتِ الْمُطَابَقَةُ بَيْنَهُمَا شَرْطًا

عَسٰى کے دو قسم کے عمل ہیں۔

ایک تو یہ کہ یہ اپنے اسم کو رفع دیتا ہے اور وہ اس کا فاعل ہو تا ہے اور خبر کو نصب دیتا ہے

اس کی خبر فعل مضارع مع اَنْ ہو گی اس عمل کے وقت بمعنٰی قَارَب ہو گا۔ جیسے

عَسٰی زَیۡدٌ اَنۡ یَّخۡرُجَ زید نکلنے کے قریب ہے پس (اس مثال میں) زید مرفوع ہے۔

اس لئے کہ وہ عَسٰی کا اسم اور اس کا فاعل ہے۔ اور اَنۡ یَّخۡرُجَ محلِ نصب میں ہے

اس لئے کہ یہ عَسٰی کی خبر ہے یعنی قَارَبَ زَیۡدُ نِ الۡخُرُوۡجَ یہ ضروری ہے کہ افراد،

تثنیہ، جمع نیز تزکیر و تانیث میں عَسٰی کی خبر اسم کے مطابق ہو۔ جیسے

عَسٰی زَیۡدٌ اَنۡ یَّقُوۡمَ اور یہ یعنی خبر کا فاعل کے مطابق ہونا اس وقت ضروری ہے جب کہ فاعل اسم

ظاہر ہو۔ اگر فاعل اسمِ ضمیر ہو تو اسم و خبر کے مابین مطابقت شرط نہیں۔

(ب) أَلنَّوۡعُ الثَّانِیۡ: مِنَ النَّوۡعَیۡنِ الۡمِذۡکُوۡرَیۡنِ، أَنۡ یَرۡفَعَ الۡاِسۡمَ وَحۡدَهٗ، وَذٰلِكَ

إِذَا کَانَ اسۡمُهٗ فِعۡلًا مُّضَارِعًا مَّعَ أَنۡ۔

فَیَکُوۡنُ الۡفِعۡلُ الۡمُضَارِعُ مَعَ أَنۡ فِیۡ مَحَلِّ الرَّفۡعِ بِأَنَّهٗ اسۡمُهٗ۔

وَیَکُوۡنُ عَسٰی حِیۡنَئِذٍ بِمَعۡنٰی قَرُبَ۔

مِثۡلُ عَسٰی أَنۡ یَّخۡرُجَ زَیۡدٌ۔ اَیۡ قَرُبَ خُرُوۡجُهٗ۔ فَلَا یَحۡتَاجُ فِیۡ هٰذَا الۡوَجۡهِ إِلَی الۡخَبَرِ

،بِخِلَافِ الۡوَجۡهِ الۡاَوَّلِ۔

لِأَنَّهٗ لَا یَتِمُّ الۡمَقۡصُوۡدُ فِیۡهِ بِدُوۡنِ الۡخَبَرِ۔

فَیَکُوۡنُ الۡاَوَّلُ نَاقِصًا

وَالثَّانِيْ تَامًّا

عَسٰی کے عمل کے متعلق جن دونوعوں کا پہلے تذکرہ ہو چکا ہے ان میں سے نوع ثانی (یعنی عَسٰی کے عمل کا دوسرا طریق) یہ ہے کہ صرف اسم کا رافع ہو۔

اور یہ اس وقت ہو گا جب کہ اس کا اسم فعل مضارع مع اَنْ ہو۔

سو وہ فعل مضارع محلِ رفع میں ہو گا۔ اس لئے کہ وہ اس کا اسم ہے۔ اس صورت میں عَسٰی بمعنٰی قَرُبَ ہو گا۔ جیسے

عَسٰی أَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ یعنی قَرُبَ خُرُوْجُ زَیْدٍ (زید کا خروج قریب ہے)

اس صورت میں اسے خبر کی حاجت نہ ہو گی بر خلاف پہلی صورت کے (کہ اسے خبر کی ضرورت تھی) کیونکہ پہلی صورت میں ذکرِ خبر کے بغیر مقصد پورا نہیں ہوتا۔

تو پہلی قسم ناقصہ ہوئی

اور دوسری قسم تامّہ۔

78) کَادَ

(2)وَالثَّانِيْ كَادَ: وَهُوَ يَرْفَعُ الْاِسْمَ، وَيَنْصِبُ الْخَبَرَ۔

وَخَبَرُهٗ فِعْلٌ مُّضَارِعٌ بِغَيْرِ اَنْ۔

وَقَدْ يَكُوْنُ مَعَ اَنْ تَشَبُّهًا لَهٗ بِعَسٰی ۔مِثْلُ كَادَ زَيْدٌ يَّجِيْئُ ۔

فَزَيْدٌ مَّرْفُوْعٌ بِأَنَّهٗ اسْمُ كَادَ ،وَيَجِيْئُ فِيْ مَحَلِّ النَّصَبِ بِأَنَّهٗ خَبَرُهٗ ۔مَعْنَاهُ قَرُبَ مَجِيْئُ زَيْدٍ

وَحُكْمُ بَاقِي الْمُشْتَقَّاتِ مِنْ مَّصْدَرِهٖ كَحُكْمِ كَادَ ۔

مِثْلُ لَمْ يَكَدْ زَيْدٌ يَجِيْئُ ، وَلَا يَكَادُ زَيْدٌ يَجِيْئُ

دوسرا كَادَ ہے۔

یہ اسم کو رفع دیتا ہے اور خبر کو نَصب۔

اس کی خبر فعل مضارع بغیر اَنْ ہوتی ہے۔ لیکن گاہے عَسٰی کی مشابہت میں خبر پر اَنْ بھی ہوتا ہے ۔مثال، كَادَ زَيْدٌ يَّجِيْئُ زید کا آنا قریب ہے۔ زَيْدٌ اس لئے مرفوع ہے کہ وہ كَادَ کا اسم ہے ۔اور يَجِيْئُ محل نصب میں ہے کہ خبر كَادَ ہے۔اس کے معنٰی قَرُبَ مَجِيْئُ زَيْدٍ ہیں۔اور كَادَ کے مصدر سے باقی دیگر مشتقات کا حکم بھی وہی ہے جو خود كَادَ کا ہے جیسے لَمْ يَكَدْ زَيْدٌ يَجِيْئُ اور لَا يَكَادُ زَيْدٌ يَجِيْئُ زید آنے کے قریب نہیں ہوا۔

وَاِنْ دَخَلَ عَلٰى كَادَ حَرْفُ النَّفْيِ فَفِيْهِ خِلَافٌ ؛قَالَ بَعْضُهُمْ :

اِنَّ حَرْفَ النَّفْيِ فَيْهِ مُطْلَقًا يُفِيْدُ مَعْنَى النَّفْيِ ۔وَقَالَ بَعْضُهُمْ :

اَنَّهٗ لَا یُفِیْدُ ہٗ ،بَلِ الْاِثْبَاتُ بَاقٍ عَلٰی حَالِہٖ ۔ وَقَالَ بَعْضُھُمْ :

اِنَّهٗ لَا یُفِیْدُ النَّفْیَ فِی الْمَاضِیْ ،وَفِی الْمُسْتَقْبِلِ یُفِیْدُ ہٗ

اور اگر کَادَ پر حرفِ نفی داخل ہو تو اس میں اختلاف ہوا ہے۔ بعض نحویوں کا قول ہے کہ :

حرفِ نفی علی الاطلاق معنیٔ نفی کا فائدہ دیتا ہے۔

بعض نحویوں کا قول ہے کہ : حرفِ نفی (مطلقًا) معنیٔ نفی کا فائدہ نہیں دیتا، بلکہ مثبت بَحالہ مثبت ہی رہے گا۔

بعض نحویوں کا قول ہے کہ : حرفِ نفی ماضی میں تو نفی کا فائدہ نہیں دیتا، لیکن مستقبل میں مفید نفی ہے۔

79) کَرَبَ

(3)وَالثَّالِثُ کَرَبَ: وَھُوَ یَرْفَعُ الْاِسْمَ ،وَیَنْصِبُ الْخَبَرَ ۔

وَخَبَرُہٗ یَجِیْءُ فِعْلًا مُّضَارِعًا دَائِمًا بِغَیْرِ أَنْ   نَحْوُ کَرَبَ زَیْدٌ یَخْرُجُ

تیسرا فعل کَرَبَ ہے۔(یہ بھی قرُبَ کے معنٰی دیتا ہے) اور اسم کو رفع دیتا ہے اور خبر کو نَصَب۔

اس کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بِلا اَنْ ہوتی ہے۔ جیسے

کَرَبَ زَیْدٌ یَخْرُجُ   قریب ہے زید نکلنے کے۔

80) أَوْشَكَ

(4)وَالرَّابِعُ أَوْشَكَ: وَهُوَ يَرْفَعُ الْاِسْمَ ،وَيَنْصِبُ الْخَبَرَ۔

وَخَبَرُهٗ فِعْلٌ مُّضَارِعٌ مَّعَ اَنْ ،اَوْ بِغَيْرِ اَنْ۔

مِثْلُ زَيْدٌ اَنْ يَّجِيْئَ ،اَوْ يَجِيْئُ

چوتھا فعل أَوْشَكَ ہے۔

یہ بھی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے(اکثر تو) مع اَنْ (ہوتی ہے)اور (قلت کے ساتھ) بدونِ اَنْ (بھی آتی ہے) جیسے

أَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَّجِيْئَ (اَنْ کی صورت میں) یا (أَوْشَكَ زَيْدٌ) يَجِيْئُ (بضمِ آخر۔ غیر اَنْ کی صورت میں) یعنی زید لگ گیا آنے میں۔(خبر کا نصب تقدیری ہو گا)

وَقَالَ بَعْضُهُمْ :إِنَّ اَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ سَبْعَةٌ۔

هٰذِهِ الْاَرْبَعَةُ الْمَذْكُوْرَةُ ،

وَجَعَلَ، وَطَفِقَ ، وَأَخَذَ۔

وَهٰذِهِ الثَّلٰثَةُ مُرَادِ فَةٌ لِكَرَبَ ؛وَمُوَافِقَةٌ لَهٗ فِي الْاِسْتِقْبَالِ

بعض نحویوں کا قول ہے کہ افعالِ مقاربہ سات ہیں۔

چار تو یہی ہیں جن کا ذکر آچکا۔اور (تین اور ہیں) جَعَلَ ۔اَخَذَ۔طَفِقَ۔

یہ تینوں کَرَبَ، کے مرادف (یعنی ہم معنٰی) ہیں۔اور استعمال میں (یہ تینوں) کَرَبَ، کے موافق ہیں

۔

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ عَشَرَ 4افعال مدح وذم

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ عَشَرَ اَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ ، وَهِیَ اَرْبَعَةٌ

بارھویں قسم افعالِ مدح وذم ہیں۔(یعنی وہ افعال کہ جن سے کسی شخص کی مدح یا ذم کا قصد ہو)

یہ چار ہیں۔

81) نِعْمَ

(1) اَلْاَوَّلُ نِعْمَ ؛اَصْلُهٗ نَعِمَ ،بِفَتْحِ الْفَاءِ ،وَكَسْرِ الْعَیْنِ۔

فَكُسِرَتِ الْفَاءُ اَتِّبَاعًا لِلْعَیْنِ ،ثُمَّ اُسْكِنَتِ الْعَیْنَ لِلتَّخْفِیْفِ۔

فَصَارَ نِعْمَ وَهُوَ فِعْلُ مَدْحٍ

اول نِعْمَ ہے۔جو اصل میں نَعِمَ۔(بفتحِ فا،وکسرِ عین) تھا۔

اول تو عین کے اتباع میں فا کو کسرہ دیا۔اس کے بعد (اجتماعِ کسرَتَین کو ثقیل سمجھتے ہوئے) عین کو تخفیفًا ساکن کر دیا تو نِعْمَ (بکسرِ نون،وسکونِ عین) ہو گیا۔

اور یہ فعلِ مدح ہے۔

وَفَاعِلُهٗ ۔(الف) قَدْ يَكُوْنُ اسْمَ جِنْسٍ مُعَرَّفًا بِاللَّامِ ۔مِثْلُ

نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ ، فَالرَّجُلُ ،مَرْفُوْعٌ ، بِأَنَّهٗ فَاعِلُ نِعْمَ ۔

وَزَيْدٌ مَّخْصُوْصٌ بِالْمَدْحِ ،مَرْفُوْعٌ بِأَنَّهٗ مُبْتَدَأٌ ۔

وَنِعْمَ الرَّجُلُ خَبَرُهٗ، مُقَدَّمٌ عَلَيْهِ ،اَوْ مَرْفُوْعٌ بِأَنَّهٗ خَبَرُ مُبْتَدَإٍ مَحْذُوْفٍ ،وَهُوَ الضَّمِيْرُ ۔

تَقْدِيْرُهٗ نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ زَيْدٌ ،

فَيَكُوْنُ عَلَى التَّقْدِيْرِ الْاَوَّلِ جُمْلَةً وَاحِدَةً وَعَلَى التَّقْدِيْرِ الثَّانِيْ جُمْلَتَيْنِ

نِعْمَ کا فاعل کبھی اسم جنس معرّف بِاللّام ہوتا ہے جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

(نیک ہے مرد ،زید) الرَّجُلُ اس وجہ سے مرفوع ہے کہ نِعْمَ کا فاعل ہے۔اور زَيْدٌ مخصوص بالمدح اس وجہ سے مرفوع ہے کہ وہ مبتدا ہے اور نِعْمَ الرَّجُلُ (فعل فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر)مبتدا کی خبر مقدّم ہے۔

یا زید کا رفع خبر بننے کی وجہ سے ہے اور اس کا مبتدا محذوف ہے اور وہ ضمیر ہے،

اس تقدیر پر نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ کی اصل ہو گی نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ ھُوَ زَیْدٌ اور وہ پہلی صورت میں ایک جملہ ہو گا اور دوسری صورت میں دو جملے ہوں گے۔

(ب)وَقَدْ یَکُوْنُ فَاعِلُهٗ اِسْمًا مُّضَافًا اِلَی الْمُعَرَّفِ بِاللَّامِ ۔ نَحْوُ

نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَیْدٌ

اور کبھی نِعْمَ کا فاعل کوئی ایسا اسم ہو گا جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے

نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَیْدٌ

(ج)وَقَدْ یَکُوْنُ ضَمِیْرًا مُسْتَتِرًا مُمَیَّزٌ بِنَکِرَةٍ مَنْصُوْبَةٍ۔ مِثْلُ :

نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ

وَالضَّمِیْرُ الْمُسْتَتِرُ عَائِدٌ اِلٰی مَعْهُوْدٍ ذِهْنِیٍّ

کبھی نِعْم کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے جس کا ابہام رفع کرنے کی خاطر نکرۂ منصوبہ بطورِ تمیز کالایا جاتا ہے ۔ جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ

اور ضمیر مستتر معہودِ ذِہنی کی طرف راجع ہوتی ہے۔

وَقَدْ یُحْذَفُ الْمَخْصُوْصُ ،اِذَا دَلَّ عَلَیْهِ قَرِیْنَةٌ ۔

مِثْلُ : نِعْمَ الْعَبْدُ اَیْ نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ ۔ وَالْقَرِیْنَةُ سِیَاقُ الْاٰیَةِ

اور کبھی مخصوص کو حذف کر دیا جاتا ہے، جب مخصوص پر کوئی قرینہ دلیل ہو۔ مثال

نِعْمَ الْعَبْدُ یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ   ایوب (علیہ السلام) کیا ہے اچھے بندے ہیں۔

قرینہ آیت کا بسلسلۂ قصۂ ایوب (علیہ السلام) واقع ہونا ہے۔

وَشَرْطُ الْمَخْصُوْصِ ،اَنْ یَّکُوْنُ مُطَابِقًا لِلْفَاعِلِ فِی الْإِفْرَادِ ،وَالتَّثْنِیَةِ ،وَالْجَمْعِ وَالتَّذْکِیْرِ ،وَالتَّأْنِیْثِ۔

وَالتَّذْکِیْرِ	وَالتَّأْنِیْثِ۔
مِثْلُ نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ ،	وَنِعْمَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ
وَ نِعْمَ الرَّجُلَانِ زَیْدَانِ ،	وَنِعْمَتِ الْمَرْأَتَانِ هِنْدَانِ
وَ نِعْمَ الرِّجَالُ الزَّیْدُوْنَ	وَنِعْمَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَاتُ

مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہو۔ جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ الخ

82) بِئْسَ

(2) وَالثَّانِیْ بِئْسَ ؛وَهُوَ فِعْلُ ذَمٍّ أَصْلُهٗ بَئِسَ ،مِنْ بَابِ عَلِمَ فَکُسِرَتِ الْفَآءُ لِتَبْعِیَّةِ الْعَیْنِ ؛

ثُمَّ اُسْكِنَتِ الْعَيْنُ تَخْفِيْفًا ،فَصَارَتْ بِئْسَ وَفَاعِلُهٗ أَيْضًا

أَحَدُ الْاُمُوْرِ الثَّلٰثَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي نِعْمَ ۔

وَحُكْمُ الْمَخْصُوْصِ بِالذَّمِّ كَحُكْمِ الْمَخْصُوْصِ بِالْمَدْحِ فِي جَمِيْعِ الْاَحْكَامِ الْمَذْكُوْرَةِ مِثْلُ :

بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ ،	وَ بِئْسَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ
وَ بِئْسَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَيْدٌ	وَ بِئْسَتِ الْمَرْأَتَانِ هِنْدَانِ
وَ بِئْسَ رَجُلًا زَيْدٌ	وَ بِئْسَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَاتُ

وَ بِئْسَ الرَّجُلَانِ زَيْدَانِ

وَ بِئْسَ الرِّجَالُ الزَّيْدُوْنَ

دوسرا بِئْسَ ہے یہ فعلِ ذم ہے۔

بِئْسَ: اصل میں بَئِسَ ہے۔از باب سَمِعَ بروزن عَلِمَ تھا۔

بہ تعبیت عین،فا کو کسرہ دیا پھر تخفیفًا عین کو ساکن کر دیا۔تو بِئْسَ ہو گیا۔

اس کا فاعل بھی ان تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت پر ہو گا جو کے بیان میں مذکور ہو چکی ہیں ۔۔اور اس کے مخصوص بالذم کا حکم، تمام ہی احکام میں مخصوص بالمدح کی طرح ہو گا۔

جیسے بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ ۔

83) سَآءَ

(3)وَالثَّالِثُ سَآءَ؛ وَهُوَ مُرَادِفٌ لِبِئْسَ ،وَمُوَافِقٌ لَهٗ فِیْ جَمِیْعِ (وُجُوْہِ الْاِسْتِعْمَالِ)

(افعالِ مدح وذم کا) تیسرا فعل سَآءَ ہے جو بِئْسَ کا مُرادف ہے اور جملہ طرق استعمال میں اس کے موافق ہے یعنی برابر ہے۔

84) حَبَّ

(4) وَالرَّابِعُ حَبَّ ؛ بِفَتْحِ الْفَاءِ ،أَوْ ضَمِّهَا ۔

أَصْلُهٗ حَبَبَ ،بِضمِّ الْعَیْنِ فَأُسْکِنَتِ الْبَاءُ الْاُوْلٰی وَاُدْغِمَتْ فِیْ الثَّانِیَۃِ عَلَی اللُّغَۃِ الْاُوْلٰی ،اَوْنُقِلَتْ ضَمَّتُهَا اِلَی الْحَاءِ وَاُدْغِمَتِ الْبَاءُ فِیْ الْبَاءِ عَلَی اللُّغَۃِ الثَّانِیَۃِ ۔

وَحَبَّ لَایَنْفَصِلُ عَنْ ذَا فِی الْسْتِعْمَالِ وَلِهٰذَا یُقَالُ فِی تَقْرِیْرِ الْاَفْعَالِ حَبَّذَا

وَهُوَ مُرَادِفٌ لِنِعْمَ ،وَفَاعِلُهٗ ذَا ،وَالْمَخْصُوْصُ بِالْمَدْحِ مَذْکُوْرٌ بَعْدَهٗ ۔

وَإِعْرَابُهٗ کَإِعْرَابِ مَخْصُوْصِ نِعْمَ ،فِی الْوَجْهَیْنِ الْمَذْکُوْرَیْنِ لٰکِنَّهٗ لَا یُطَابِقُ فَاعِلَهٗ فِی الْوُجُوْہِ الْمَذْکُوْرَۃِ ، مِثْلُ

حَبَّذَا زَیْدٌ	حَبَّذَا هِنْدٌ
وَحَبَّذَا الزَّیْدَانِ	وَحَبَّذَاالْهِنْدَانِ

وَ حَبَّذَا الزَّيْدُوْنَ وَ حَبَّذَاالْهِنْدَاتُ

چوتھا فعل حَبَّ (بفتح فا، یابضم فا) ہے۔ یہ اصل میں حَبُبَ تھا۔ پہلی باء کو ساکن کر کے دوسری میں ادغام کر دیا۔

پہلی لغت کے مطابق۔۔۔۔یا با کا ضمہ، حا کی طرف منتقل کیا گیا۔ اور با کو با میں ادغام کر دیا گیا۔

دوسری لغت کے مطابق۔۔۔حَبَّ، استعمال میں کبھی ذَا سے منفصل نہیں ہوتا۔

اسی بنا پر افعالِ مدح وذم کی تقریر میں حَبَّذَا ذکر کرتے ہیں۔

یہ ہم معنٰی نِعْمَ کا ہے۔

اس کا فاعل ذَا ہوتا ہے

اور اس کا مخصوص بِالمدح ہمیشہ فاعل کے بعد ہی مذکور ہوتا ہے

اور اس کے مخصوص کا اعراب، مخصوص نِعْمَ والا اعراب ہے مذکورہ دونوں صورتوں میں۔

لیکن مخصوصِ حَبَّذَا مذکورہ (پانچوں) صورتوں میں اپنے فاعل (ذَا) کے مطابق نہیں ہوتا جیسے

حَبَّذَا زَيْدٌ الخ

وَيَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ قَبْلَهٗ ،أَوْ بَعْدَهٗ اسْمٌ مُّوَافِقٌ لَهٗ مَنْصُوْبًا عَلَى التَّمِيِيْزِ ،اَوْ عَلَى الْحَالِ۔مِثْلُ :

حَبَّذَا رَجُلاً زَيْدٌ   وَحَبَّذَا رَا كِبًا زَيْدٌ

وَحَبَّذَا زَيْدٌ رَجُلًا   وَحَبَّذَا زَيْدٌ رَا كِبًا

یہ بھی جائز ہے کہ مخصوص سے قبل، بعد کوئی (دوسرا) اسم واقع ہو، جو مخصوص کے ساتھ موافق ہو ،اور اعرابًا منصوب ہو۔

خواہ تمیز کی بناپر، خواہ حالت کی بناپر۔ جیسے حَبَّذَا رَجُلاً زَيْدٌ الخ

وَاِعْلَمْ ! اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ التَّصَرُّفُ فِيْ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ ، غَيْرَ اِلْحَاقِ التَّاءِ فِيْهَا ۔

وَلِهٰذَا سُمِّيَتْ هٰذِهِ الْاَفْعَالُ غَيْرَ مُتَصَرِّفَةٍ

جانئے ! کہ ان افعال میں بجز اس کے کہ ان کے آخر میں تائے ساکنہ کا الحاق ہو، اور کوئی تصرف جائز نہیں۔ (اور حَبَّذَا مرکب میں تو تا کا الحاق بھی نہیں ہو سکتا) اسی لئے یہ افعال غیر متصرّفہ کہلاتے ہیں۔

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ   7افعال قلوب

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ اَفْعَالُ الْقُلُوْبِ: وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ بِهَا ، لَاَنَّ صُدُوْرَهَا مِنَ الْقَلْبِ وَلَا دَخَلَ فِيْهِ لِلْجَوَارِحِ ۔ وَتُسَمّٰى اَفْعَالَ الشَّكِّ ، وَالْيَقِيْنِ اَيْضًا ، لِاَنَّ بَعْضَهَا لِلشَّكِّ ،وَبَعْضَهَا لِلْيَقِيْنِ ۔

وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَاءِ وَالْخَبَرِ ، وَتَنْصِبُهُمَا مَعًا بِاَنْ يَّكُوْنَا مَفْعُوْلَيْنِ لَهَا ۔

وَهِيَ سَبْعَةٌ۔

ثَلٰثَةٌ مِّنْهَا لِلشَّكِّ ،وَ ثَلٰثَةٌ مِّنْهَا لِلْيَقِيْنِ ،وَوَاحِدٌ مِّنْهَا مُشْتَرَكٌ م بَيْنَهُمَا۔

(عواملِ سماعی کی) تیرھویں نوع افعالِ قلوب ہیں۔

اور ان افعال کا نام افعالِ قلوب اس لئے رکھا گیا ہے کہ ان افعال کا صدور قلب سے ہوتا ہے۔

ان کے صدور میں جوارح کا کوئی دخل نہیں ہے۔

ان افعال کا دوسرا نام افعالِ شک ویقین بھی ہے، کیونکہ ان میں سے بعض شک کے معنٰی دیتے ہیں اور بعض یقین کے۔

یہ افعال مبتدا، خبر پر داخل ہوتے ہیں اور ان دونوں کو معًا منصوب کر دیتے ہیں۔

اس طرح پر کہ وہ دونوں اسم، ان افعال کے لئے بمنزلہ دو مفعول کے ہوتے ہیں۔

یہ افعالِ قلوب سات ہیں۔

تین برائے شک، اور تین برائے افادۂ یقین، اور دونوں میں مشترک۔

85) حَسِبْتُ

86) ظَنَنْتُ

87) خِلْتُ

اَمَّا الثَّلٰثَةُ الْاَوَّلُ : فَحَسِبْتُ ،وَ ظَنَنْتُ ،وَ خِلْتُ ۔

مِثْلُ حَسِبْتُ زَيْدًا فَاضِلًا

وَظَنَنْتُ بَكْرًا نَائِمًا

وَخِلْتُ خَالِدًا قَائِمًا

وَظَنَنْتُ ،اِذَا كَانَ مِنَ الظِّنَّةِ بِمَعْنَى التُّهْمَةِ لَمْ يَقْتَضِ الْمَفْعُوْلَ الثَّانِيْ ،

مِثْلُ ظَنَنْتُ زَيْدًا اَیْ اِتَّهَمْتُهٗ

پہلے تین، فَحَسِبْتُ ،ظَنَنْتُ ، اور خِلْتُ ہیں۔ جیسے

حَسِبْتُ زَيْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل سمجھا۔)

ظَنَنْتُ بَكْرًا نَائِمًا (میں نے بکر کو سوتا گمان کیا)

خِلْتُ خَالِدًا قَائِمًا (میں نے خالد کو کھڑا خیال کیا)

ظَنَنْتُ جب ظِنَّةٌ سے ماخوذ ہو، بمعنٰی تہمت لگانا تو (افعالِ قلوب میں سے نہیں ہے اور) وہ دوسرا مفعول نہیں چاہتا۔ مثلًا ظَنَنْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو متہم کیا۔)

88) عَلِمْتُ

89) رَأَيْتُ

90) وَجَدْتُ

وَاَمَّا الثَّلٰثَةُ الثَّانِيَةُ ؛ فَعَلِمْتُ ، وَرَأَيْتُ ،وَوَجَدْتُ ،

مِثْلُ عَلِمْتُ زَيْدًا أَمِيْنًا

وَرَأَيْتُ عَمْرًا فَاضِلًا

وَوَجَدْتُ الْبَيْتَ رَهِيْنًا

دوسرے تین عَلِمْتُ ، رَأَيْتُ اور وَجَدْتُ ہیں۔ جیسے

عَلِمْتُ زَيْدًا أَمِيْنًا (میں نے زید کو امانت دار یقین کیا)

رَأَيْتُ عَمْرًا فَاضِلًا (میں نے عمرو کو فاضل یقین کر لیا)

وَجَدْتُ الْبَيْتَ رَهِيْنًا (میں نے مکان کو گروی یقین کیا)

وَعَلِمْتُ : قَدْ يُجِيْئُ بِمَعْنٰى عَرَفْتُ ۔ نَحْوُ

عَلِمْتُ زَيْدًا أَيْ عَرَفْتُهٗ ۔

وَرَأَيْتُ ؛ قَدْ يَكُوْنُ بِمَعْنٰى اَبْصَرْتُ ۔ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ۔

وَوَجَدْتُّ ؛ قَدْ يَكُوْنُ بِمَعْنٰى أَصَبْتُ ۔ مِثْلُ وَجَدْتُّ الضَّالَّةَ اَیْ اَصَبْتُهَا ۔

فَإِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَعَانِيْ لَا يَقْتَضِيْ إِلَّا مُتَعَلَّقًا وَاحِدًا۔

فَلَا يَتَعَدّٰى إِلَّا مَفْعُوْلٍ وَاحِدٍ۔

عَلِمْتُ ، کبھی عَرَفْتُ (پہچاننے) کے معنٰی میں آتا ہے۔ جیسے

عَلِمْتُ زَيْدًا (میں زید کو پہچان گیا) اور

رَأَيْتُ ؛ کبھی اَبْصَرْتُ (آنکھوں سے دیکھنے) کے معنی میں آتا ہے جیسے

باری تعالیٰ کا یہ ارشاد فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى (تم معاملہ پر غور کرلو کہ تم کیا دیکھتے ہو)۔

اسی طرح وَجَدْتُّ؛ کبھی اَصَبْتُ (پالینے) کے معنٰی میں آتا ہے۔ جیسے وَجَدْتُّ الضَّالَّةَ

(میں نے گمشدہ چیز پالی)

لہٰذا یہ افعال صرف ایک ہی مفعول کی طرف متعدی ہوں گے۔

91) زَعَمْتُ

وَالْوَاحِدُ الْمُشْتَرَكُ بَيْنَهُمَا ؛هُوَ زَعَمْتُ ۔مِثْلُ زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا ۔

فَهُوَ لِلْيَقِيْنِ

وَزَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُوْرًا فَهُوَ لِلشَّكِّ ۔

اور ایک جو ان دونوں میں مشترک ہے وہ زَعَمْتُ ہے جیسے

زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا ۔ (میں نے اللہ کو بہت زیادہ بخشنے والا یقین کیا) یہ زعم بمعنٰی یقین ہے اور

زَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُوْرًا (میں نے شیطان کو گمان کیا معمولی بات پر راضی ہونے والا)

پس یہ زعم بمعنٰی شک ہے یعنی گمان۔

وَفِيْ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ ،لَا يَجُوْزُ الْاِقْتِصَارُ عَلٰى أَحَدِ الْمَفْعُوْلَيْنِ ،

لِلأَنَّهُمَا كَاسْمٍ وَاحِدٍ لِلأَنَّ مَضْمُوْنَهُمَا مَعًا مَفْعُوْلٌ بِهٖ فِي الْحَقِيْقَةِ ،

وَهُوَ مَصْدَرُ الْمَفْعُوْلُ الثَّانِيْ الْمُضَافُ إِلَى الْمَفْعُوْلِ الْاَوَّلِ ۔

إِذْ مَعْنٰى عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا ،عَلِمْتُ فَضْلَ زَيْدٍ۔

فَلَوْ حُذِفَ أَحَدُهُمَا ،كَانَ كَحَذْفِ بَعْضِ أَجْزَاءِ الْكَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ

ان افعال میں دو مفعولوں میں سے مفعولِ واحد پر اقتصار جائز نہیں، اس لئے کہ دونوں مفعول مل کر اسم واحد کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ حقیقتًا مفعولِ بہ ان دونوں اسموں کے مجموعہ کا مضمون ہے۔

اور وہ مفعولِ ثانی کا مصدر ہے جو مفعولِ اول کی طرف مضاف ہے چنانچہ عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا کے معنٰی عَلِمْتُ فَضْلَ زَيْدٍ ہیں۔

پس دو مفعولوں میں سے ایک کا حذف کرنا ایسا ہو گا جیسا کہ کلمۂ واحدہ کے بعض اجزاء کا حذف۔

وَإِذَا تَوَسَّطَتْ هٰذِهِ الْأَفْعَالُ بَيْنَ مَفْعُوْلَيْهَا ،أَوْ تَأَخَّرَتْ عَنْهُمَا جَازَ إِبْطَالُ عَمَلِهَا ـ مِثْلُ :

زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ ، وَزَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا ، وَ زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ

وَ زَيْدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ ـ

فَإِعْمَالُهَا وَإِبْطَالُهَا حِيْنَئِذٍ مُتَسَاوِيَانِ ـ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ :

إِنَّ اعْمَالَهَا أَوْلٰى عَلٰى تَقْدِيْرِ التَّوَسُّطِ ـ

وَإِبْطَالَهَا أَوْلٰى عَلٰى تَقْدِيْرِ التَّأَخُّرِ ـ

اور جب یہ افعال اپنے مفعولین کے وسط میں واقع ہوں، یا ان دونوں سے مؤخر پڑ جائیں، تو ان افعال کے عمل کا ابطال جائز ہو گا۔ (اور اعمال بھی جائز رہے گا) جیسے زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ

اور زَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا (توسط کی صورت میں) زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ اور زَيْدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ (تأخر کی مثالیں) ایسی صورت میں عمل کا اجراء اور عمل کا ابطال دونوں برابر رہیں گے۔

بعض نحویوں نے کہا کہ:

توسط فعل کی صورت میں اِعمالِ اولٰی ہے اور تأخر کی صورت میں اِبطالِ انسب ہے۔

وَإِذْ زِيْدَتِ الْهَمْزَةُ فِيْ أَوَّلِ عَلِمْتُ ،وَرَأَيْتُ صَارَا مُتَعَدِّيَيْنِ إِلٰى ثَلٰثَةِ مَفَاعِيْلَ ۔

نَحْوُ أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا ، وَ أَرَيْتُ عَمْرًا خَالِدًا عَالِمًا ۔

فَزِيْدَ فِيْهِمَا بِسَبَبِ الْهَمْزَةِ مَفْعُوْلٌ آخَرُ ۔

لِأَنَّ الْهَمْزَةُ لِلتَّصْيِيْرِ ۔ فَمَعْنَى الْمِثَالِ الْأَوَّلِ :

حَمَلْتُ زَيْدًا عَلٰى اَنْ يَّعْلَمَ عَمْرًا فَاضِلًا ۔ فَمَعْنَى الْمِثَالِ الثَّانِيْ :

حَمَلْتُ عَمْرًا عَلٰى اَنْ يَّعْلَمَ خَالِدًا عَالِمًا ۔

وَذٰلِكَ مَخْصُوْصٌ م بِهٰذَيْنِ الْفِعْلَيْنِ ،دُوْنَ اَخَوَاتِهِمَا وَهٰذَا مَسْمُوْعٌ مِّنَ الْعَرَبِ خِلَافًا لِلْاَخْفَشِ ۔

فَإِنَّهٗ اَجَازَ زِيَادَةَ الْهَمْزَةِ فِيْ جَمِيْعِ هٰذِهِ الْأَفْعَالِ قِيَاسًا عَلٰى أَعْلَمْتُ ،وَأَرَيْتُ۔

نَحْوُ اَظْنَنْتُ ،وَأَحْسَبْتُ ،وَأَدْخَلْتُ ،وَأَوْجَدْتُّ ،وَأَزْعَمْتُ ،زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا

اور جس وقت عَلِمْتُ اور رَأَيْتُ کے اول میں ہمزہ بڑھائی جائے،تواس صورت میں یہ دونوں فعل متعدی مفاعیلِ ثلاثہ ہو جائیں گے۔ جیسے

أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا (میں نے خبر دی زید کو عمرو کے فاضل ہونے کی) اور أَرَيْتُ عَمْرًا خَالِدًا عَالِمًا ۔ (میں نے بتایا عمرو کو خالد کا عالم ہونا)

ان دونوں (فعلوں) میں ہمزہ کے بڑھانے کی وجہ سے ایک تیسرا مفعول بڑھایا گیا۔اس لئے کہ یہ ہمزہ (بابِ افعال کا) تصییر کے لئے ہے۔

چنانچہ مثالِ اول کے معنٰی ہیں: میں نے زید کو اس پر ابھارا کہ وہ یہ جان لے عمرو فاضل ہے۔

اور دوسری مثال کے معنٰی ہیں: میں نے عمرو کو اس پر ابھارا کہ وہ یہ جان لے کہ خالد عالم ہے۔

اور یہ ہمزہ کی زیادتی ان ہی دو فعلوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

ان کے اَخَوَات میں یہ زیادتی جائز نہیں۔

اور یہ ہمزہ کا دخول عرب سے مسموع ہوا ہے، اس میں اخفش کا اختلاف ہے۔

وہ باقی تمام افعال میں بھی أَعْلَمْتُ اور أَرَيْتُ کے قیاس پر ہمزہ کی زیادتی تجویز کرتا ہے جیسے اَظْنَنْتُ ، وَأَحْسَبْتُ ، وَأَدْخَلْتُ ، وَأَوْجَدْتُّ ، وَأَزْعَمْتُ ، زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا

وَأَنْبَأَ ، وَنَبَّأَ ، وَأَخْبَرَ ، وَخَبَّرَ ، أَيْضًا تَتَعَدّٰى إِلٰى ثَلٰثَةِ مَفَاعِيْلَ

وَأَنْبَأَ ، وَنَبَّأَ ، وَأَخْبَرَ ، وَخَبَّرَ ، یہ چاروں افعال بھی متعدّی مفاعیلِ ثَلاثَہ ہوتے ہیں۔

إِعْلَمْ ! أَنَّهٗ لَايَجُوْزُ حَذْفُ الْمَفْعُوْلِ الْأَوَّلِ مِنَ الْمَفَاعِيْلِ الثَّلٰثَةِ لٰكِنْ يَّجُوْزُ حَذْفُ الْمَفْعُوْلَيْنِ الْاٰخِرَيْنِ مَعًا۔

وَلَا يَجُوْزُ حَذْفُ أَحَدِهِمَا بِدُوْنِ الْاٰخَرِ ، كَمَا مَرَّ۔

جانئے ! کہ مفاعیلِ ثَلٰثَہ میں سے مفعولِ اول کا حذف کسی حال میں جائز نہیں، البتہ مفعولینِ آخرین کا حذف معًا جائز ہے اور دونوں میں سے ایک کا حذف بغیر دوسرے کے جائز نہ ہو گا۔

اَلْقِيَاسِيَّةُ — 7 قیاسی عوامل

أَمَّا الْقِيَاسِيَّةُ ، فَسَبْعَةُ عَوَامِلَ

بہر حال عواملِ قیاسی تو وہ سات ہیں۔

92) فعل مطلق

اَلْأَوَّلُ مِنْهَا الْفِعْلُ مُطْلَقًا سَوَاءٌ كَانَ لَازِمًا أَوْ مُتَعَدِّيًا ، مَاضِيًا كَانَ أَوْ مُضَارِعًا أَمْرًا كَانَ أَوْ نَهْيًا كُلُّ فِعْلٍ يُّرْفَعُ الْفَاعِلَ۔

نَحْوُ : قَامَ زَيْدٌ ، وَضَرَبَ زَيْدٌ

وَ أَمَّا إِذَا كَانَ مُتَعَدِّيًا ، فَيَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ أَيْضًا۔

مِثْلُ : ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

ان میں پہلا عامل فعل ہے مطلقًا۔ خواہ وہ فعل لازم ہو یا متعدی، ماضی ہو یا مضارع، امر ہو یا نہی۔

ہر فعل اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے

قَامَ زَيْدٌ (یہ فعل لازم کی مثال ہے)

ضَرَبَ زَيْدٌ (یہ فعل متعدی کی مثال ہے)

اور اگر فعل متعدی ہو تو مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

وَلَا يَجُوْزُ تَقْدِيْمُ الْفَاعِلِ عَلَى الْفِعْلِ ، بِخِلَافِ الْمَفْعُوْلِ ۔

فَإِنَّ تَقْدِيْمَهٗ عَلَيْهِ جَائِزٌ

فعل پر فاعل کی تقدیم جائز نہیں، بر خلاف مفعول کے، کہ اس کی تقدیم فعل پر جائز ہے۔

وَلَا يَجُوْزُ حَذْفُ الْفَاعِلِ ، بِخِلَافِ الْمَفْعُوْلِ فَإِنَّ حَذْفَهٗ جَائِزٌ

نَحْوُ : ضَرَبَ زَيْدٌ

اور فاعل کا حذف ناجائز ہے۔ بر خلاف مفعول کے کہ اس کا حذف جائز ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ

93) مصدر

وَالثَّانِي الْمَصْدَرُ وَهُوَ اسْمُ حَدَثٍ اشْتُقَّ مِنْهُ الْفِعْلُ ، وَإِنَّمَا سُمِّيَ مَصْدَرًا لِصُدُوْرِ الْفِعْلِ عَنْهُ ، فَيَكُوْنُ مَحَلًّا لَهُ ۔

دوسرا مصدر (عامل قیاسی) مصدر ہے۔

مصدر نام ہے حَدَث کا جس سے فعل مشتق ہو، اس کا نام مصدر رکھا گیا، چونکہ اس سے فعل کا صدور ہوتا ہے تو اس اعتبار سے یہ محلِ صدورِ فعل ہوا۔

قَالَ الْبِصْرِيُّوْنَ : إِنَّ الْمَصْدَرَ أَصْلٌ ، وَالْفِعْلُ فَرْعٌ ، لِا اسْتِقْلَالِهِ بِنَفْسِهِ وَعَدَمِ احْتِيَاجِهِ إِلَى الْفِعْلِ ۔

فَإِنَّهُ غَيْرُ مُسْتَقِلٍّ بِنَفْسِهِ وَمُحْتَاجٌ إِلَى الْاِسْمِ ۔

بصریین کا قول ہے کہ مصدر اصل ہے اور فعل فرع۔ کیونکہ مصدر مستقل بنفسہ ہے اور (افادۂ معنی میں) فعل کا محتاج نہیں ہے برخلاف فعل کے، کہ وہ (افادۂ معنی میں) خود مستقل نہیں۔ بلکہ اسم کا محتاج رہتا ہے۔

وَقَالَ الْكُوْفِيُّوْنَ : إِنَّ الْفِعْلَ أَصْلٌ ، وَالْمَصْدَرَ فَرْعٌ ۔

لِإِعْلَالِ الْمَصْدَرِ بِإِعْلَالِهِ ، وَصِحَّتِهِ بِصِحَّتِهِ ۔

نَحوُ : قَامَ قَيَامًا وَقَاوَمَ قِوَامًا اُعِلَّ قِيَامًا ؛

بِقَلْبِ الْوَاوِ فِيْهِ يَاءً ،لِقَلْبِ الْوَاوِ اَلِفًا فِي قَامَ ـ

وَصَحَّ قِوَامًا ؛لِصِحَّةِ قَاوَمَ ـ

اور کوفیین کا یہ قول ہے کہ: فعل اصل ہے، اور مصدر فرع۔

بوجہ معلول ہونے مصدر کے، فعل کے معلول ہونے کے باعث۔

اور بوجہ صحیح رہنے مصدر کے فعل کی صحت کے باعث۔

جیسے قَامَ قَيَامًا اور قَاوَمَ قِوَامًا تعلیل کی گئ قَيَامًا میں،

اس کے واؤ کو یا سے بدل کر، اس وجہ سے کہ قَامَ فعل میں واؤ الف سے بدلا ہے۔

اور صحیح رکھا گیا قِوَامًا کو قَاوَمَ فعل کی صحت کی بناء پر۔

وَلَاشَكَّ: أَنَّ دَلِيْلَ الْبِصرِيِّيْنَ يَدُلُّ عَلٰى اِصَالَةِ الْمَصْدَرِ مُطْلَقًا ،

وَدَلِيْلَ الْكُوْفِيِّيْنَ يَدُلُّ عَلٰى اِصَالَةِ الْفِعْلِ فِيْ الْاِعْلَالِ ـ

فَلَا تَلْزَمُ مِنْهُ اِصَالَتُهٗ مُطْلَقًا ـ

وَلَوْ كَانَ هٰذَا الْقَدْرُ يَقْتَضِيْ الْاِصَالَةَ ،يَلْزَمُ اَنْ يَّكُوْنَ يَعِدُ بِالْيَاءِ ؛

وَأُكْرِمُ مُتَكَلَّمٌ بِالْهَمْزَةِ ،اَصْلًا ؛وَبَاقِي الْأَمْثِلَةِ فَرْعًا ۔

وَلَا قَائِلَ بِهٖ أَحَدٌ ۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بصریین کی دلیل مصدر کی مطلق اصالت کی رہنمائی کررہی ہے

اور کوفیین کی دلیل فعل کی اصالت پر صرف بمعاملۂ اعلال رہنمائی کرتی ہے جس سے علی الاطلاق فعل کی اصالت لازم نہیں آتی۔ اور اگر (اصالت و فرعیت کے لئے) صرف اتنی بات

(کہ ایک کے اعلال سے دوسرے میں اعلال ہو جایا کرے) اصالت یہ تقاضا کرے تو پھر لازم

آئے گا کہ یَعِدُ (بالیاء) اور أُکْرِمُ (بالھمزۃ) اصل ہوں اور باقی مثالیں۔(صیغے)

فرع۔جب کہ اس کا کوئی قائل نہیں ہے۔

إِعْلَمْ !أَنَّ الْمَصْدَرَ يَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهٖ ۔

فَإِنَّ كَانَ فِعْلُهٗ لَازِمًا فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ فَقَطْ:

مِثْلُ أَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٍ ۔

وَإِنْ كَانَ مُتَعَدِّيًا فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ ،وَيَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ ۔

نَحْوُ أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا ۔

فَزَيْدٌ فِي الْمِثَالَيْنِ مَجْرُوْرٌ لَفْظًا لِإِضَافَةِ الْمَصْدَرِ إِلَيْهِ ،وَمَرْفُوْعٌ مَعْنًى لِأَنَّهٗ فَاعِلٌ

جانئے! کہ مصدر (غیر معرف باللام) عمل کرتا ہے اپنے فعل کا عمل۔

اگر فعل (مصدر کا) لازم ہو تو صرف فاعل کو رفع دے گا جیسے

اور اگر وہ فعل متعدی ہو تو فاعل کو رفع دے گا اور مفعول کو نصب دے گا جیسے

پس زید ہر مثال میں اضافتِ مصدر کی وجہ سے لفظًا مجرور ہے مگر فاعلیت کی بنا پر معنٰی مرفوع ہے

وَهُوَ عَلٰی خَمْسَةِ اَنْوَاعٍ:

اَحَدُهَا: اَنْ یَّکُوْنَ مُضَافًا اِلَی الْفَاعِلِ، وَیُذْکَرُ الْمَفْعُوْلُ مَنْصُوْبًا کَالْمِثَالِ الْمَذْکُوْرِ۔

اور مصدرِ متعدی کا استعمال پانچ طرح پر ہوتا ہے۔

ایک صورت یہ ہے کہ مصدر فاعل کی طرف مضاف ہو اور مفعول منصوب مذکور ہو۔ جیسے کہ مثالِ مذکور أَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا سے واضح ہے۔

وَثَانِیْهَا: اَنْ یَّکُوْنَ مُضَافًا اِلَی الْفَاعِلِ، وَلَمْ یُذْکَرِ الْمَفْعُوْلُ۔

نَحْوُ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ

دوسری صورت یہ ہے کہ مصدر فاعل کی طرف مضاف ہو۔ اور مفعول مذکور نہ ہو۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ (تعجب کیا میں نے زید کے مارنے سے) یہاں مفعول، یعنی جس پر فعل ضَرْبِ واقع ہوا مذکور نہیں۔ اصل میں عَجِبْتُ مِنْ اَنْ ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا تھا

وَثَالِثُهَا : اَنْ یَّـکُوْنَ مُضَافًا اِلٰی الْمَفْعُوْلِ ، حَالَ کُوْنِہٖ مَبْنِیًّا لِلْمَفْعُوْلِ الْقَائِمِ مَقَامَ الْفَاعِلِ۔

نَحْوُ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ اَیْ مِنْ اَنْ یُّضْرَبَ زَیْدٌ

تیسری صورت یہ ہے کہ مصدر مضاف الی المفعول ہو، اس حال میں کہ مصدر مبنی للمفعول ہو۔

(اور) وہ مفعول قائم مقام فاعل کے واقع ہو۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ یعنی

عَجِبْتُ مِنْ اَنْ یُّضْرَبَ زَیْدٌ مجھے زید کے پٹے جانے پر تعجب ہوا۔

وَرَابِعُهَا : أَنْ یَّـکُوْنَ مُضَافًا اِلٰی الْمَفْعُوْلِ ، وَیُذْکَرَ الْفَاعِلُ مَرْفُوْعًا۔

نَحْوُ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ الْجَلَّادُ۔

چوتھی شکل یہ ہے کہ مصدر مضاف الی المفعول ہو۔ اور فاعل لفظوں میں مرفوعًا مذکور ہو۔ مثال

عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ الْجَلَّادُ مجھے تعجب ہوا پٹے جانے سے چور کے، جلاد کے ہاتھوں

وَخَامِسُهَا : اَنْ یَّـکُوْنَ مُضَافًا اِلٰی الْمَفْعُوْلِ ، وَیُحْذَفَ الْفَاعِلُ۔

نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی لَا یَسْأَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ ، اَیْ مِنْ دُعَائِہِ الْخَیْرَ

پانچویں شکل یہ ہے کہ مصدر مضاف الی المفعول ہو اور فاعل محذوف۔ مثال قولِ باری تعالٰی:

لَا يَسْأَمُ الْإِ نْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ (انسان خیر کی طلب میں تنگ دل اور ملول نہیں ہوتا)

یہاں فاعل محذوف ہے۔

اصل میں مِنْ دُعَائِهِ الْخَيْرَ تھا۔

إِعْلَمْ !اَنَّ هٰذِهِ الصُّوَرَ جَارِيَةٌ فِيْ مَصْدَرِ الْفِعْلِ الْمُتَعَدِّیْ

وَأَمَّا فِيْ مَصْدَرِ الْفِعْلِ اللَّازِمِ فَصُوْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَهِيَ اَنْ يُّضَافَ اِلَى الْفَاعِلِ۔

نَحْوُ أَعْجَبَنِيْ قُعُوْدُ زَيْدٍ

جانئے !کہ یہ صورتیں صرف فعل متعدی کے مصدر میں جاری ہوں گی۔

فعل لازم کے مصدر کے لئے تو ایک شکل متعین ہے اور وہ اضافت الی الفاعل کی ہے جیسے

أَعْجَبَنِيْ قُعُوْدُ زَيْدٍ (قعود: مصدر لازم ہے۔ بیٹھنا / زید، فاعل ہے)

وَفَاعِلُ الْمَصْدَرِ لَا يَكُوْنُ مُسْتَتِرًا ،وَلَا يَتَقَدَّمُ مَعْمُوْلُهٗ عَلَيْهِ

مصدر کا فاعل مستتر نہیں ہو سکتا، اور معمولِ مصدر، مصدر پر مقدم نہ ہو گا۔

94) اسم فاعل

وَالثَّالِثُ اسْمُ الْفَاعِلِ وَهُوَ كُلُّ اسْمٍ اشْتُقَّ مِنْ فِعْلٍ لِذَاتِ مَنْ قَامَ بِهِ الْفِعْلُ۔ وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهٖ كَالْمَصْدَرِ۔

فَإِنْ كَانَ مُشْتَقًّا مِّنَ الْفِعْلِ الّلَازِمِ ،فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ فَقَطْ۔

مِثْلُ زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ۔

وَإِنْ كَانَ مُشْتَقًّا مِّنَ الْفِعْلِ الْمُتَعَدِّىْ فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ ،وَيَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ أَيْضًا

مِثْلُ زَيْدٌ ضَارِبٌ غُلَامُهٗ عَمْرًا۔

تیسرا(عامل قیاسی)اسم فاعل ہے۔

اسم فاعل ہر ایسا اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور ایسی ذات کے لئے مشتق ہو جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔

مصدر کی طرح اسم فاعل بھی اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے،یعنی وہ اسم فاعل اگر فعل لازم سے مشتق ہو ،توصرف فاعل کو رفع کرے گا۔

جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ (زید، قائم ہے اس کا باپ)

اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب بھی کرے گا۔

جیسے زَيْدٌ ضَارِبٌ غُلَامُهٗ عَمْرًا۔ (زید مارنے والا ہے اس کا غلام عمرو کو)

وَشَرْطُ عَمَلِهٖ:

أَنْ يَّكُوْنَ بِمَعْنَى الْحَالِ ،أَوِالْاِسْتِقْبَالِ ،وَإِنَّمَا اشْتُرِطَ بِأَحَدِهِمَا ،لِيَكْمُلَ مُشَابَهَتُهٗ بِالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ۔

لِأَنَّهٗ لَمَّاكَانَ مُشَابِهًا بِالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ بِحَسْبِ اللَّفْظِ فِيْ عَدَدِ الْحُرُوْفِ ،وَالْحَرَكَاتِ ،وَالسَّاكِنَاتِ۔

فَكَانَ حِيْنَئِذٍ مُشَابِهًا بِحَسْبِ الْمَعْنٰى أَيْضًا۔

اسم فاعل کے عمل کرنے کی شرط:

(1)اس کا حال، یا استقبال کے معنٰی میں ہونا ہے۔

حال اور استقبال میں سے کسی ایک کے معنٰی میں ہونے کی شرط اس وجہ سے لگائی گئی ہے، تا کہ اسم فاعل کی مشابہت فعل مضارع کے ساتھ مکمل ہو جائے۔

کیونکہ جب اسمِ فاعل، عددِ حروف اور حرکات اور سکنات میں لفظی طور پر فعل مضارع کے مشابہ ہے تو اب (معنیٔ حال یا استقبال کی بنا پر) معنوی مشابہت بھی پیدا ہو گئی۔

وَيُشْتَرَطُ أَيْضًا۔

(2) اِعْتِمَادُهٗ عَلَى الْمُبْتَدَاِ ، فَيَكُوْنُ خَبَرًا عَنْهُ۔

مِثْلُ الْمِثَالِ الْمَذْكُوْرِ ؛ أَوْ عَلَى الْمَوْصُوْلِ ،فَيَكُوْنُ صِلَةً لَهٗ۔

نَحْوُ الضَّارِبُ عَمْرًا فِي الدَّارِ۔ أَيِ الَّذِیْ هُوَ ضَارِبٌ عَمْرًا فِي الدَّارِ۔

أَوْ عَلَى الْمَوْصُوْفِ، فَيَكُوْنُ صِفَةً لَّهٗ، مِثْلُ: مَرَرْتُ بِرِجُلٍ ضَارِبِ نِ ابْنُهٗ جَارِيَةً۔

أَوْ عَلَى ذِیْ الْحَالِ، فَيَكُوْنُ حَالًا عَنْهٗ، مِثْلُ: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ رَا كِبًا أَبُوْهُ۔

أَوْ عَلٰى حَرْفِ النَّفْیْ، أَوِ الْاِسْتِفْهَامِ، بِأَنْ يَّكُوْنَ قَبْلَهٗ حَرْفُ النَّفِیْ، أَوِ الْاِسْتِفْهَامِ۔

مِثْلُ مَا قَائِمٌ أَبُوْهُ، وَأَقَائِمٌ أَبُوْهُ۔

(مفعولِ بہ عمل کے لئے) یہ بھی شرط ہے کہ:

(2) اسم فاعل کا اعتماد یا تو مبتدا پر ہو اور اسم فاعل اسکی خبر واقع ہو، جیسے کہ مثالِ مذکور

زَيْدٌ ضَارِبٌ غُلَامُهٗ عَمْرًا۔ میں۔

یا (اس کا اعتماد) موصول پر ہو اور یہ اس کا صلہ ہو گا جیسے الضَّارِبُ عَمْرًا فِي الدَّارِ
بمعنٰی الَّذِیْ هُوَ ضَارِبٌ عَمْرًا فِي الدَّارِ (وہ شخص جو کہ عمرو کا ضارب ہے وہ حویلی میں مستقر ہے)

(3) یا (اس کا اعتماد) موصوف پر ہو، اور یہ اس کی صفت واقع ہو۔ جیسے

مَرَرْتُ بِرِجُلٍ ضَارِبِ نِ ابْنُهٗ جَارِيَةً۔ (میرا گزر ایک ایسے مرد پر ہوا جس کا بیٹا باندی کو مار رہا تھا)

(4) یا (اس کا اعتماد) ذوالحال پر ہو، اور یہ اس سے حال واقع ہو۔ جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ رَا کِبًا أَبُوْهُ۔

(میں گزرا زید پر، اس حال پر کہ اس کا باپ اونٹ پر سوار تھا)

(5) یا (اس کا اعتماد) حرف نفی پر ہو۔

(6) یا حرفِ استفہام پر ہو۔

یعنی یہ کہ فاعل سے قبل متصلاً حرفِ نفی، یا استفہام واقع ہو۔ جیسے مَا قَائِمٌ أَبُوْهُ

(نہیں قائم ہے اس کا باپ) (یہ نفی کی مثال ہے)

اور أَقَائِمٌ أَبُوْهُ۔ (کیا! قائم ہے اس کا باپ؟) (یہ استفہام کی مثال ہے)

وَإِنْ فُقِدَ فِيْ اسْمِ الْفَاعِلِ أَحَدُ الشَّرْطَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ فَلَا يَعْمَلُ أَصلًا بَلْ يَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ مُّضَافًا إِلٰى مَا بَعْدَهٗ ۔مِثْلُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ضَارِبِ عَمْرٍو أَمْسِ۔

اگر شرطین مذکورین میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہو تو (مفعول میں) اسم فاعل کا عمل ہر گز نہ ہو سکے گا، بلکہ اس وقت اسم فاعل اپنے مابعد کی طرف مضاف ہو گا۔ جیسے

مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ضَارِبِ عَمْرٍو أَمْسِ (گزرا میں زید پر جس نے کل گذشتہ، عمرو کو مارا تھا۔)

وَإِنْ كَانَ اسْمُ الْفَاعِلِ مُعَرَّفًا بِا للَّامِ يَعْمَلُ فِيْ مَا بَعْدَهٗ فِيْ كُلِّ حَالٍ۔

سَوَاءٌ كَانَ بِمَعْنَى الْمَاضِىْ ،اَوِالْحَالِ ،اَوِ الْاِسْتِقْبَالِ۔

وَ سَوَاءٌ كَانَ مُعْتَمِدًا عَلٰى أَحَدِ الْاُمُوْرِ الْمَذْكُوْرَةِ ،اَوْ غَيْرَ مُعْتَمِدٍ مِثْلُ :

اَلضَّارِبُ عَمْرَانِ الْاٰنَ اَوْ أَمْسِ أَوْ غَدًا هُوَ زَيْدٌ۔

اگر اسم فاعل معرّف باللّام ہو، تو ہر حال میں اپنے مابعد کے اندر عامل ہو گا۔

(یعنی) خواہ بمعنٰی ماضی ہو، یا بمعنٰی حال و استقبال اور خواہ امور مذکورہ بالا میں سے کسی پر سہارا رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔ جیسے اَلضَّارِبُ عَمْرَانِ الْاٰنَ اَوْ أَمْسِ أَوْ غَدًا هُوَ زَيْدٌ۔

(وہ شخص، کہ جس نے عمرو کو اس وقت، یا گزشتہ کل مارا، یا آئندہ کل مارے گا وہ زید ہے۔)

اِعْلَمْ !اَنَّ اسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوْعَ لِلْمُبَالَغَةِ كَضَرَّابِ ،وَضَرُّوْبِ وَمِضْرَابٍ بِمَعْنٰى كَثِيْرِ الضَّرْبِ ؛

وَعَلَّامَةٍ،وَعَلِيْمٍ بِمَعْنٰى كَثِيْرِ الْعِلْمِ ؛

وَحَذِرٍ بِمَعْنٰى كَثِيْرِ الْحَذْرِ ،مِثْلُ اسْمِ الْفَاعِلِ الَّذِىْ لَيْسَ لِلْمُبَالَغَةِ فِى الْعَمَلِ ۔وَإِنْ زَالَتِ الْمُشَابَهَةُ اللَّفْظِيَّةُ بِالْفِعْلِ۔

لٰكِنَّهُمْ جَعَلُوْا مَا فِيْهَا مِنْ زِيَادَةِ الْمَعْنٰى قَائِمًا مَّقَامَ مَازَالَ مِنَ الْمُشَابَهَةِ اللَّفْظِيَّةِ ۔

جانئے! کہ اسم فاعل کے وہ صیغے جو مبالغہ کے (معنی ادا کرنے کے) لئے موضوع ہوئے ہیں جیسے

ضَرَّابٌ، ضَرُّوْبٌ اور مِضْرَابٌ۔

کثیر الضرب کے معنٰی میں ہیں۔یعنی (بڑے مارتے خان)۔

علّامة اور عَلِیْمٌ بمعنٰی کثیر العلم ۔یعنی بڑا عالم اور،

حَذِرٌ، بمعنٰی کثیر الحذر۔یعنی بڑا محتاط، بڑا ہوشیار۔

ایسے تمام صیغے عمل کے لحاظ سے اس اسم فاعل جیسے ہیں، جو مبالغہ کے معنٰی نہیں دیتے۔

اگرچہ ان صیغوں کی فعل سے لفظی مشابہت زائل ہوچکی ہے۔

لیکن نحویوں نے صیغہائے مبالغہ میں معنٰی کی زیادتی کو قائم مقام بنادیا لفظی مشابہت کے۔

جو کہ ان صیغوں میں سے جاتی رہی ہے۔

95) اسم مفعول

وَرَابِعُهَا اسْمُ الْمَفْعُوْلِ وَهُوَ كُلُّ اسْمٍ نِ اشْتُقَّ لِذَاتِ مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْفِعْلُ۔

وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهِ الْمَجْهُوْلِ فَيَرْفَعُ اسْمًا وَاحِدًا بِأَنَّهٗ مَقَامَ فَاعِلِهٖ۔

چوتھا (عامل قیاسی) اسم مفعول ہے۔

اور وہ ہر ایسا اسم ہے کہ جس کا اشتقاق کسی ایسی ذات کے لئے ہو، جس پر فعل واقع ہوتا ہو،

اور وہ اپنے فعل مجہول کے انداز پر عمل کرتا ہے (یعنی) اسم مفعول (اپنے مابعد) ایک اسم کو رفع دے گا

۔

اس حیثیت میں کہ وہ اسم مفعول کے فاعل کے قائم مقام ہے۔

وَشَرْطُ عَمَلِهِ ، كَوْنُهٗ بِمَعْنَى الْحَالِ ، أَوِ الْاِسْتِقْبَالِ ، وَاعْتِمَادُهٗ عَلَى الْمُبْتَدَإِ كَمَا فِي اسْمِ الْفَاعِلِ۔

مِثْلُ زَيْدٌ مَّضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ الْاٰنَ ، أَوْ غَدًا ؛

اَوِ الْمَوْصُوْلِ ، نَحْوُ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ زَيْدٌ ؛

أَوِ الْمَوْصُوْفِ ، مِثْلُ جَاءَنِيْ رَجُلٌ مَّضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ ؛

أَوِ الْاِسْتِفْهَامِ ؛ مِثْلُ مَا مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ

وَأَمَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ؟

اسم مفعول کے عامل ہونے کی شرط۔

(1) اس کا بمعنٰی حال و استقبال ہونا ہے۔ اور اس کا اعتماد کرنا ہے یا تو مبتدا پر۔ جیسے کہ اسم فاعل میں
جیسے مَّضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ الْاٰنَ ، أَوْ غَدًا

(زید کا غلام مضروب ہے اس وقت، یا آئندہ کل مضروب ہو گا)

(2) یاموصول پر جیسے اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ زَیْدٌ

(وہ شخص کہ جس کا غلام مضروب ہے، وہ زید ہے۔)

(3) یاموصوف پر جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ مَّضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ

(میرے پاس ایسا شخص آیا جس کا غلام مضروب ہے)

(4) یاذوالحال پر جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ مَّضْرُوْباً غُلَامُهٗ

(آیا میرے پاس زید، اس حال میں کہ مضروب ہے اس کا غلام۔)

(5) یاحرفِ نفی،

(6) اور استفہام پر۔ جیسے

حرفِ نفی کی مثال: مَا مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ

(اس کا غلام مضروب نہیں ہے)

اور استفہام کی مثال : أَمَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ؟

(کیا مضروب ہے اس کا غلام)

وَإِذَاانْتَفٰی فِیْهِ أَحَدُ الشَّرْطَیْنِ الْمَذْکُوْرَیْنِ یَنْتَفِیْ عَمَلُهٗ ۔

وَحِیْنَئِذٍ یَلْزَمُ إِضَافَتُهٗ إِلٰی مَا بَعْدَهٗ۔

شرطین مذکورین میں سے اگر کوئی ایک شرط منتفی ہو تو اسم مفعول کا عمل منتفی ہو جائے گا۔

اور اس وقت اس کی اضافت مابعد کی طرف لازم ہو گی۔

وَإِذَا دَخَلَ عَلَیْهِ الْأَلِفُ وَاللَّامُ ،یَکُوْنُ مُسْتَغْنِیًا عَنِ الشُّرُوْطِ فِیْ الْعَمَلِ ،

مِثْلُ جَاءَنِی الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ ۔

جب اسم مفعول پر الف لام موصولہ داخل ہو تو عمل کرنے میں شروطِ مذکورہ بالا سے مستغنی ہو گا

اور نائب الفاعل کو رفع دے گا۔ خواہ بمعنٰی ماضی ہو یا حال واستقبال۔

جیسے جَاءَنِی الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ (میرے پاس وہ شخص آیا، جس کا غلام مضروب ہے۔)

96) صفتِ مشبہ

وَخَامِسُهَا الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ وَهِیَ مُشَابِهَةٌ م بِاسْمِ الْفَاعِلِ فِی التَّصْرِیْفِ ، وَفِیْ کَوْنِ کُلٍّ مِّنْهُمَا صِفَةً۔

مِثْلُ حَسَنٌ، حَسَنَانِ ، حَسَنُوْنَ :

حَسَنَةٌ ، حَسَنَتَانِ ، حَسَنَاتٌ : عَلٰی قِیَاسِ ،

ضَارِبٌ ، ضَارِبَانِ ، ضَارِبُوْنَ

ضَارِبَةٌ ،ضَارِبَتَانِ ،ضَارِبَاتٌ

وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِّنَ الْفِعْلِ اللَّازِمِ ،دَالَّةٌ عَلٰى ثُبُوْتِ مَصْدَرِهَا لِفَاعِلِهَا عَلٰى سَبِيْلِ الْاِسْتِمْرَارِ وَالدَّوَامِ بِحَسْبِ الْوَضْعِ ۔

پانچواں (قیاسی عمل) صفتِ مشبہ ہے۔

اور یہ اسم فاعل سے مشابہ ہے گردان میں، اور دونوں میں سے ہر ایک کے صفت ہونے میں۔

جیسے حَسَنٌ الخ ضَارِبٌ الخ کے انداز پر۔

صفتِ مشبہ ہمیشہ فعل لازم ہی سے مشتق ہو گی۔ اس حال میں کہ وہ صفت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ صفت کا مصدر اس کے فاعل کے لئے بلحاظِ وضع، بطورِ استفرار و دوام ثابت ہے۔

وَتَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهَا مِنْ غَيْرِ اشْتِرَاطِ زَمَانٍ لِكَوْنِهَا بِمَعْنَى الثُّبُوْتِ وَأَمَّا اشْتِرَاطُ الْاِعْتِمَادِ فَمُعْتَبَرٌ فِيْهَا ۔

إِلَّا أَنَّ الْاِعْتِمَادَ عَلَى الْمَوْصُوْلِ لَا يَتَأَتّٰى فِيْهَا لِاَنَّ اللَّامَ الدَّاخِلَةَ عَلَيْهَا لَيْسَتْ بِمَوْصُوْلٍ بِالْاِتِّفَاقِ ۔

وَقَدْ يَكُوْنُ مَعْمُوْلُهَا مَنْصُوْبًا عَلَى التَّشْبِيْهِ بِالْمَفْعُوْلِ فِيْ الْمَعْرِفَةِ، وَعَلَى التَّمْيِيْزِ فِيْ النَّكِرَةِ، وَمَجْرُوْرًا عَلَى الْاِضَافَةِ۔

اور صفتِ مشبّہ اپنے (مشتق منه) فعل کا سا عمل کرتی ہے، کسی خاص زمانہ کی شرط کے بغیر،

البتہ اعتماد کی شرط اس میں بھی معتبر ہے۔

لیکن اعتماد علی الموصول کی صورت میں صفتِ مشبہ میں نہیں بن سکتی، کیونکہ وہ لام جو صفتِ مشبہ میں داخل ہوتا ہے، وہ بالاتفاق موصولہ لام نہیں ہوتا۔

کبھی کبھی صفتِ مشبہ کا معمول منصوب بھی ہوتا ہے، معرفہ میں تشبیہ بالمفعول ہونے کی وجہ سے۔

اور نکرہ میں تمیز بننے کی وجہ سے۔

اور کبھی (صفتِ مشبہ کا معمول) اضافت بننے کی وجہ سے مجرور بھی ہوتا ہے۔

وَتَكُوْنُ صِيْغَةُ اسْمِ الفَاعِلِ قِيَاسِيَّةً۔

وَصِيْغُهَا سَمَاعِيَّةً مِثْلُ، حَسَنٌ، وَصَعْبٌ، وَشَدِيْدٌ

اسم فاعل کے صیغے قیاسی ہوتے ہیں۔ اور صفتِ مشبہ کے صیغے محض سماع پر ہیں۔

جیسے حَسَنٌ (خوبصورت) صَعْبٌ (دشواری) شَدِيْدٌ (سخت)

97) مضاف

وَسَادِسُهَا الْمُضَافُ كُلُّ اسْمٍ أُضِيفَ إِلٰى اسْمٍ آخَرَ ،فَيَجُرُّ الْأَوَّلُ الثَّانِيَ مُجَرَّدًا عَنِ اللَّامِ ،وَالتَّنْوِيْنِ ،وَمَا يَقُوْمُ مَقَامَهٗ مِنْ نُوْنَيِ التَّثْنِيَةِ وَالْجَمْعِ لِأَجْلِ الاِضَافَةِ

چھٹا(عامل قیاسی)مضاف ہے۔

(مضاف)ہر وہ اسم ہے جس کو دوسرے اسم کی طرف جھکا دیا گیا ہو۔

پس اسم اول، اسم ثانی کو جر دے گا اس حال میں یہ اسم اول محض اضافت کی بناء پر لام، تنوین اور تنوین کے قائم مقام یعنی نون تثنیہ و جمع سے خالی ہو۔

وَالْإِضَافَةُ ،إِمَّا بِمَعْنَى اللَّامِ الْمُقَدَّرَةِ إِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمُضَافُ إِلَيْهِ مِنْ جِنْسِ الْمُضَافِ ،وَلَا يَكُوْنُ ظَرْفًا لَهٗ ـ مِثْلُ غُلَامُ زَيْدٍ ـ

وَإِمَّا بِمَعْنٰى مِنْ ،إِنْ كَانَ مِنْ جِنْسِهِ ،مِثْلُ خَاتَمُ فِضَّةٍ ـ

وَإِمَّا بِمَعْنٰى فِيْ ،إِنْ كَانَ لَهٗ ـ نَحْوُ ضَرْبُ الْيَوْمِ ـ

اضافتِ معنوی یا تو

(1) لام مقدّرہ کے معنٰی میں ہوتی ہے، بشرطیکہ مضاف الیہ، مضاف کی جنس سے نہ ہو اور نہ اس کا ظرف واقع ہو۔ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام)

(2) یا مِنْ کے معنٰی میں ہو گی اگر (مضاف) مضاف الیہ کی جنس سے ہو جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ

(چاندی کی انگوٹھی)

(3) یا فِيْ کے معنٰی میں ہو گی۔ اگر مضاف الیہ، مضاف کے لئے ظرف واقع ہو جیسے

ضَرْبُ الْيَوْمِ (یومِ ضرب یعنی وہ دن جس میں مار پڑی)

98) اسمِ تام

وَسَابِعُهَا الْاِسْمُ التَّامُّ كُلُّ اسْمٍ تَمَّ فَاسْتَغْنٰى عَنِ الْإِضَافَةِ۔

بِأَنْ يَّكُوْنَ فِيْ آخِرِهٖ تَنْوِيْنٌ ،اَوْ مَا يَقُوْمُ مَقَامَهٗ مِنْ نُوْنَيِ التَّثْنِيَةِ وَالْجَمْعِ،

أَوْ يَكُوْنَ فِيْ آخِرِهٖ مُضَافٌ إِلَيْهِ۔

وَهُوَ يَنْصِبُ النَّكِرَةَ عَلٰى أَنَّهَا تَمْيِيْزٌ لَهٗ ،فَيَرْفَعُ مِنْهُ الْإِبْهَامَ۔

مِثْلُ عِنْدِيْ رَطْلٌ زَيْتًا

وَمَنَوَانِ سَمْنًا

وَعِشْرُوْنَ دِرْهَمًا

لِيْ مَلْؤُهٗ عَسَلًا

ساتواں (عامل قیاسی) اسم تام ہے۔

(اسم تام) ہر وہ اسم ہے جو (اپنی موجودہ شکل میں) پوراہو، اور اس بناء پر اضافت سے بے نیاز ہو گیاہو۔

یاتواس طرح کہ اس کے آخر میں تنوین ہو، یاتنوین کے قائم مقام، نون تثنیہ اور جمع میں سے کوئی ہو، یا اس کے آخر میں مضاف الیہ ہو۔

یہ اسم تام نکرہ کواپنی تمیز کے طور پر نصب دے گااور تمیز اسم تام سے ابہام کورفع کر دے گی۔ جیسے

عِنْدِیْ رَطْلٌ زَیْتًا (میرے پاس ایک رطل ہے ازروئے زیت ہونے کے)

عِنْدِیْ مَنْوَانِ سَمْنًا (میرے پاس دومن یادوسیر ہیں ازروئے گھی کے)

عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا (میرے پاس بیس ہیں از قسم درہم کے)

لِیْ مَلْؤُهٗ عَسَلًا (میرے لئے ہے اس کا بھرناازروئے شہد کے)

اَلْمَعْنَوِيَّةُ 2 معنوی عوامل

وَأَمَّا الْمَعْنَوِيَّةُ فَمِنْهَا عَدَدَانِ اَلْمُرَادُ مِنَ الْعَوَامِلِ الْمَعْنَوِيِّ ،مَا يُعْرَفُ بِالْقَلْبِ۔ وَلَيْسَ لِلِّسَانِ حَظٌّ فِيْهِ۔

رہے عامل معنوی تووہ دوہیں۔

عاملِ معنوی سے مرادیہ ہے کہ جن کی معرفت قلب سے ہو، اس میں زبان کاکوئی حصہ شامل نہ ہو۔

99) مبتداء اور خبر کا عامل

أَحَدُهُمَا ؛الْعَامِلُ فِي الْمُبْتَدَإِ وَالْخَبَرِ۔

وَهُوَ الْاِبْتِدَاءُ :أَيْ خُلُوُّ الْاِسْمِ عَنِ الْعَوَامِلِ الَّفْظِيَّةِ

نَحْوُ۔زَيْدٌ مُّنْطَلِقٌ

ان میں سے ایک مبتداء اور خبر کا عامل ہے، اور وہ ابتداء ہے۔یعنی اسم کا عواملِ لفظیہ سے خالی ہونا۔جیسے زَيْدٌ مُّنْطَلِقٌ ۔

100) مضارع کا عامل

وَثَانِيهِمَا ؛الْعَامِلُ فِي الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ وَهُوَ صِحَّةُ وُقُوعِ الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ مَوْقِعَ الْاِسْمِ ۔ مِثْلُ زَيْدٌ يَّعْلَمُ

فَيَعْلَمُ مَرْفُوْعٌ لِصِحَّةِ وُقُوْعِهِ مَوْقِعَ الْاِسْمِ ۔

إِذْ يَصِحُّ اَنْ يُّقَالَ مَوْقِعَ يَعْلَمُ عَالِمٌ ۔فَعَامِلُهٗ مَعْنَوِيٌّ ۔

وَعِنْدَ الْكُوْفِيِّيْنَ :أَنَّ عَامِلَ الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ ،تَجَرُّدُهٗ عَنِ الْعَامِلِ النَّاصِبِ وَالْجَازِمِ۔

وَهُوَ مُخْتَارُ ابْنِ مَالِكٍ رح

ان میں سے دوسرا فعل مضارع کا عامل ہے۔

اور وہ موقعِ اسم میں فعل مضارع کے وقوع کا جواز ہے۔ مثلاً میں مرفوع ہے اس بناء پر کہ وہ اسم کی جگہ واقع ہو سکتا ہے،

اس لئے کہ کی جگہ کہنا صحیح ہے۔

لہٰذا مضارع کا عامل معنوی ہے۔

اور کوفیین کے نزدیک فعل مضارع کا عامل، اس کا عاملِ ناصب و جازم سے خالی ہونا ہے۔

اور یہی ابنِ مالکؒ کا مختار ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

Facebook

https://www.facebook.com/SiratulJinanAcademy

Instagram

https://instagram.com/sirat_ul_jinan_academy

Twitter

https://x.com/mansoor_bari

YouTube

https://youtube.com/@SiratulJinanAcademy

_ Profile_

https://www.facebook.com/Muhammad.Mansoor.Maturedi

Play store

https://play.google.com/store/apps/details?id=mansoor.bari.sarfapp

WhatsApp

https://wa.me/message/YIN3PCCYNVTHI1

Reels

tiktok.com/@sirat_ul_jinan_academy